

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



مہروانساء  
ماہ نور شہزاد

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

## مہرو انساء

ماہ نور شہزاد

اس وقت صبح کے ساتھ نجر ہے تھے وہ اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی جب کسی نے۔ اس کے دروازے پہ دستک دی مگر وہ گہری نیند سوتی رہی۔



مہرو انساء اٹھ جانا شتہ لگنے میں باقی آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے۔ اس کی ماں زور سے بولی۔ اماں چھٹیوں میں تو سکون سے سونے دو۔ مہرو انساء نے غصے میں کہا۔ میں تو سونے دو مگر بات آغا جان کی ہے۔ اس کی ماں نے اب آواز تھوڑی آہستہ کی۔ آغا جان کا بس چلے تو ہم سانس بھی ان کی مرضی سے لے۔ مہرو انساء منہ بنا کے بولی۔ مہرو آہستہ بول آغا جان یہ کوئی سن لے گا تو تیری خیر نہیں۔ امی نے اسے ڈانٹا۔ آغا جان کو تو میرے کمرے کے ساتھ کان لگا کے سننا کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے جیسے۔ وہ کہتی باتھ روم چلی گئی اور ماں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔



آغا جان گاؤں کے سربراہ ہے جن کے اپنے بنائے اصول ہیں اور آج تک کسی نے ان کے اصولوں کے خلاف جانے کی ہمت نہ کی اور جس نے کی اس کا انجام پورے گاؤں نے دیکھا۔ آغا جان کے دو بیٹے ہیں۔ آغا فیصل

## Posted On Kitab Nagri

خان آغا اکبر خان۔ آغا فیصل بڑا بیٹا جن کا ایک بیٹا مہر چھوٹے بیٹے آغا اکبر خان جن۔ کے دو بچے ایک بیٹا ابراہیم

اور دوسری بیٹی مہروانساء



اس وقت وہ سب کھانے کی میز پر موجود تھے اکبر ہماری جو دوسرے گاؤں والی زمین ہے وہ اپنے بیٹے ابراہیم کے نام کروادوں۔ آغا جان نے اپنے بیٹے اکبر سے رو عبد ار آواز میں کہا۔ وہ کیسے وہ تو میرے بیٹے فیصل کے نام ہے آپ اسے کیسے ابراہیم کے نام کروا سکتے ہیں۔ بی اماں تھوڑا ڈر کے بولی۔ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے اکبر فیصل میرے لیے کب کامر گیا آئندہ اس کا نام مت لینا میرے سامنے۔ آغا جان نے چیخ کر کہا اور فوراً وہاں سے اٹھ کے چلے گئی ناشتے کی میز پر موجود تمام لوگ ڈر گئے۔



چلو ناشتہ تو سکون سے کریں گے۔ مہر و دل میں بولی۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑی بار بار آسمان کو دیکھ رہی تھی مجھے لگتا ہے بارش ہوگی سکینہ۔ مہر نے اپنے ساتھ کھڑی سکینہ سے کہا۔ اللہ نہ کرے باجی ساتھ والی چچا ولایت کی بیٹی کی مہندی ہے ہم نے وہاں جانا ہے پتہ ہے باجی اس کی شادی اکیس سال کی عمر میں ہو رہی ہے میں بیس سال کی میں نظر نہ آئی اس سبزی والے کو وہ نظر آگئی۔ سکینہ افسوس سے بولی۔ چپ کرو سکینہ تم اور تمہاری شادی کارونا میں چھت پہ جارہی ہو۔ مہر وغصے سے کہتی جانے لگی۔ باجی چھت پہ مت جانا آغا جان نے دیکھا تو قیامت آجائی گی گھر میں۔ سکینہ نے مہر کو جاتے ہوئے روکا۔





## Posted On Kitab Nagri

اس وقت تیز بارش ہو رہی تھی اور مہر و بارش سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ تبھی آغا جان کی گاڑی گراج میں آ کے روکی۔ آغا اکبر گاڑی سے اتر اور اس کی نظر مہر و پہ پڑی اس نے دل میں یہی دعا کی کہ آغا جان کی نظر مہر و پہ نہ جائے۔



(بلیک شرٹ جینز کی پینٹ لمبا قد ہلکی ہلکی داڑھی چہرے پہ سنجیدگی وہ کسی ہیرو سے کم نہ دیکھتا تھا) یار میں بہت خوش ہو۔ خضر کمرے میں آتا ہوا بولا۔ ڈاکٹر کی ڈگری سے زیادہ کیا خوشی کی خبر ہو سکتی ہے۔ مہر و سوالیہ نظروں سے خضر سے پوچھنے لگا یار ساتھ والی امینہ میرے ساتھ ڈیٹ پر جانے کے لیے تیار ہو گئی۔



تو کس سے لڑکیوں کی باتیں کر رہا ہے جس نے سات سالوں میں کسی لڑکی کو مڑ کر نہیں دیکھا پیچھے سے آتے عامر نے ہنس کر کہا۔ یار آخر لڑکیوں سے دور کیوں بھاگتا ہے اگر میں نے وجہ بتادی تم دونوں کے منہ کھلے کھلے رہ جائے گے مہر نے مسکرا کر جواب دیا تو آج بتا ہی دے۔ عامر خضر کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولا۔ یہ چھوڑو اور اپنا سامان پیک کرو۔ مہر نے۔ ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے کہا۔ پہلے خود کہتا اور پھر بتاتا بھی نہیں عجیب لڑکا ہے تو۔ خضر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ میں ایسا ہی ہو۔ مہر کے چہرے پہ ابھی بھی سنجیدگی تھی۔



تہجد کا وقت تھا وہ نماز میں بیٹھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائی روتے ہوئے بس یہی دعا مانگ رہی تھی یا اللہ اسے میرا اور اپنا رشتہ یاد ہوں کون کہہ سکتا تھا دن میں سب کو تنگ کرنے والی مہر و اپنے خدا کے سامنے گڑ گڑاتے ہوئے کسی

## Posted On Kitab Nagri

کو دعاؤں میں مانگ رہی تھی۔ اسی وقت اس کے دروازے پہ دستک ہوئی۔ مہرو نے جلدی جلدی اپنی آنسو صاف کیے نماز لپیٹے اور دروازے کھولنے چلی گئی۔

ابا آپ۔ مہرو حیرانگی سے بولی۔ کوئی کام تھا۔ کچھ پل خاموش رہی پھر بول دی۔ کیوں میں اپنی بیٹی کے کمرے میں نہیں آسکتا کیا۔ آغا اکبر مسکراتے ہوئے کہنے لگے نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ مہرو انہیں راستہ دیتے ہوئے بولی۔ مہرو میری جان آغا جان تمہیں چھت پہ جانے سے منع کرتے ہیں پھر آپ کیوں جاتی ہوں۔ آغا اکبر نرم لہجے میں اپنی بیٹی سے پوچھنے لگے۔ ابا مجھے بارش پسند ہے۔ مہرو نظریں جھکائیں بولی۔ آپ کے کمرے میں۔ سیکونی ہے نہ آپ وہاں سے بارش کو دیکھ لیا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا آغا جان جب آپ کو ڈانٹتے ہیں۔ آغا اکبر نے۔ اسے سمجھایا۔ جی ٹھیک ہے۔ ایک اچھی بیٹی کی طرح اس نے اپنے باپ کی بات مانی۔ شاباش اب سو جاؤ کافی دیر ہو گئی۔ آغا اکبر کہتا چلا گیا۔ اور مہرو نے اپنی سانس بہال کی۔

وائٹ شلوار قمیض میں کھڑی بالوں کی چٹیاں کی ہوئی۔ کالی بڑی بڑی۔ آنکھوں میں کاجل لگائے سر پہ دوپٹہ لیے وہ شیشے میں خود کو دیکھ کے مسکرائی کہ اتنے میں اس کو شور کی آواز آئی وہ جلدی جلدی کمرے سے باہر گئی اور جب ٹی وی لوئچ میں پہنچی تو سامنے کا منظر دیکھ کے حیران رہ گئی۔ ایک لڑکی آغا جان کے سامنے کڑکڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ آغا جان میں اس سے شادی نہیں کر سکتی میں کسی اور کو پسند کرتی ہو۔ ہمارے گاؤں میں کسی لڑکی کی شادی اس کی برادری کے باہر نہیں ہوئی کیونکہ یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے اور اگر تم نے شادی نہ کی تو تمہیں اپنے باپ کو کھونا پڑے گا۔

آغا جان نے۔ اس لڑکی پر اتنا بھی ترس نہ کھایا۔ نہیں آپ میرے ابو کے ساتھ کچھ نہ کیجیے گا آپ جس سے کہیں گے میں اس سے شادی کر لوں گی۔ لڑکی پریشان ہوتی ہامی بڑھنے لگی۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے ان کی

## Posted On Kitab Nagri

وجہ سے تم اپنے باپ سے بھی زیادہ عمر کے شخص سے شادی کرنا کے لیے مان گئی مجھے افسوس ہے کہ آج تک آپ کوئی بھی۔ اچھا فیصلہ نہ کر سکے ان لوگوں نے آپ کو اپنا سربراہ چنا اور آپ ان پر ذرا بھی ترس نہیں کھاتے۔ مہرو آغا جان کے سامنے۔ آتے ہوئے کہنے لگی۔

کے تبھی ٹی وی لاؤنچ پہ ایک زوردار تھپڑ کی۔ آواز آئی۔ مہرو کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور سب کھڑے لوگ حیران رہ گئے۔ تہینہ بیگم اپنی بیٹی کی زبان کو لگام دیتی کچھ زیادہ ہی چلنے لگی۔ آغا جان نے۔ تہینہ سے کہا جوان کی آواز سن کے ڈر گئی۔



وہ اپنے کمرے میں بیٹھی نہ جانے کب سے رو رہی تھی جب تہینہ کمرے میں ناشتہ لے کے آئی۔ ناشتہ کر لو۔ تہینہ نے کہا۔ آئیے آئیے آپ کو اپنے سسر کی خدمت سے فرست مل گئی اماں میں آپ کو بتا رہی ہو آپ جتنی مرضی خدمت کر لیں آپ کو آغا جان کی جائیداد سے ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی۔ مہرو نے تہینہ سے بولا۔ اے لڑکی چپ ہو جا میں تیری ماں ہو اور یہ کس لہجے میں بات کر رہی۔ تہینہ غصے میں کہنے لگی۔

آپ کو میری ماں نہیں ہونا چاہیے تھا اپنی سسر کی غلام ہونا چاہیے تھا جب انہوں نے مجھے تھپڑ مارا آپ کو میرے لیے آواز اٹھانی چاہیے تھی مگر نہیں آپ ان کے سامنے کیسے زبان کھولتی۔ مہرو نے سارا کا سارا غصہ اپنے ماں پہ نکالا۔ تبھی بی اماں اند آئی کہتے ہوئے۔

کیا ہو امیری لاڈلو کو۔ بی اماں آپ بھی بالکل اپنے شوہر کی طرح ہے ہر کوئی صرف انہی کی بات مانتا ہے۔ مہرو نے بی اماں کو بھی نہ چھوڑا۔ تہینہ تو جا میں کرواتی ہو اسے ناشتہ۔ بی اماں نے تہینہ سے کہا جو کب سے خاموش تھی۔ جی۔ تہینہ کہتی چلی گئی۔ کیوں غصے میں ہے۔ بی اماں نے پوچھا۔ آپ کے شوہر نے مجھے دس نوکروں کے سامنے

## Posted On Kitab Nagri

کھینچ کے تھپڑ لگایا اور میں غصہ بھی نہ ہو۔ مہرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تیرے آغا جان کے اپنے کچھ اصول ہیں اور ہم ان کے اصولوں کے خلاف نہیں جاسکتے میں پہلے اپنے ایک بیٹے کو کھو چکی ہوں اب کسی اور کھونے کی ہمت نہیں۔ بی اماں پچھتاوے سے بولی۔ اچھا اچھا ایک تو آپ بہت جلدی امور شغل ہو جاتی ہے چلیں کھلائیں اپنے ہاتھوں سے۔ مہرو منہ کھولتے ہوئے بولی۔ تو بی اماں مسکراہتے ہوئے مہرو کو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگی۔ بس کریں بیگم کل سے آپ تیاریوں میں لگی ہیں ابھی بیٹا آیا نہیں اور اپنے شوہر کو بھول گئی۔

آغا فیصل شاہدہ کو کہنے لگی۔ ایسی کوئی بات نہیں میرا بیٹا سات سال بعد واپس آ رہا ہے شاہدہ انہیں مسکراہتے ہوئے بتانے لگی۔ اچھا آپ یہی بیٹھیں بس مہر کی پسند کے کھانے بتا کے آتی ہوں شاہدہ کہتی چلی گئی اور فیصل اپنی بیوی کی تیاریوں سے مسکراہنے لگے۔



مہرو باجی مہرو باجی۔ سکینہ مہرو کے کمرے میں آتے ہوئے کہنے لگی۔ کیا ہے سکینہ مجھے تمہارے کسی چاچا کی بیٹی کی شادی یا کوئی دکھڑا نہیں سننا۔ مہرو کتابوں میں نظریں جھکائیں کہنے لگی۔ ارے نہیں مہرو باجی بات سچ میں بہت حیرانگی والی ہے آپ سن کے حیران ہو جائیں گی۔ سکینہ نے بولا۔ مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے سکینہ تمہاری شادی کے قصے سننے میں۔ مہرو اکتا کر کہنے لگی۔ نہ باجی میں آپ کو بتانی آئی تھی کے کل مہر بابا آرہے ہیں۔ سکینہ نے اسے بتایا۔ مہرو نے یکدم اس کی طرف دیکھا۔ تمہیں کس نے بتایا۔ مہرو نے فوراً پوچھا۔ لے بتانا کس نے ہے اپنے کانوں سے سن کے آئی ہوں شاہدہ بیگم پورا گھر صاف کر رہی تھی اور پھر مہر بابا کے پسندیدہ کھانوں کا بھی کہہ رہی تھی۔ سکینہ نے اسے پوری بات بتائی۔



## Posted On Kitab Nagri

مہرو کے دل کی دھڑکن عام سے زیادہ تیز چلنے لگی اسے لگا وقت تھم سا گیا ہے اس کی دعائیں قبول ہونے والی ہیں۔ کھانے میں آج نمک زیادہ ہے۔ آغا جان سنجیدگی سے کہا جہاں تہینہ آغا جان کے کہنے سے ڈری میرا بس چلے میں کھانے میں زہر ڈال کے کھلا دوں آپ کو اور وہی مہرو دل میں کہنے لگی۔ ایسی نہیں سوچتے دادا ہے۔ ابراہیم نے مہرو کے کان میں سرگوشی کی۔ تم چپ کر کے کھانا کھاؤ۔ مہرو نے اسے غصے میں کہا تو وہ دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ ایک تو اسے میرے دل کی ساری باتیں کیسے پتا چل جاتی ہیں اللہ تعالیٰ سوری۔ مہرو دل میں کہتی کھانا کھانے لگی۔



وہ سب کھانے کی ٹیبل پہ موجود تھے کہ جب ڈھول بجنے اور شور شرابے کی آوازیں آئیں۔ میں نے کھالیا۔ مہرو شور سن کر جانے کے لیے اٹھی۔ رکو آج تم ہم سب کے لیے چائے بناؤ گی۔ آغا جان کو پتہ چل گیا تھا اس لیے مہرو کو روکتے ہوئے کہنے لگے۔ جی۔ وہ اداسی سے سر جھکائیں کچن کی طرف بڑھ دی۔



آج ساتھ سال واپس آیا تو جی بھر کے دیکھنے تو دیں تجھے۔ شاہدہ کا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ امی اب میں یہی رہو گا آپ کے سامنے جتنا دل کریں دیکھ لینا۔ مہرو مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ اور شاہدہ اپنے میٹا کا چہرہ چومتی اٹھ گئی۔ میں تیرے لیے کھانا لگوار ہی ہوں تو فریش ہو کے آجا شاہدہ نے کہا۔ جی۔ وہ کہتا کمرے کی جانب چلا گیا۔



سب کو چائے دے کے فارغ ہوئی تو فوراً کمرے میں آئے اور سیلکونی سے سامنے دیکھنے لگی مگر وہ نظر نہ آیا۔ ہو سکتا ہے سکینہ نے جھوٹ بولا ہو مجھ سے یہ کمرہ مہرو کو نہ ملا ہو۔ مہرو سوچتے ہوئے پھر سامنے دیکھنے لگی۔



## Posted On Kitab Nagri

امی آپ نے اتنا کچھ بنا دیا ہے میرے لیے میں کیسے کھاؤں گا۔ مہر کھانے کی ڈیشنر دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ کیوں تو ساتھ سالوں بعد واپس آیا ہے میں تیرے لیے اتنا نہ کرتی۔ شاہدہ نے برامانتے ہوئے کہا۔ تو پہلے بھی تو کھاتا تھا۔ پہلے بی اماں کھلاتی۔ مہر کہتے کہتے رکا۔ ابوبی اماں بہت یاد آتی ہیں آپ ان تیرہ سالوں میں ان سے نہیں ملے۔ مہر نے اب آغا فیصل کو مخاطب کیا۔ نہیں جاتا ہوں جب آغا جان گاؤں سے باہر جاتے ہیں مگر ایسا ہوتا بہت کم ہے۔ وہ افسردگی سے بتانے لگے۔ تو مہر بھی چپ چاپ کھانا کھانے لگا۔



نہ آئے میں وضو کر کے نماز پڑھنے جا رہی ہو۔ مہر کہتے باتھ روم چلی گئی۔ وہ کمرے میں آیا لائٹس آن کی بیلکونی کی طرف گیا اور دور بین سے مہر کی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا وہ جائے نماز میں بیٹھی دعا مانگ رہی تھی میڈیم کی عادت ابھی تک وہی ہے۔ وہ مسکراتا کھڑکی بند کرتا باتھ روم کی طرف چل دیا مہر نے نماز پڑھ کر ایک دفعہ مہر کی بیلکونی میں دیکھنے لگی۔ سکینہ نے جھوٹ کہا ہو گا ہو سکتا ہے یہ کمرہ مہر کو نہیں ملا ہو۔ اس نے وہی بات دوبارہ کی اور جا کے بیڈ میں لیٹ گئی۔

Kitab Nagri



کمزور ہو گیا ہے میرا بیٹا پڑھ پڑھ کے مگر اب میں تجھے ہر روز دیسے گھی میں کھانے بنا کے کھلاؤں گی۔ شاہدہ نے کہا۔ جی ٹھیک ہے اماں ویسے بھی آپ مجھے صبح سے اتنا کچھ کھلا دیا ہے۔ مہر نے کہا۔ ہاں تو اور کیا ساتھ سال مجھ سے دور رہا ہے اب میں تیرا بہت خیال رکھوں گی۔ شاہدہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔ بیٹے کے آتی ہی شوہر کو بھول گئی مجھ سے آج کھانا کا بھی نہیں۔ فیصل نے افسوس سے کہا۔ اوہو نہیں آپ سو رہے تھے تو میں نے آپ کو ڈسٹر ب نہیں کیا میں ابھی لگوادیتی۔ شاہدہ کہتی چلی گئی اور فیصل مسکرا دیا۔

## Posted On Kitab Nagri



مہر و تیز تیز چلتی بی اماں کے کمرے میں آئی اور آتے ساتھ دروازہ اور کھڑکیاں بند کی ان کے اگے پردے دیے بی اماں بس پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ ارے لڑکی ہوا کیا ہے۔ بی اماں پوچھنے لگی۔ بی اماں میری بات سنے مہر واپس آگیا۔ مہر نے ان کے پاس آتے ہوئے بتانے لگی۔ کیا سچی۔ بی اماں بے یقینی سے بولی۔ آہستہ بولیں اگر کسی نے سن لیا تو پھر جانتی ہے آپ کیا ہو گا۔ تجھے کس نے بتایا۔ بی اماں سوالیہ نظروں سے مہر و کو دیکھنے لگی۔ سکینہ نے۔ مہر نے بتایا۔ سکینہ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ بی اماں سوچتے ہوئے بولی۔ تو بہ کرے وہ آپ کے ہسپینڈ دودن سے گھر میں تھے آج نکلے ہیں تو میں بتانے آئی ہوں۔ مہر نے کہا۔ اچھا اچھا۔ بی اماں نے بولا۔ یکدم دروازہ کھولنی کی آواز آئی اور دونوں نے حیرانگی سے سامنے دیکھا۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ مہر نے پوچھا۔ یہ کون سی پلاننگ ہو رہی ہے وہ بھی میرے بغیر۔ ابراہیم نے بدلے میں سوال کیا۔ تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو۔ مہر و منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔ مجھے بھی آپ کے منہ لگنے کا زیادہ شوق نہیں اماں بلارہی ہیں آپ کو۔ ابراہیم نے غصے میں کہا۔ ہاں آرہی ہوں جاؤ تم۔ مہر نے بولا اور وہ چلا گیا۔ کسی کو بتائیے گا مت۔ مہر نے بی اماں سے کہا بی اماں اثبات میں سر ہلا دیا۔ مہر و جھلانگے مارتے مارتے کچن کی طرف جا رہی تھی۔ جب اچانک آگے سے آغا جان آئے اور مہر و ٹکرا گئی۔ انسانوں کی طرح چلو لڑکی۔ آغا جان سخت لہجے میں بولی۔ تو میں کون سا جانوروں کی طرح چل رہی ہوں۔ مہر نے دل میں کہا۔ جی آغا جان۔ وہ نظریں جھکائے کہتی وہاں سے چلی گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

وہ کچن میں آئے تو تہمینہ پہلے سے موجود تھی۔ جی اماں آپ نے بلایا۔ مہرونے کہا۔ ہاں تم آج کھیرنی بناؤ گی۔ تہمینہ نے بتایا۔ مگر ایک شرط پر کے کھیرنی میں چینی کے بجائے نمک ڈالو گی۔ مہرو بہت سنجیدگی سے کہنے لگی۔ تو بہ لڑکی کچھ خدا کا خوف کرو۔ تہمینہ نے اسے گھور کے بولا۔ آخر آغا جان کو بھی پتہ چلے میں کتنے مزے کی کھیر بناتی ہوں۔ مہرونے پانی پیتے ہوئے بتایا۔ تم یہاں سے چلو جاؤ تمہاری مہربانی میں خود بنالوں گی۔ تہمینہ۔ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے مہرو سے کہا۔

میں تو ایسی ہوں۔ مہرو مسکراتے ہوئے کہتی کچن سے چلی گئی۔



ابو میں آغا جان کے گھر جا رہا ہوں کیونکہ آغا جان مجھے نہیں جانتے میں انکا کرائے دار بن کر جاؤں گا اور ویسے بھی آپ کچھ دنوں کے لیے شہر جا رہے ہوں تو اس لیے میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں اور مجھے سب ٹھیک کرنے میں یہی صحیح لگ رہا ہے۔ مہرنے فیصل سے کہا۔ بیٹا دیکھ لوں اگر آغا جان کو معلوم ہوا تو پھر کیا ہو گا یہ تم جانتے ہوں۔ فیصل نے اسے بتایا۔ ابو کچھ غلط نہیں ہو گا آپ فکر مت کریں بس امی کو مت بتائیے گا۔ مہرنے فیصل کو تسلی دی۔ اچھا ٹھیک ہے جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔ فیصل اپنے بیٹے کو انکار نہ کر سک

فضل میری گاڑی نکالو اور مجھے بلانا۔ آغا جان نے حکم دیا۔ فضل آج ہی نیا ڈرائیور آیا تھا اور آغا جان کے حکم کے مطابق اس نے گاڑی نکالی اور پھر آغا جان کو بلانے چلا گیا کے تبھی ایک شخص ادھر آیا اور اس گاڑی کا ٹائر پنچر کیا وہ کوئی اور نہیں مہر تھا مہر اپنا کام کر تا فوراً وہاں سے چلا گیا۔

100100100



## Posted On Kitab Nagri

تبھی آغا جان آکر گاڑی میں بیٹھے فضل نے گاڑی چلائی گاڑی کچھ فاصلے میں چلتے ہی رک گئی۔ آج پہلا دن ہے تمہارا اور تم نے چیک بھی نہیں کی گاڑی۔ آغا جان بول ہی رہے تھے کہ تبھی ایک جوان لڑکا ان کے پاس آیا۔ کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے۔ مہر نے پوچھا۔ وہ گاڑی پنچر ہو گئی ہے۔ فضل نے بتایا۔ اوہ اتنی سی بات میں ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ مہر نے کہتے ساتھ گاڑی کا ٹائیر چنچ کیا اور پھر مسکرا کے کھڑا ہو گیا۔ بر خودار پہلے کبھی تمہیں گاؤں میں نہیں دیکھا۔ آغا جان سوالیہ نظریں سے اسے دیکھنے لگے۔ جی وہ میں کراچی سے آیا ہوا اپنے پروجیکٹ کے لیے مگر مجھے اس گاؤں میں رہنے کے لیے جگہ نہیں مل رہی۔ مہر نے بہت صفائی سے جھوٹ بولا۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تم جہانگیر کے گاؤں میں آؤ اور پریشانی ہو بیٹھو گاڑی میں۔ آغا جان نے کہا تو مہر کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔ آج وہ تیرہ سال بعد اس حویلی میں داخل ہوا تھا اور سامنے بی اماں کو دیکھ کے اس کا دل کیا کہ وہ جا کے ان کے سینے سے لگ جائے مگر وہ ایسا کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

100100100100

یہ کون ہے۔ بی اماں نے پوچھا۔ ہاں یہ ہمارے مہمان ہے کچھ دنوں تک ہمارے ساتھ ہی رہے گے۔ آغا جان نے بتایا۔ سکینہ انہیں کمرادیکھاؤ۔ آغا جان کہتے ساتھ وہاں سے چلے گئی اور بی اماں بھی آغا جان کے پیچھے چل دی۔ مہر بابا آپ۔ سکینہ پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگی۔ سکینہ چپ اگر تم نے کسی کو بھی بتایا تو تمہاری شادی نہیں ہوگی۔ مہر نے اسے ڈانٹا۔ مہر بابا آپ کو آئے ہوئے دو دن نہیں ہوئے اور آپ مجھے بد دعائیں دے رہیں ہے میں پکا کسی کو نہیں بتاؤ گی۔ سکینہ نے کہا تو مہر کو تھوڑی تسلی ہوئی۔ ویسے کس کا دل جیتنے آئے ہے۔ سکینہ نے مسکراہتے ہوئے پوچھا۔ سکینہ جاؤ اپنا کام کرو۔ مہر نے غصے میں کہا۔ یہ خاندانی مسئلہ ہے غصہ کرنا۔ سکینہ نے

## Posted On Kitab Nagri

پھر سوال کیا۔ سکینہ۔ مہرنے اس دفعہ تھوڑا اونچی آواز میں کہا۔ اچھا جا رہی ہو یہ آپ کا کمرہ۔ سکینہ کہتی وہاں سے چلی گئی

100100100100

وہ کمرے کا دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا اور اسے اپنا بچپن یاد آیا پھر وہ اپنا بیگ رکھتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔ آغا جان کہہ رہے ہیں آپ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔ ابراہیم آتے ہوئے کہنے لگا۔ جی میں آیا۔ مہرنے کہا۔ اور پھر اس کے ساتھ چل دیا۔

100100100100

یہ غریبوں کا احسن خان کون لے آیا ہے۔ مہرونے ابراہیم کے کان میں سرگوشی کی۔ مہمان ہے۔ ابراہیم دھیمی آواز میں بولا۔ ایک توہر کوئی یہاں مہمان ہوتا ہے۔ مہرو منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔ جی آپ نے کچھ کہا۔ مہرنے مہروسے پوچھا۔ جی آپ نے کچھ سنا۔ مہرونے بھی اسی کے انداز میں بولا۔ جی سنا ہے تو پوچھا۔ مہرنے بتایا۔ جی کچھ نہیں۔ مہرو کہتی چپ ہو گئی تبھی آغا جان کھانے کی میز پر آئے۔ یہ میری زوجہ ہے اور یہ میرا بیٹا یہ ان کی بیوی اور ان کے بچے۔ آغا جان نے مہر کو سب کا بتایا۔ آپ کا ایک ہی بیٹا ہے۔ مہر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ جی۔ کچھ دیر خاموش رہے پھر جواب دیا تو مہر کو افسوس ہوا۔ آپ نے اپنا نام نہیں بتایا بر خودار۔ آغا جان نے مہر سے پوچھا جی مہر۔ مہر کے کہتے ہی مہرو کے ہاتھ سے یکدم چیخ گر اور اس نے مہر کو دیکھا۔ کیوں اس گاؤں پہ مہر نام پہ پابندی ہے کیا۔ مہر مہرو کی نظر اپنے پہ دیکھ کے پوچھنے لگا پورا نام مہر رحیم۔ مہرنے بتایا۔ تو مہرو کے ساتھ دوبارہ سب لوگ کھانے میں مصروف ہو گئے۔

100100100100

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

مہرو نماز پڑھ کے جائے نماز لپیٹنے لگی تو اس کی۔ نظر پانی کے جگ پر گائی جو خالی تھا۔ تو وہ جگ اٹھا کے کمرے سے  
باہر گئی۔ وہ کچن۔ میں آیا تبھی مہرو آئی۔

## Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا۔ میں چوری کر رہا ہوں۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ جیسا غریبوں کا احسن خان چوری ہی کر سکتا ہے۔ اس نے بولا۔ جی میں پانی لینے آیا تھا مجھے لگتا ہے آپ کے گاؤں میں مہمانوں کی خاطر توازہ ٹھیک نہیں ہوتی۔ اس نے بولا۔ ایسا کچھ نہیں ہے ہٹے میں دیتی ہوں آپ کو پانی۔ کہتی اس کے ہاتھ سے گلاس لیا تو مہر و کا ہاتھ مہر کے ہاتھ کو چھو مہر و کو کرنٹ لگا تو مہر و نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور پانی بڑھنے لگی۔ یہ لیس اگر راستہ بھول گئے تو میں چھوڑ آؤ یا جو دچلے جائے گے۔ اس نے پوچھا۔ نہیں میں خود چلا جاؤ گا۔ کہتا جانے لگا۔ ایک بات پوچھو۔ مہر نے کہا مہر و مڑی۔ آپ بچپن سے ہی اتنی بد تمیز ہیں یہ اب ہوئی ہیں۔ مہر نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔ مہر و جگ لیتی پیر پٹکتی چلی گئی وہ بھی چلا گیا۔

100100100100

سفید یونیفورم میں چٹیاں بنائے وہ اس حلیے میں بھی بہت پرکشش لگ رہی تھی۔ اس نے عبایا پہنا اب شیشے میں دیکھ کے حجاب کر رہی تھی اور پھر خود کو ایک دفعہ شیشے میں دیکھا اور پھر بیگ اٹھاتی کمرے سے باہر چل دی وہ ابھی سیڑھیاں اتر رہی تھی کے جب مہر کی نظر مہر و پہ پڑی اور وہ کافی دیر تک اسے دیکھنے میں مصروف رہا۔ تو بہ کرے سامنے۔ آغا جان بیٹھے ہیں۔ سکینہ مہر کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی اور مہر نے اسے گھور کے دیکھا۔ اس وقت سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے۔ لڑکی تم آج نہیں جاسکتی کیونکہ فضل کی اماں کی طبیعت خراب ہے تو تمہیں چھوڑنے والا کوئی نہیں ہے کل جانا تم کالج۔ آغا جان مہر و سے مخاطب ہوئے۔ مگر آغا جان میرا چھٹیوں کے بعد پہلا دن ہے کالج میں میرا جانا لازمی ہے۔ مہر و نے بتایا۔ لڑکی تم ہر بات پہ بحث کیوں کرتی ہو۔ آغا جان اس دفعہ اکتا کر بولے۔ اگر آپ برانا مانے تو میں بھی جا رہا ہوں باہر میں انہیں راستے میں چھوڑ دوں گا۔ مہر سے مہر و کا اتر چہرہ نادیکھا گیا تو پوچھنے لگا۔ نہیں ہمارے یہاں لڑکیاں کسی غیر کے ساتھ نہیں جاتی۔ آغا جان



## Posted On Kitab Nagri

نے صاف انکار کیا۔ مگر میں کون سا غیر ہوں۔ مہر کے منہ سے جب نکلا آغا جان سمیت سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔ میرا مطلب میری آپ سے اچھی جان پہچان ہے تو میں غیر کیسے ہو سکتا ہوں۔ مہر نے سب کی نظر اپنے پہ دیکھی تو فوراً بات سنبھالی۔ ہاں بچہ جانا پہچانا ہے جانے دیں۔ اس دفعہ بی اماں نے ڈر کر کہا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آغا جان نے بولا تو مہر و خوش ہوتی اپنی کرسی سے اٹھی اور مہر کے پیچھے چل دی۔

100100100100

آپ اگے بیٹھی گی۔ مہر نے مہر سے پوچھا۔ میرے آغا جان کی گاڑی ہے میں آگے بیٹھو پیچھے اس میں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ مہر نے اس کے سوال پہ منہ توڑ جواب دیا۔ آپ نے رات والی بات کا جواب نہیں دیا۔ مہر نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔ جی کون سا جواب۔ مہر و سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ آپ بچپن سے اتنی بد تمیز ہے یا اب ہوئی ہے۔ مہر نے پوچھا۔ آپ سے مطلب۔ مہر نے اسے بغیر دیکھے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔

ویسے اس زمانے میں کون عبا یا کرتا ہے۔ مہر کو مہر و کو سننا اچھا لگ رہا تھا اس لیے پھر بات کا آغاز کیا۔ جی میں پہنتی ہو میں چڑیل ہوں دیکھاؤ میرے پاؤں الٹے ہیں۔ مہر و کو اس کے سوال بہت بے تکے لگے۔ تو مہر اپنی ہنسی کنٹرول کرتا سامنے دیکھنے لگا۔ کس کالج پڑھتی ہے آپ۔ مہر نے پھر سوال کیا۔ میں آپ کو کیوں بتاؤں۔ مہر نے فوراً پوچھا۔ محترمہ مجھے آپ کو چھوڑنا ہے۔ مہر کو مہر و کے سوال پہ حیرانگی ہوئی۔ آگے سے رائٹ اور پھر لیفٹ۔ مہر نے کالج کا راستہ بتایا۔

مہر نے گاڑی کا رخ کالج کی طرف موڑا۔ اس وقت اپنی دوست ریما سے مل رہی تھی اور وہ اس سے مل کے بہت خوش ہوئی۔ مہر نے ایف۔ ایس۔ سی میں 95% نمبر لیے تھے بی۔ ایس۔ سی کرنے سے آغا جان نے انکار کر دیا

## Posted On Kitab Nagri

تھا پھر بہت شرائط رکھنے کے بعد انہوں نے اجازت دی تھی اور مہرو اب بی۔ ایس۔ سی پارٹ ٹو کی سٹوڈنٹ تھی تجھے پتہ ہے ہمارے کالج میں بائو کے نیو سر آئے ہیں۔ ریمانے بتایا۔ اچھا۔ مہرو کو جیسی اس بات پہ دلچسپی نہ ہو۔ اور تجھے پتہ ہے لڑکیاں کہ رہی ہے کے بڈھا نہیں ہے بلکہ جوان اور ہینڈ سم ہے۔ ریمانے خوشی سے کہا۔ ہمممم۔ مہرو نے اثبات پر گردن ہلائی۔ تو کیا لڑکوں سے دور بھاگتی ہے۔ ریمانے پوچھا۔ تجھے تو جیسے نہیں پتا۔ مہرو نے الٹا اس سے سوال کیا تو وہ چپ ہو گئی۔ میں تو تجھے بتانا بھول گئی مہر آگیا ہے۔ مہرو کو جیسے ہی یاد آیا تو اس نے ریمانہ کو بتایا۔ کیا واقعہ۔ ریمانے بے یقینی سے پوچھا۔ ہاں مگر دیکھا نہیں۔ مہرو نے افسوس سے بتایا۔۔ چل کوئی نہیں جلدی دیکھ لے گی۔ ریمانے اسے کہا تو مہرو مسکرا کر اس کے ساتھ کلاس میں چل دی

100100100100

ابھی وہ کلاس میں آ کے بیٹھی تھی کہ تبھی مہر کلاس میں داخل ہوا۔ آپ۔ مہرو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ایکسیوزمی ایم یور سر۔ مہر نے اس کو دیکھتے ہوئے بتایا تو مہرو چپ ہو گئی۔ اسلام و علیکم ایم یور بائیا لوجی سر مہر رحیم۔ مہر نے اپنا تعارف کروایا۔ اور کچھ لڑکیاں تو اسے دیکھنے میں مصروف تھی جن میں مہرو بھی شامل تھی مگر مہرو پیار سے نہیں غصے سے دیکھ رہی تھی اس کا دل چاہا کہ اس کے سر پر دے مارے۔ پورا راستہ ساتھ آیا بتا نہیں سکتا تھا مجھے۔ مہرو نے دل میں کہا۔

100100100100

کالج کی چھٹی ہو گئی تھی مہرو ریمانہ سے ملتے ہی کالج سے باہر آ کے کھڑی ہو گئی۔ تب ہی مہر اس کے پاس آیا فضل نہیں آیا۔ مہر نے سنجیدگی سے پوچھا آجائے گا مہرو نے منہ بنا کر جواب دیا۔ ایکسیوزمی آئی ایم یور سر۔ بڑا آیا

## Posted On Kitab Nagri

بائیولوجی پڑھانے والا خود کو بے شک نہ آتی ہوں مہر و آہستہ بولی تھی مگر مہر سن چکا تھا۔ ٹاپر تھامیں۔۔  
whatever مہر و باقاعدہ منہ بنا کر بولی اوہ آپ کو انگلش بھی آتی ہے۔ مہر نے پوچھا۔ مہر و کچھ بولنی ہی والی تھی  
کے تبھی فضل آگیا مہر و فوراً گاڑی میں بیٹھی اور چلی گئی۔ مہر و کی باتیں کو سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔

100100100100

آج موسم بہت خوشگوار تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بارش ہونے والی تھی اور کچھ ہی دیر بعد بارش شروع ہو گئی مہر و  
نے حویلی کی ہر جگہ دیکھا اسے آغا جان دیکھائی نہ دیے وہ خوشی خوشی چھت پہ آگئی اور بارش میں بھگینے لگی۔

جیسے ہی بارش ختم ہوئی مہر و بھگتی ہوئی چھت سے نیچے آئی اور تیز تیز چلتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی  
کے اسے سامنے آیا شخص نہیں دیکھا وہ اس سے ٹکرا گئی اس سے پہلے کہ مہر و گرتی تبھی مہر نے اسے تھام لیا کچھ  
ہی دیر وہ اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے۔ تبھی آغا جان سیڑھیاں اوپر چڑھ رہے تھے ان  
کی نظر ان دونوں پہ پڑی مہر و اور مہر فوراً ایک دوسرے سے دور ہوئے مہر و کو آج ایسا لگا جیسے کہ اس کا آج  
آخری دن ہو مہر و چپ چاپ وہاں سے کمرے میں چلی گئی۔  
www.kitabnagri.com

ابھی اس نے کمرے میں آ کے کپڑے بدلے تھے کہ اتنی دیر میں سکینہ آئی۔ آغا جان آپ کو نیچے بلا رہے ہیں  
مت جائیے بہت غصے میں ہیں۔ مہر و نے سکینہ کو پہلے دفعہ اتنا پریشان دیکھا تھا۔ مگر مہر و سر پہ ڈوپٹہ کرتی کمرے  
سے باہر چلی گئی ابھی وہ ٹی وی لوئج میں پہنچی تھی اس سے پہلے کہ مہر و اپنی صفائی میں کچھ کہتی کہ آغا جان نے

## Posted On Kitab Nagri

ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا۔ ادھر کھڑے کسی شخص میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ کچھ بول سکتا مہرو کو اپنی پھوپھو کا واقع یاد آیا۔ آغا جان۔ مہرو کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ تبھی آغا جان نے مہرو کے دوسرے گال پہ ایک اور تھپڑ مارا مہرو کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے لگے۔ تم بھی ایک بے حیاء لڑکی ہو میں کچھ نہیں سننا چاہتا تم کمرے میں جاؤ۔ آغا جان مہرو پہ دھاڑے مہرو فوراً وہاں سے بھاگی مہر یہ کھڑا سارا تماشا اوپر سے دیکھ رہا تھا مہر کے دل کو کچھ ہوا مگر وہ چاہ کے بھی کچھ نہ کر سکتا تھا۔

مہرو سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب اس کی نظر مہر پہ پڑی وہ اپنی نظریں جھکاتی کمرے میں چلی گئی۔ پچھلے دو گھنٹے سے وہ نماز بچھائے روتے ہوئے دعاؤں میں ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی اسی افسوس تھپڑ پڑنے کا نہیں تھا اسے افسوس اس بات پہ تھا کہ نہ ہی کسی نے اس کے لیے آواز اٹھائی اور نہ ہی کوئی اسے پوچھنے آیا مہرو روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی جب مہرو نے اپنے آنسو صاف کیے اور نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

آپ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ مہرو نے اسے دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔ میں بور ہو رہا تھا سو چاہا آپ سے باتیں کر لو۔ مہر نے بتایا۔ تو آپ مجھ پہ ہنسنے آئے ہیں۔ مہرو ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہنے لگی۔ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ پہ ہنسنے آیا ہوں ویسے آپ کچھ بولی کیوں نہیں غلطی آپ کی تو نہیں تھی۔ مہر نے مہرو سے پوچھا۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا ہمیشہ ایسے ہی ہوتا آیا۔ مہرو نے افسوس سے بتایا۔ مگر آپ کو اپنے حق کے لیے لڑنا چاہیے تھا۔ مہر نے اسے کہا۔ یہاں وہی ہوتا ہے جو آغا جان چاہتے ہیں آپ یہاں سے جائیں اس سے پہلے کہ کوئی آجائے۔ مہرو نے مہر کو جانے کا بولا تو وہ چپ چاپ چلا گیا۔ مہر کو مہرو پہلی دفعہ اتنی سنجیدہ لگی۔



## Posted On Kitab Nagri

سب لوگ ناشتے کی ٹیبل میں موجود تھے۔ مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے۔ مہر نے آغا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہم سب نے آغا جان نے اثبات میں سر ہلایا۔ کل مہرو انساء کی کوئی غلطی نہیں تھی اگر کل میں اسے نہ تھامتا تو یا تو اس کی ہڈی ٹوٹ جاتی یا سر زخمی ہو جاتا اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہوتی آپ کو پہلے اس کی بات سن لینی چاہیے تھی۔ مہر نے اپنی بات کی ہی تھی کہ آغا جان اپنی کرسی کھسکھاتے کرسی سے کھڑے ہوتے وہاں سے چلے گئی اور مہر نے اسے پہلی دفعہ پیار سے دیکھا تھا۔

وہ کلاس میں بیٹھی کل کا واقع سوچ رہی تھی کہ تبھی مہر کلاس میں آیا اور سب سے کل کی اسائنمنٹ مانگنے لگا۔ مس مہرو انساء آپ کا اسائنمنٹ۔ مہر اب مہر سے مخاطب ہوا۔ مہر کے کہنے پہ مہرو اپنی اسائنمنٹ ٹھونڈنے لگی مگر اسی نہیں مل رہی تھی۔ مہرو انساء اسائنمنٹ۔ مہر نے پھر کہا۔ وہ میں بھول گئی۔ مہرو معصومیت سے بولی۔ لاسٹ وارنگ آئندہ مجھے کوئی شکایت کا موقع نہ ملے۔ مہر تھوڑا ٹھنڈے لہجے میں کہتا چلا گیا ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کہ مہر کو کسی سر سے ڈانٹ پڑی تھی مہر خاموش رہی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

یہ لے چائے۔ سکینہ نے فضل کو چائے دی۔ سن تیری شادی ہو گئی ہے۔ سکینہ نے اپنا پسندیدہ سوال پوچھا۔ تجھے کیا ہوئی ہو یہ نہیں۔ فضل نے بھی بدلے میں سوال کیا۔ کچھ نہیں مجھے بہت کام ہیں۔ سکینہ اس کابات کا جواب دیے چلی گئی۔

وہ اپنی کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی کے تبھی تہینہ اس کے کمرے میں آئی مہرو کو معلوم تو ہو گیا تھا مگر اس نے ان کی طرف نہ دیکھا۔ مہرو ناراض ہے مجھ سے۔ تہینہ نے پیار سے پوچھا۔ میں کسی سے ناراض نہیں ہو آپ پلیز چلی جائے۔ مہرو نے اب بھی ان کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ میں کیوں ناراض ہونے لگی ویسے بھی آپ کو کون سا فرق پڑتا ہے۔ مہرو اب انہیں دیکھ کے شکوے کرنے لگی۔ بیٹا دیکھ اگر میں کچھ بولتی تو وہ تجھے اور مارتے میں نے تیری بہتری کے لیے کیا جو کیا۔ تہینہ اس کی گال پہ ہاتھ رکھتی نرم لہجے میں بتانے لگی۔ کیوں آخر کیوں ہم ان کے اصولوں کے خلاف کیوں نہیں جاسکتے۔ مہرو افسوس سے پوچھنے لگی۔ مہرو میری جان تجھے یاد ہے نا تہذیب

## Posted On Kitab Nagri

والا واقع اور جب بی جان کچھ بولی تھی تو آغا جان نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا بیٹا اس لیے ہمارے لیے بہتر یہی ہو گا کہ ہم خاموش رہے فیصل بھائی صاحب نے بھی ان کے خلاف بولا تھا تو انہوں نے ان سے رشتہ توڑ دیا۔ اب تو بتا کیا میں غلط کہ رہی ہوں۔ تمہینہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا مہر و خاموش رہی۔ اور ہاں رات کو یاد سے کھانے کی ٹیبل پہ آئی تو آج دوپہر کے کھانے میں بھی نہیں آئی تھی۔ تمہینہ اسے کہتی چلی گئی۔

سب لوگ رات کے کھانے کی میز پہ موجود تھے۔ میں کل ایک دن کیلیے کراچی جا رہا ہوں میرے دوست کے بیٹے کی شادی ہے میرا جانا لازمی ہے۔ آغا جان کھانا کھاتے ہوئے بتانے لگے۔ چلو ایک دن تو سکون سے گزرے گا۔ مہرونے دل میں کہا۔ مہر کھڑا تھا جب مہر و سیڑھیاں اترتی کالج جانے کے لیے تیار تھی۔ میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو فضل آغا جان کے ساتھ گیا ہے۔ مہرونے مہر و سے کہا۔ نہیں میں خود چلی جاؤ گی۔ مہرونے صاف انکار کیا۔ اکیلی کیسی جائیں گی ٹھیک تو کہہ رہا ہے وہ جا اس کے ساتھ۔ بی اماں مہر و سے مخاطب ہوئی مہر و بی اماں کے کہنے پہ چپ چاپ چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر میں کل سب کچھ نہ بتاتا تو کیا آپ ساری زندگی اس Guilt کے ساتھ رہ لیتی۔ مہرونے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا۔ ادھر لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مہرونے بتایا۔

مجھے لگتا ہے آپ تہذیب پھو۔ مہر کہتا کہتا چپ ہوا۔ کیا۔ مہرونے اسے گھور کے دیکھا۔ وہ مجھے ابراہیم نے بتایا تھا کہ آپ کی پھوپھو کے ساتھ بہت غلط ہوا تھا۔ مہرونے فوراً بات بنائی۔ جی۔ مہر و بس اتنا ہی کہ سکی۔ میں جاننا چاہتا

## Posted On Kitab Nagri

ہوں کے آپ کی پھوپھو کے ساتھ ہوا کیا تھا۔ مہر نے اسے پوچھا۔ بہت لمبی کہانی ہے پھر کبھی سناؤں گی اب تو کالج بھی آگیا۔ مہر نے کالج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔

وہ بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کے تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔ مہر واپسی سوچ سے باہر آئی اور پھر اٹھ کے دروازہ کھولنے لگی۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اگر آغا جان نے دیکھ لیا تو بہت مسئلہ ہو گا آپ جائیں۔ مہر واپس ہی سانس میں بولتی گئی۔ ریلیکس آغا جان کل صبح سے پہلے نہیں آئے گے۔ مہر نے بتایا تو وہ خاموش ہو گئی۔ میں جاننا چاہتا ہوں آپ کی پھوپھو کے ساتھ کیا ہوا اور اس سے اچھا موقع کوئی نہیں ملا مجھے۔ مہر نے اسے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔ تو سنیے مگر مجھے ٹھیک سے یاد نہیں بی اماں نے۔ بتائی تھی۔ مہر اس کے سامنے بیٹھتی بولی۔

گاؤں کے ایک محلہ میں ایک تہذیب نامی لڑکی رہتی تھی جو دیکھنے میں بہت خوبصورت تھی ریشمی بال بڑی بڑی آنکھیں گورارنگ دیکھنے میں پری کی طرح لگتی تھی اور وہ ایک شخص سے محبت کرتی تھی جو اسی علاقے میں رہتا تھا دونوں ایک دوسرے سے بے انتہاء محبت کرتے تھے مگر آغا جان ان کی شادی ان کی عمر سے بہت بڑے شخص سے کرنا چاہتے تھے تہذیب پھوپھو نے ہمت کر کے آغا جان کو بتا دیا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہیں اور شادی بھی اسی سے کریں گی اس کے علاوہ کسی سے نہیں کریں گے۔ آغا جان کو ان کی بات پہ بہت غصہ آیا کیونکہ یہ آغا جان کے اصولوں کے خلاف تھا اور انہیں اپنی بیٹی کی خوشیاں سے زیادہ عزیز اپنے اصول تھے آغا جان نے ان پہ اتنا سارحم کھائے بغیر انہیں جان سے مار دیا۔ وہ روئی وہ تڑپی مگر آغا جان کو ذرا سا بھی ترس نہ آیا ان پر۔

## Posted On Kitab Nagri

مہرو نے پورا واقع سنایا سنا تے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو گرے اور مہر کی آنکھ بھی نم ہوئی مگر وہ اپنے اندر بہت سے آنسو اتار گیا۔

مہرو نے ایک نظر مہر پہ ڈالی جو خاموش بیٹھا تھا۔ پھر آپ کی نظر میں آپ کے آغا جان قاتل ہے۔ مہر نے پوچھا۔ جی۔ مہرو نے بتایا۔ مہراٹھ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پہ پڑی فوٹو فریم کی فوٹو پہ گئی۔ یہ کون ہے۔ مہرو نے فوٹو فریم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ میرے شوہر ہیں۔ مہرو نے ایک نظر فوٹو فریم پہ ڈالی اور پھر مہر کو دیکھ کے بتانے لگی۔ آپ کے شوہر اتنے چھوٹے ہیں۔ مہر پریشانی سے پوچھنے لگا۔ یہ ان کے بچپن کی تصویر ہے۔ مہرو نے اس کی فضول سی بات کا جواب دیا۔ کیا کرتے ہیں۔ مہر اس کے بارے میں انفارمیشن لینے لگ گیا۔ ڈاکٹر ہیں۔ مہرو نے پھر بتایا۔ اچھا تو ہوتے کہاں ہے۔ اگر پتا ہوتا تو یہاں ہوتی۔ مہرو نے افسوس سے اسے بتایا۔ اوہ اچھا۔ مہر اس کی حالت سمجھ کر بولا۔ مہر و کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔ مہرو نے مہر کو کہا۔ نہیں سر ہمارا جو رشتہ ہے سرسٹوڈنٹ کا وہی ٹھیک ہے۔ میں کسی کی امانت ہوں اس میں خیانت نہیں کر سکتی۔ مہرو نے اسے انکار کرتے ہوئے کہا تو وہ کمرے سے چلا گیا۔

مہر کمرے میں آیا اور بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے وہ مسکراہٹ لگا لال کلر کے لہنگ پہنے ہاتھوں پہ چوڑیاں ڈالے ریڈ کلر کی لپسٹک لگائے چھ سالہ مہر و خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔ مہرو نے یہ لال رنگ کا لہنگ کیوں پہنا ہے اور تو امی کی طرح کیوں تیار ہوئی ہے۔ دس سالہ بچے نے اس سے آکے پوچھا۔ تجھے نہیں پتہ آج



## Posted On Kitab Nagri

ہم دونوں کا نکاح ہے۔ مہرو نے اسے بتایا۔ اچھا تو کیا پھر ہم ایک ہی کمرے میں رہیں گے اس نے خوشی سے بولا۔ ارے نہیں جب ہم بڑے ہوں گے نا ہم تب ایک ساتھ رہیں گے۔ مہرو نے اسے بتایا۔ پھر ہم بڑے ہو کے ہی شادی کریں گے۔ اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اگر تم بڑے ہو کے کھو گئے تو پھر۔ مہرو نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہم تم نہیں نہیں ہم ابھی کر لیتے ہیں نکاح۔ وہ فوراً بولا تو پھر دونوں مسکرا دیے۔

وہ کالج کی کینیٹین میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی۔ یار مجھے تو سر مہر بہت پسند ہے۔ رباب نے بتایا۔ ہم تم یار مجھے خود بھی پسند ہے وہ کافی ہینڈ سم ہے۔ ریمانے رباب کی بات پہ ایگری کیا۔ مجھے تو وہ نہیں پسند اٹیٹیوڈ دیکھا تم نے ان کا میں کر کے دیکھاتی ہوں ایکٹنگ۔ مہر کہتے ساتھ کرسی سے کھڑی ہوئی اور بازو کی آستینیں اوپر چڑھاتی لڑکے کی طرح کھڑی ہوئی۔ مس مہر واپنی اسائنمنٹ دیجیے۔ مہرو نے بھاری آواز میں کہا۔ کے تبھی ریمانے اور رباب فوراً اپنی کرسی سے کھڑی جو تھوڑی دیر پہلے ہنس رہی تھی اب ان دونوں کی ہنسی غائب اور وہ مہر کو انگلی سے منع کر رہی تھی۔ کیا ہوا۔ مہرو نے مڑ کر دیکھا تو مہر و شاگڈ سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی۔ مس مہر و کلاس میں آئے۔ مہر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ سر آپ کی کلاس تو ختم ہو گئی ہے نا میں کل والی کلاس میں آؤ گی وہ کہتی فوراً وہاں سے چلی گئی اور مہر کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی۔

مجھے نہیں پتا مجھے گاؤں جانا ہے اتنے سالوں بعد میرا بیٹا واپس آیا ہے اور آپ مجھے یہاں لے آئے۔ شاہدہ نے شکوہ کیا۔ شاہدہ بیگم مہر اپنا کام کر رہا ہے وہاں اس لیے آپ وہاں بھی ہوتی تو اسی نہ دیکھ سکتی کیا آپ کو لاہور پسند

## Posted On Kitab Nagri

نہیں آرہا۔ فیصل نے پوچھا۔ نہیں مجھے میرا گاؤں ہی اچھا لگتا ہے۔ شاہدہ نے ناراضگی سے بتایا۔ ٹھیک ہے پھر ہم جلد ہی گاؤں جائیں گے اب خوش۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

مہرو گھر میں داخل ہوئی سامنے آغا جان کو بیٹھے پایا۔ اسلام و علیکم آغا جان۔ مہرو ناچا ہتے ہوئے بھی سلام کر گئی۔ و سلام۔ آغا جان نے جواب دیا۔ اے لڑکی آج رات کے کھانے میں آنا میں نے کوئی بات کرنی ہے آپ سب سے۔ آغا جان نے حکم دیا۔ جی آغا جان۔ وہ کہتے کمرے میں چلی گئی۔

ابھی کمرے میں آئی تھی کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کے مہرو کو تھجکا لگا۔ آآ آپ یہاں۔ مہرو گھبرا کے بولی۔ تو کیسے بولتا ہوں میں اور کیسے کھڑا ہوتا ہوں۔ مہرو نے بہت سنجیدگی سے پوچھا۔ مجھے کہاں آتا ہے کرنا وہ تو میں بس ایسی ہی مذاق کر رہی تھی۔ مہرو کنفیوز ہوتے ہوئے بتانے لگی۔ مذاق کر رہی تھی۔ مہرو کی جانب ایک قدم بڑھایا اور مہرو ایک قدم پیچھے ہوئی مہرو ایک قدم اور اس کی طرف بڑھا مہرو وہاں سے ایک قدم پیچھے ہوئی مہرو یہاں سے پھر بڑھا مہرو وہاں پیچھے ہوئی تو دیوار سے لگ گئی مہرو اور مہرو کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ بھی نہ تھا۔ مجھے بولنے والی مہرو پسند ہے یہ گھبرائی ہوئی مہرو مجھے نہیں پسند۔ مہرو نے مہرو کے کان میں سرگوشی کی۔ مہرو کی اوپر کی سانس اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی اور اس کا دل معمول سے زیادہ تیز دھڑکنیں لگا مہرو کی حالت کو بہت انجوائے کر رہا تھا پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں مگن ہو گئے کافی دیر وہ یوں ہی دیکھتے رہے کہ تبھی سکینہ مہرو کے کمرے میں آئی۔ آج پھر تم پہ پیار آیا ہے آج پھر تم پہ پیار آیا ہے بے حد اور بے شمار آیا ہے۔ سکینہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے گانا گانے لگی۔ تبھی مہرو مہرو سے دور ہوا اور کمرے سے چلا گیا۔ بڑے پیارے

## Posted On Kitab Nagri

لگ رہے تھے ساتھ۔ سکینہ نے مسکراہتے ہوئے بتایا۔ فضول مت بولا کرو سکینہ۔ مہرو کو چاہتے ہوئے بھی اس بات پہ غصہ نہ آیا۔ اللہ جوڑی سلامت رکھے سکینہ کہاں چپ ہونے والی تھی۔ سکینہ تم جاؤ یہاں سے۔ مہرو نے تھوڑا ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ باجی میں کام کرنے آئی ہوں۔ سکینہ نے بتایا اور پھر گانا گانے میں مگن ہو گئی۔

وہ لوگ رات کے کھانے کی میز پہ موجود تھے۔ کھانا کھانے کے بعد تمام گھر والے ہمیں ٹی وی لاؤنچ میں ملے ہم نے ضروری بات کرنی ہے۔ آغا جان نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ سب نے اثبات میں سر ہلادیا۔ سکینہ تم چائے وہی لے آنا۔ آغا جان نے سکینہ سے کہا۔ جی آغا جان۔ اس نے تابیداری سے بولا۔

اب سب ٹی وی لاؤنچ میں موجود تھے سوائے مہر کے اور آغا جان کو دیکھ رہے تھے سکینہ چائے رکھ کر چلی گئی تھی۔ مہرو پر سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ مجھے آپ سب کو ضروری بات بتانی ہے ہمارے دوست کا پوتا ہے وکیل انہوں نے مہرو کا ہاتھ مانگا ہے میں نے ہاں کر دی ہے اگلے جمعہ مہرو کا نکاح ہے۔ آغا جان نے اپنی بات بتائی جس بات کے لیے مہرو بالکل تیار نہ تھا مہرو آغا جان کی بات سن کے شکا کڈھوئی بی اماں بھی پریشانی سے آغا جان کو دیکھنے لگی۔ آغا جان یہ نہیں ہو سکتا میرا نکاح ہو چکا ہے میں کسی کی امانت ہوں میں اس میں خیانت نہیں کر سکتی۔ مہرو ایک دم اٹھ کے اونچی آواز میں بولی۔ کون سا نکاح ایسا نکاح جس میں نہ تمہیں اپنے شوہر کا پتہ نہ اسے تمہارا میں نے بتا دیا اگلے جمعہ نکاح ہے اور ایک دو دن میں وہ مہرو کو انگوٹھی پہنانے آئیں گے۔ آغا جان نے اپنا فیصلہ سنایا۔ میں بھی آپ کو بتا دوں میں یہ شادی نہیں کروں گی۔ مہرو نے بھی انہیں کے۔ انداز میں کہا۔ تہینہ اور

## Posted On Kitab Nagri

اکبر اپنی بیٹی کو اپنے الفاظوں میں سمجھا دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ کہتے وہاں سے چلے گئی مہرو بھی غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ دی۔

یہ کیا ہوا میں تو سب ٹھیک کرنے آیا تھا یہ مہرو کا نکاح اب میں کیا کروں۔ مہر پریشان ہوتا ہوا کمرے میں چکر لگانے لگا۔

مہرو تو پاگل ہو گئی ہے ٹھیک تو کہہ رہے ہیں وہ کون سا نکاح ہاں کوئی نکاح نہیں ہوا تیرا سمجھی اس نے آج تک تیرے بارے میں پوچھا نہیں ہے وہ پاکستان آگیا گاؤں آگیا مگر تیرے پاس نہ آیا۔ تمہینہ نے اسے بتایا۔ اماں آپ بھی جانتی ہیں وہ کس وجہ سے نہیں آیا تو پلیز آپ چلیں جائیں کیونکہ آپ کے کہنے پہ بھی۔ ہاں نہیں کرنی والی۔ مہرو نے انہیں کہا تو وہ چل دی وہ جانتی تھی کہ وہ ابھی غصے میں ہے اس لیے ابھی کسی کی نہیں سنے گی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تجھے کیا لگا کے مجھے نہیں پتا چلے گا کہ تو ہی مہر ہے۔ مہر یہ آواز سن کے سٹل ہو گیا اس کے ہاتھ پیر بھول گئے اس نے پریشانی سے پیچھے مڑ کے دیکھا تو بی اماں کھڑی تھی۔ تجھے کیا لگا میں اپنے پوتے کو نہیں پہچان سکوں گی۔ بی اماں اندر آتے ہوئے کہنے لگی جس سے مہر مسکرا دیا۔ بی اماں میں سب ٹھیک کرنے آیا تھا مگر۔ مہر نے ان کو بتایا۔ ہاں بیٹا میں جانتی ہوں مگر اب تو مہرو کو بھگا کے لے جا۔ بی اماں نے اسے بتایا نہیں بی اماں میں ایسا نہیں کر سکتا میں آغا جان کے ہاتھ سے مہرو کا ہاتھ تھا مناجا ہتا ہوں۔ پھر تو کبھی بھی نہیں ہو سکتا جو آپ سوچ رہے ہیں۔

## Posted On Kitab Nagri

ابراہیم پیچھے سے آتا ہوا بولا۔ کیوں۔ مہرنے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ کیونکہ آغا جان کبھی ایسا نہیں کریں گے وہ آپ کو جان سے مار دیں گے مگر ایسا وہ کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ ابراہیم نے بتایا۔ ویسے میں آپ سے ناراض ہوں مہربھائی۔ ابراہیم نے منہ بنائے کہا۔ کیوں۔ مہرنے پوچھا۔ میں سمجھتا تھا کہ اس خاندان میں سب سے خوبصورت میں ہوں مگر آپ تو مجھ سے زیادہ ڈیشنگ نکلے اس کی بات پہ تینوں ہنس دیے۔ مہر و تیری بیوی ہے تیرا پورا حق ہے تو اسے لے جا۔ بی اماں نے بولا۔ نہیں بی اماں میں مہر و کو لے کے تو آغا جان کے سامنے جاؤں گا۔ مہرنے ان دونوں کو کہا بی اماں مسکرا دی کیونکہ وہ بچپن سے مہر کو جانتی تھی وہ کچھ کہتا ہے تو کر کے دیکھتا ہے۔ مہر و کو کون بتائے گا۔ ابراہیم نے پوچھا۔ میں ہی بتاؤں گا۔ مہرنے بتایا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔



Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

مہرو ناجانے اپنے کمرے کی بیلکونی میں کھڑی تھی کہ اسے پیچھے کچھ محسوس ہوا تو مڑ کے دیکھا۔ سر آپ۔ مہرو نے پوچھا۔ ہاں میں۔ مہرو نے بتایا۔ میں تم سے کچھ پوچھنے آیا تھا۔ مہرو نے اس سے کہا جی۔ مہرو نے اس کی طرف دیکھا۔ تم اپنے شوہر سے محبت کرتی ہو۔ مہرو نے پوچھا۔ ان کی بیوی ہوں ان سے نہیں کروں گی تو پھر کس سے کروں گی۔ مہرو نے اسے بتایا۔ تو پھر تم اس رشتے سے انکار کر دو گی مہرو نے پھر سوال کیا۔ نہیں کیونکہ آغا جان مجھ سے کبھی نہیں یو چھیں گے۔ مہرو نے افسوس سے بتایا۔ پھر کیا کرو گی۔ مہرو نے کہا۔ خود کشی کر لوں گی۔ مہرو نے بتایا۔ تم پاگل ہو تمہیں نہیں یہ خود کشی حرام ہے۔ مہرو نے اسے گھور کے دیکھا۔ مہرو نے سر جھٹک دیا۔ میں تمہیں آئیڈیا دیتا ہوں جیسا کہوں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہر جب میں واپس گاؤں آؤں گی تو تیرے لیے کوئی پیاری لڑکی دیکھوں گی۔ شاہدہ نے اسے بتایا۔ امی مگر میرا نکاح ہو چکا ہے۔ مہرو نے انہیں یاد دلایا۔ مگر مہرو تو جانتا ہے مہرو نہیں مل سکتی تجھے آغا جان کبھی نہیں ایسا ہونے دیں گے۔ شاہدہ نے اسے سمجھایا۔ امی آپ کی بہو کچھ دن میں آپ کے سامنے ہو گی۔ مہرو نے انکی بات کو نظر انداز کرتے اپنی بات بتائیں کیا مطلب۔ شاہدہ پریشان ہوئی۔ مطلب بہت جلد سمجھاؤں گا۔ مہرو نے کہتے ساتھ فون رکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

عبایا پہنے سر پہ حجاب کیا وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ ناشتہ کر کے جا۔ تہمینہ نے مہرو سے کہا۔ مجھے نہیں کرنا مجھے کالج کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ مہرو کہتے جانے لگی۔ تم آج سے کالج نہیں جاؤ گی۔ آغا جان نے رو عبدالر آواز میں کہا۔ آغا جان کی بات سن کے مہرو کے قدم رکے اور اس نے مڑ کے آغا جان کو دیکھا۔ لیکن آغا جان میری پڑھائی۔ مہرو نے پوچھا۔ میں نے کہانا نہیں جانا تو نہیں جانا۔ آغا جان نے اسے بتایا۔ مگر آپ ایسے بیچ میں اس کی پڑھائی تو نہیں روک سکتے۔ مہرو نے بیچ میں مداخلت کی۔ برخوردار تم مہمان ہو ہمارے اور ہم امید کرتے ہیں تم بہت جلدی اپنا پروجیکٹ مکمل کرتے اپنے شہر چلے جاؤ گے۔ آغا جان نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو مہرو خاموش ہو گیا اور مہرو سر جھٹک کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔



مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اکبر مہرو کی طرف سے۔ تہمینہ پریشانی میں کہنے لگی۔ کیوں اب کیا ہوا۔ اکبر نے اس سے پوچھا۔ وہ ابھی تک نہیں راضی ہوئی شادی کے لیے۔ تہمینہ نے بتایا۔ تم فکر نہ کرو میری بیٹی کے نصیب میں جو ہو گا اسے وہی ملے گا۔ اکبر نے انہیں تسلی دی۔ آپ کو ذرا سی بھی فکر نہیں ہو رہی۔ تہمینہ نے اکبر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نہیں ہو رہی مجھے میرے اللہ پورا یقین ہے تم چائے لے کے آؤ میرے لیے۔ اکبر اعتماد بھرے لہجے میں بتایا۔ جس سے تہمینہ خاموشی سے ادھر سے چلی گئی۔ مہرو تم جا کہیں بھی ہو اپنی امانت لے جاؤ مجھے یقین ہے تم ضرور آؤ گے۔ اکبر نے دل میں کہا۔



## Posted On Kitab Nagri

سکینہ کچن کے سینک میں کھڑی ہاتھ دھور ہی تھی کے تبھی فضل کچن میں آیا۔ سکینہ ہاتھ دھوتی مڑی اور زور سے چیخ ماری۔ فضل اس کی چیخ سے ڈر گیا۔ کیا ہوا۔ فضل نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔ تجھے کچن میں کس نے آنے کی اجازت دی۔ سکینہ نے اس کی بات نظر انداز کرتے اپنا سوال کیا۔ وہ میں سبزیاں لایا تھا۔ فضل نے بتایا۔ باہر ٹیبل نظر نہیں آرہی ادھر نہیں رکھ سکتا تھا۔ سکینہ نے باہر پڑی ٹیبل پہ اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ہوا کیا۔ فضل نے پھر پوچھا۔ ہوا کیا میں نے پورے مینتس منٹ لگا کے کچن چمکایا اور تو نے دو منٹ میں سارا کا سارا کچن خراب کر دیا۔ سکینہ نے اسے بتایا۔ کیا ہوا۔ بی اماں نے سکینہ سے کہا۔ بی اماں رک جائیں پہلے میں اس سے بات کر لو۔ سکینہ نے انہیں چپ رہنے کو کہا۔ سبزیاں شیف پہ رکھ۔ سکینہ نے بولا تو اس نے رکھ دی۔ وائپر اٹھا۔ سکینہ نے اسے کچن میں پڑے وائپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کیا۔ فضل نا سمجھتے ہوئے کہنے لگا۔ کیا کیا سنائی نہیں دیا۔ سکینہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ تو وہ وائپر اٹھا لایا۔ چل مارنا شروع کر۔ سکینہ نے۔ اسے حکم دیا اور خود کرسی پہ بیٹھ گئی۔ سکینہ یہ تو کیا کر رہی۔ بی اماں نے پوچھا۔ بی اماں آپ ہی کہتی ہے جو انسان کام خراب کریں اسے سے ٹھیک کر وانا چاہیے تو میں بھی وہی کر رہی ہوں۔ مگر سکینہ میں ڈرائیور ہوں۔ فضل نے بتایا۔ ڈرائیور ہے تو کام کیا ہے تیرا مہر و باجی کو گھر سے کالج اور کالج سے گھر چھوڑنا۔ سکینہ کسی کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھی۔ ایک بات بتا تو اس گھر کی نوکرانی ہے یا مالکن۔ فضل نے اس سے پوچھا۔ پہلے بات میں اس گھر کی نوکرانی نہیں ہوں اور دوسری بات آغا جان کی طرح مالکن بننا نہیں چاہتے۔ دوسری بات سکینہ نے ہنستے ہوئے بتائی۔ سن ہم دونوں دوست بن جائیں۔ فضل نے اسے چکما دیا۔ کیوں کس لیے یہ مجھے باتوں میں نہ الجھا اور چپ کر کے کام کر۔ سکینہ اس کی باتیں خاٹے میں نہ لاتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھ پانچ بجنے والی ہے جلدی کر۔ سکینہ

## Posted On Kitab Nagri

نے اسے کہا۔ کیوں پانچ بجے کیا ہوتا ہے۔ فضل وائپر مارتے پوچھنے لگا۔ پانچ بجے شادی کے وضعیف والا شو آتا ہے میں وہ دیکھتی ہوں۔ سکینہ نے بتایا۔



مہرو نماز پڑھتے ہوئے اٹھی تھی کے تبھی دروازے پہ دستک ہوئی مہرو نے دروازہ کھولا۔ آپ۔ مہرو نے کہا۔ اب تم کہو گی آغا جان آسکتے ہیں آپ جائیں مگر میں تمہیں بتا دوں تمہارے آغا جان سوچکے ہیں اور وہ بھی دو نیند کی گولیاں کھا کر تم تو جانتی ہو گی۔ مہرو نے مہرو کو کہا جس سے وہ آنکھیں نیچے کر گئی۔ لیکن آپ کو کیسے پتہ آغا جان دو گولیاں کھاتے۔ مہرو نے پوچھا۔ ابراہیم سے پوچھ کے آرہا ہوں۔ مہرو نے بتایا۔ اوہ۔ مہرو کہتے ساتھ بیلکونی میں چلی گئی۔ اور مہرو بھی اس کے۔ پیچھے چل دیا۔

میں نے تمہارے شوہر کا پتہ لگو الیا ہے ڈاکٹر آغا مہر فیصل۔ مہرو نے اسے کہا تو اسے اس نے چونک کر دیکھا کیا واقع۔ مہرو بے یقینی سے پوچھنے لگی۔ ہاں مگر وہ تو اپنی انگریز بیوی کے ساتھ ہنی مون پہ گیا ہوا ہے اور وہ بہت پیاری ہے مہرو نے سنجیدگی سے بتایا۔ کیا تو کیا میں پیاری نہیں ہوں۔ مہرو نے پوچھا۔ میری نظر سے دیکھو تو تم سا حسین تو کوئی ہے ہی نہیں۔ مہرو نے مہرو کے کان میں سرگوشی کی۔ مہرو سر آپ یہ کیا کہ رہے ہیں۔ مہرو نے فوراً پیچھے ہوتے ہوئے پوچھا۔ میری چھوڑوا بھی اپنے شوہر کی انگریز بیوی کا سوچو۔ مہرو نے بات بدلی۔ مہرو سر آپ کسی طرح مہرو اور اسکی۔ انگریز بیوی کو گاؤں لے آئے پھر دیکھیں میں اس کی انگریز بیوی کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔ مہرو نے غصے سے کہا مہرو کو۔ اس کی کنڈیشن دیکھ کے ہنی آرہی تھی مگر وہ ہنی کو چھپا گیا۔ میں کیسے لا سکتا

## Posted On Kitab Nagri

ہوں اور سوچو تمہارا شوہر تم سے محبت نہ کرتا ہو اور وہ تمہیں لینے نہ آئے پھر کیا کرو گی۔ مہرنے آج اسے رولانے کی قسم کھا رکھی تھی مہرو کی شکل دیکھ کے اسی بہت مزہ آرہا تھا۔



سکینہ ڈائینگ ٹیبل صاف کر رہی تھی جب اسے مہرو کی سونے کی بالی۔ میں ابھی مہرو باجی کو جا کے دے کے آتی ہوں سکینہ۔ کہتی سیڑھیاں چڑھنے لگی یہ کیا مہرو باجی کے کمرے کا دروازہ اب تک کھولا ہوا ہے۔ سکینہ کہتی اس کی طرف بڑھی۔ میں اور تم۔ ایک کمرے میں بند ہو جائے۔ سکینہ کمرے میں آئی تو سیکونی میں کھڑے مہر اور مہرو کو دیکھا تو گانا گانے لگ گئی۔ سکینہ تم پھر شروع ہو گئی۔ مہرونے کہا۔ لے باجی میں کیا کر رہی تھی میں گانا ہی تو گارہی تھی اچھا یہ آپ کی سونی کی بالی میز پر پڑی تھی۔ سکینہ نے اس کی طرف سونے کی بالی کی تو اس نے تھام لی۔ چاند چھپا بادل میں شرما کے میری جانا۔ سکینہ ایک اور گانا گنگنائی چلی گئی جس سے مہر زور دار قہقہہ لگا کے ہنسنے لگا۔ سکینہ بچپن سے ہی۔ مہر کہتا کہتار کا اور مہرونے اسے گھور کے دیکھا۔ میرا مطلب کیا وہ بچپن سے ہی۔ ایسی ہے۔ مہرنے فوراً بات بدلی۔ جی پانچ سال کی تھی جب بی اماں اسے اس گھر میں لائیں تھی۔ مہرونے مسکراہتے ہوئے بتایا۔ ایک منٹ سکینہ نے تو مجھے بتایا تھا مہرا کیلا آیا ہے۔ مہرونے اسے بتایا۔ مہرو تم بے وقوف ہو وہ انگریزن لڑکی کبھی پاکستان نہیں آئے گی اور وہ بھی گاؤں۔ مہرنے اس کو بے وقوف بنا رہا تھا اور وہ اس کی بات پہ بنتی جا رہی تھی۔ اب کیا کرو گی رشتے سے ہاں کر دو گی۔ مہرنے اس سے پوچھا نہیں۔ مہرونے بتایا مگر وہ کل انگھوٹھی پہنانے آرہے ہیں۔ مہرنے بتایا۔ مہر سر میرے پاس بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ مہرو کے کہتے ہی اس کے لبوں پہ ایک جاندار مسکراہٹ آئی۔





## Posted On Kitab Nagri

تہمینہ مہرو کے کمرے میں آئی۔ یہ آج رات تو نے پہننا ہے۔ تہمینہ نے بتایا۔ میں نہیں پہنوں گی یہ سوٹ۔ مہرو نے۔ اس سوٹ کو دیکھنا بھی پسند نہ کیا۔ مہرو میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی اس لیے چپ چاپ پہن لی مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔ تہمینہ سوٹ رکھتی اسے کہتی چلی گئی۔



حویلی میں سب لوگ کاموں میں مصروف تھے آغا جان اور تہمینہ کے علاوہ کوئی بھی۔ اس رشتے سے خوش نہ تھا مگر وہ کرتے بھی تو کیا کرتے آغا جان کے سامنے بول نہیں سکتے تھے۔



مہراپنے کمرے کی بیلکونی میں کھڑا اپنے خیالوں میں گم تھا جب ابراہیم اس کے پاس آیا۔ مہر بھائی مجھے یہ تو سمجھا دیں مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا۔ ابراہیم نے کتاب اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اچھا تم جاؤ میں آتا ہوں۔ مہراپنے خیالوں سے باہر آیا ابراہیم کو جواب دیا۔ جی ٹھیک ہے۔ ابراہیم کہتا چلا گیا۔ مہر بھی اس کے پیچھے چل دیا۔



جب مہراپنے کمرے سے نکلا تو اسے مہرو نظر آئی مہر رک کے اسے دیکھنے لگا۔ مہر تم کہاں ہو پلیز آ جاؤ دیکھو یہ لوگ تمہاری مہرو کی کسی اور سے شادی کروا رہے ہیں میں بالکل بھی خوش نہیں ہوں پلیز آ جاؤ اور مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ مہرو مہر کی فوٹو دیکھ کے روتے ہوئے اسے کہ رہی تھی مہرو کی باتیں سن کے مہر کے دل کو کچھ ہوا بس کچھ دن میری جان پھر میں تمہیں لے جاؤں گا یہاں سے۔ مہر نے دل میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔



سکینہ میری بات سنو۔ مہر کچن میں آتا ہوا کہنے لگا۔ مہر باا میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی بہت کام ہے مجھے۔ سکینہ نے بتایا۔ تم نہیں چاہتی تمہاری شادی جلدی ہو۔ مہر نے اسے پوچھا۔ جی بولو۔ سکینہ فوراً پلٹی۔

## Posted On Kitab Nagri

مہرنے اپنے ہونٹ سکینہ کے کان کے قریب کیے اور پھر کچھ کہا اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرائے۔ ویسے یہ پلان دیا کس نے۔ سکینہ نے پوچھا۔ مہرونے رات میں بتایا تھا اب یہی کرنا ہے تم نے۔ مہر کہتا چلا گیا۔



مہرونے گلابی رنگ کا فراک پہنا ہوا ریشمی بال کمر میں پھیلائے ہوئے ہلکے سے میک ایپ کیے وہ بہت حسین لگ رہی تھی مگر مہر کا چہرہ بھسا تھا۔ وہ لوگ باتوں میں مگن تھے اکبر اور بی اماں کو لڑکا کچھ خاص پسند نہ آیا وہ شکل میں بھی بس ٹھیک تھا قد بھی چھوٹا تھا اور رنگ بھی درمیانہ نہ تھی



چائے لے آؤ سکینہ۔ آغا جان نے سکینہ کو حکم دیا۔ جی۔ وہ کہتی کچن کی طرف چل دی۔ سکینہ چائے لے آئی تھی اور اب سب کو دینے لگی تھی پلان کے مطابق سکینہ نے اجمل پہ چائے گرا دی۔ میں نے جان کے نہیں گرائی آغا جان میں نے جان کے نہیں گرائی غلطی سے گر گئی۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا ٹھیک ہے تم انہیں باتھ روم لے جاؤ۔ آغا جان نے۔ اسے کہا وہ اسے باتھ روم لے آئے۔

www.kitabnagri.com



وہ ابھی باتھ روم گیا ہی تھا کہ سکینہ نے لائیٹ بند کر دی وہ پریشان ہوتا دھر ادھر دیکھنے لگا پھر جب اس نے اندھیرے میں چائے صاف کی اور باتھ روم کا دروازہ کھولنے لگا دروازہ نہ کھلا سکینہ دروازے کی کنڈی لگا کے وہاں سے چلی گئی وہ کب سے دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا مگر کوئی نہیں کھول رہا تھا۔ جلدی سے نیچے آجاؤ وہ رسم کرنے کے لیے انتظار کر رہے ہیں۔ تمہینہ مہر سے کہتی چلی گئی۔ مہرونے سر پہ ڈوپٹہ کیا اور خود کو شیشے میں دیکھنے لگی۔



## Posted On Kitab Nagri

پانچ منٹ بعد سکینہ ادھر آئی لائیٹ اور دروازہ کھولا۔ اتنی دیر کوئی لگاتا ہے۔ سکینہ نے اس سے پوچھا۔ جی وہ دروازہ بند ہو گیا تھا۔ اجمل نے بتایا۔ آپ کیا کہ رہے ہیں کب سے یہاں کھڑی ہوں ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ سکینہ نے اسے بتایا۔ اوہ اب سمجھی کہیں وہ چڑیل تو نہیں آگئی تھی۔ سکینہ نے کہا۔ کک کون چڑیل۔ اجمل ڈرتے ہوئے پوچھنے لگا۔ اس حویلی میں ایک چڑیل رہتی ہے وہی آئی ہوگی لازماً اور آپ کو پتہ ہے آپ کی جس سے شادی ہو رہی اس پر بھی چڑیل آتی ہے۔ سکینہ نے۔ اسے ڈرایا۔ اب راستہ یاد ہو گا تو خود چلے جائیے گا مجھے بہت کام ہیں۔ سکینہ اپنا کام کرتی چلی گئی اور اجمل باہر ہی نکلا تھا کہ سامنے سے مہرو آرہی تھی مہرو نے اجمل کو نہیں دیکھا مہرو کی۔ اس سے ٹکر ہوئی اور وہ گرنی لگی تھی مگر اجمل نے پکڑ لیا اسی وقت مہر آیا۔



ہاتھ چھوڑ۔ مہر نے غصے سے کہا۔ جی۔ اجمل نے حیرانگی سے دیکھا۔ میں نے کہا ہاتھ چھوڑ۔ مہر نے پھر سے کہا اس نے مہرو کا ہاتھ چھوڑا اور خود سے دور کیا۔ تم نیچے جاؤ۔ مہر نے مہرو سے کہا تو وہ نیچے چلی گئی۔ آپ کون ہے۔ اجمل نے سامنے کھڑے شخص سے پوچھا۔ ہاتھ کیوں پکڑا تھا۔ مہر اس کی بات کو نظر انداز کرتے اپنا سوال کیا۔ وہ گرنے والی تھی۔ ہاں تو تو آیا تیفان ٹر بل کا علی ظفر۔ اوہ بھائی ہو کون تم۔ اس نے پھر پوچھا میں۔ سرپر اتر ہوں تجھے تیرا نکاح والے دن بتاؤ گا چل کٹ لے اب۔ مہر نے اس کے کندھے میں ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔ اس گھر میں سب ہی عجیب ہے۔ اجمل کہتا سیڑھیاں اترنے لگا۔ رسم کیجیے۔ آغا جان نے کہا۔ مہر کو اپنے سامنے اپنی بیوی کا کسی اور کے ساتھ دیکھنا ہر گز برداشت نہ ہو رہا تھا مگر اس نے اپنے آپ پہ قابو کیا۔ ہاتھ دیجیے۔ اجمل نے مہرو سے ہاتھ مانگا۔ مہرو نے ہاتھ آگے کیا تو انگلی پہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ یہ کیا ہے۔ اجمل نے پوچھا۔ اس وقت چوڑیاں پہن رہی تھی تو لگ گئی۔ مہرو نے بتایا۔ دوسرے ہاتھ میں پہنا دیں۔ آغا جان

## Posted On Kitab Nagri

نے کہا تو اس نے دوسرا ہاتھ آگے کیا مہرو نے۔ اپنے ناخن اسے چبائے۔ آآآ آ۔ اجمل نے چیخ ماری۔ کیا ہوا۔ مہرو نے پوچھا۔ کچھ نہیں۔ اس نے۔ مسکراتے ہوئے بتایا اور مہرو کی حرکتوں پہ ہنسی آرہی تھی۔ اجمل نے انگوٹھی پہنا دی۔ رسم کے بعد مہرو اٹھ کے وہاں سے چلی گئی۔



وہ لوگ رات کا کھانا کھا کے جا چکے تھے مہرو نے بھی کپڑے چینج کر لیے تھے آغا جان کے ساتھ تمام گھر والے اپنے اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلے گئے۔ مہرو اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔ مہرو پریشان ہوتا دروازہ کھولنے گیا۔ تم۔ مہرو نے۔ اپنے سامنے کھڑی مہرو سے کہا۔ جی میں وہ آغا جان سو گئے تھے مجھے آپ سے بات کرنی تھی تو سوچا آ جاؤ کیوں مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ مہرو بولتی جا رہی تھی اور وہ خاموش کھڑا سن رہا تھا۔ نہیں وہ مطلب نہیں تھا میرا چلو ٹھیک ہے تم میرے لیے ایک کپ چائے بنانا اور اپنی بات بھی کر لینا۔ مہرو کمرے سے باہر آتا ہوا بتانے لگا۔

ٹھیک ہے۔ مہرو نے کہا تو وہ دونوں کچن کی جانب چل دیے۔ بتاؤ کیا بات کرنی تھی۔ مہرو نے مہرو سے پوچھا۔ مہرو سر مجھے لگتا ہے وہ انکار کر دے گا رشتے سے۔ مہرو نے خوشی سے بتایا۔ نہیں کرے گا بہت ٹھیک لگ رہا تھا۔ مہرو نے اسے اپنی رائے دی۔ مہرو اگر اس نے انکار نہ کیا تو کیا مجھے یہ نکاح کرنے پڑے گا۔ مہرو چائے کپ میں ڈالتے ہوئے پوچھنے لگی۔ پتہ نہیں۔ مہرو نے بتایا۔ تو مہرو کا منہ لٹک گیا۔ چائے۔ مہرو نے اس کی طرف بڑھائی۔ شکریہ۔ مہرو نے لیتے ہوئے کہا۔ مہرو مسکرا دی۔ ارے تمہارے ہاتھ کی چائے کا ٹیسٹ تو بالکل تمہینہ ماما۔ مہرو کہتا کہ تار کا اور مہرو نے اسے دیکھا۔ میرا مطلب تمہینہ آنٹی جیسی ہے۔ مہرو نے بات سنبھالی۔ اسے چھوڑیں

## Posted On Kitab Nagri

آپ یہ بتائیں مہر کہاں ہے اب۔ مہرونے اپنی مطلب کی بات کی۔ یہ تمہارے سامنے۔ مہرنے اپنی طرف اشارہ کیا۔ نہیں میرا شوہر مہر مہر فیصل۔ مہرونے اسے بتایا۔ کل ہی تو بتایا تھا ہنی مون پہ گیا ہوا ہے۔ مہرنے اسے پھر سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔

مہر سر لیکن مہرنے تو مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئے گا۔ مہرونے بتایا۔ تو اسے کیا اپنا وعدہ یاد ہو گا اب تک۔ مہر نے اس سے پوچھا۔ مجھے یاد ہے تو اسے بھی یاد ہو گا۔ مہرونے بتایا۔ ہو سکتا نہ ہوں۔ مہرنے اسے کہا۔ نہیں مجھے امید ہے۔ اسے میرا اور اپنا نکاح یاد ہو گا اور وہ بہت جلد آئے گا۔ مہرونے کہا تھا مہر اس کو دیکھنے لگ گیا۔ کتنی امیدیں لگائیں بیٹھی ہو مجھ سے اور میں تمہارے سامنے ہو کے بھی کچھ نہیں بتا سکتا۔ مہر اسے دیکھتے ہوئے دل میں بولا۔ کیا ہوا۔ مہرونے اس کے آگے چٹکی بجائی۔ کچھ نہیں۔ مہر ہوش میں آیا۔ اب میں چلتی ہو کافی دیر ہو گئی ہے۔ مہر کہتے ساتھ اپنی کرسی سے اٹھی اور جانے ہی لگی اس کا پیر مہر کے پیر سے ٹکرایا اور مہر وان بیلینس ہوئی اور مہر کے اوپر آگری دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے مہر کا دل چاہا کہ یہ وقت یہی رک جائے اور وہ دونوں ایسے ہی رہیں مہر کا دل زور سے دھڑکنے لگا مہر اس کے دل کی دھڑکنیں سن سکتا لیکن اگلی ہی لمحے وہ اپنے ہوش میں واپس آ کے مہرنے مہر کو خود سے دور کیا۔ سوری۔ مہرونے کہا۔ نہیں کوئی بات۔ مہرنے کہا اور مہر وہاں سے چلی گئی۔



تہمینہ مہر کی شادی کے جوڑے بی اماں کو دیکھا رہی تھی جو دیکھتے میں بی اماں کو بالکل دلچسپی نہ تھی۔ بی اماں یہ والا دیکھیں۔ تہمینہ بی اماں کی طرف متوجہ کیا۔ ہاں ہاں اچھا ہے۔ بی اماں نے بولا تو تہمینہ مسکرا دی۔ سکینہ سکینہ۔ تہمینہ بی اماں کے کمرے سے جانے کے بعد سکینہ کو آواز دینے لگی۔ جی تہمینہ امی۔ سکینہ آتے ہوئے



## Posted On Kitab Nagri

پوچھنے لگی۔ فضل سے کہ جا کے شہر سے مہر کے جوڑے لے آئے وہ سل گئے ہوں گے۔ تہمینہ نے اس کی جانب پیسے کرتے ہوئے کہا۔ تہمینہ امی میں نہیں جا رہی فضول سوال کرتا ہے۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا چلی جانا۔ تہمینہ نے اسے پیار سے کہا تو وہ کچھ کہے بغیر چلی گئی۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
**Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

**whatsapp \_ 0335 7500595**

## Posted On Kitab Nagri

سکینہ فضل کے پاس آئی تو وہ ہینڈ فری لگا کے ایف ایم سن رہا تھا۔ سکینہ نے اسے ہلایا۔ ہاں بول کیا ہے۔ فضل نے ہینڈ فری اتارتے ہوئے پوچھا۔ یہ تہمینہ امی نے پیسے دیے ہیں کہ رہی ہیں شہر سے جا کے مہرو باجی کے جوڑے لے آ۔ سکینہ نے اس کی جانب پیسے بڑھائے۔ اللہ کریں یہ شادی نہ ہو۔ سکینہ نے دعا کی۔ اللہ اللہ کر سکینہ کیسی باتیں کر رہی ہے تو۔ فضل نے اسے کہا۔ تجھے پوری بات کا جب نہیں پتہ تو کیوں بول رہا وہ کر جو کہا ہے۔ سکینہ نے منہ بنا کے جواب دیا۔ تو بھی ساتھ چل۔ فضل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چل نکل یہاں سے میں نے جوتی مارنی ہے تجھے۔ سکینہ غصے سے کہتی چلی گئی۔



مہر اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ یکدم اٹھا اور مہرو کے کمرے کی جانب بڑھا دروازہ کھولا تھا اور مہر اندر آیا مہرو سو رہی تھی۔ دوپہر کے تین بجے مہرو سو رہی تھی مہرو کو تھوڑی حیرانگی ہوئی مگر پھر چپ کر کے اس کے پاس نیچے بیٹھا۔ مہرو مجھے معاف کر دو میں چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ مہر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ اور بہت دیر اسے ایسے دیکھتا رہا اور پھر چلا گیا۔

www.kitabnagri.com



تہمینہ ٹی وی دیکھ رہی تھی کہ تبھی۔ آغا جان آئے۔ سکینہ نے فوراً ٹی وی بند کیا۔ لڑکی تیری بی اماں کدھر ہیں۔ آغا جان نے ہمیشہ کی طرح ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔ بی اماں وہ تہمینہ امی کے کمرے میں ہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ مجھے چائے بنا دے ایک کپ۔ آغا جان نے کہا۔ انہیں بھی ابھی آنا تھا۔ سکینہ دل میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

## Posted On Kitab Nagri



سب لوگ نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھے حویلی کو بلکل شادی کے ماحول کی طرح سجایا گیا مہر و کمرے میں اداس بیٹھی تھی۔



مہر سیڑھیاں اتر رہا تھا جب نظر بی اماں کی۔ اس پہ پڑی۔ کہاں جا رہے ہو۔ بی اماں نے پوچھا۔ جی میرا پروجیکٹ ختم ہو گیا ہے تو بس جا رہا ہوں۔ مہر نے بتایا۔ شادی تک رک جاتے بیٹا۔ تمہینہ نے کہا۔ نہیں بس اب مجھے چلنا چاہیے۔ مہر کہتے ساتھ جانے لگا۔ مجھے معاف کر دیجیے گا۔ مہر بی اماں کے قریب دھیمی آواز میں کہتا چلا گیا بی اماں اسے بس جاتا دیکھ رہی تھی۔



ابراہیم تم نے مہر سر کو دیکھا ہے۔ مہر نے ابراہیم سے پوچھا۔ وہ تو چلے گئے۔ ابراہیم نے بتایا۔ کیا مطلب کہاں چلے گئے۔ مہر پریشانی میں پوچھنے لگی۔ ان کا پروجیکٹ ختم ہو گیا تھا تو وہ چلے گئے۔ ابراہیم لا پرواہی سے جواب دیتا چلا گیا۔ اب میں کیا کروں گی ایک امید آپ تھے میری آپ بھی چلے گئے۔ مہر کہتی اپنے کمرے میں دوبارہ آگئی۔

www.kitabnagri.com



مہر وہ مہندی لگانی والی آگئی ہے۔ تمہینہ اسے بلانے آئی۔ مہر وچپ چاپ ان کے ساتھ چل دی مہر کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ خوش نہیں ہے آغا اکبر یہ اچھے سے دیکھ سکتے تھے۔



## Posted On Kitab Nagri

لڑکیاں مہندی لگا رہی اور وہ بالکل بت بنی بیٹھی تھی۔ نکاح کے وقت انکار کر دینا۔ مہر مہرو کے ساتھ بیٹھتا کہنے لگا۔ مہر سر آپ۔ مہر خوشی سے اس کی طرف مڑی مگر وہاں کوئی نہیں تھا مہر وکا وہ خیال تھا۔ دلہے کا نام کیا ہے۔ مہندی والی نے پوچھا۔ مہر۔ مہر نے بتایا۔ میں نکاح سے انکار ہی کروں گی۔ مہر نے دل میں کہا۔ مہندی لگ گئی تھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تیار ہو رہی تھی لال رنگ کا لہنگہ پہنے بالوں کو جوڑے میں قید ڈارک میک اپ میں ماتھاپٹی لگائی ہوئی گردن کو ہار کی۔ زینت بنائے کانوں میں جھمکے پہنے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی مگر اس کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔



مہر اپنے کمرے میں بیٹھا مہر و کو یاد کر رہا تھا اور چہرے پہ مسکراہٹ آرہی تھی مہر و مجھے معاف کر دینا مجھے یہی ٹھیک لگا۔ مہر نے دل میں کہا۔



بارات آچکی تھی۔۔۔ تہمینہ مہر و کے کمرے میں آئی اور اسے دیکھ کے آنکھوں میں آنسو آگئی۔ اب کیوں رو رہی ہیں مجھ سے گناہ کروا کے اب آنسو بہا رہی ہیں۔ مہر و نے افسردگی سے بولا۔ تو نہیں سمجھ گئی میں نے تیرے بہتری کے لیے جو بھی کیا۔ تہمینہ نے بتایا۔ تو مہر و بے قابو ہوتی ان کے گلے لگ کے رونے لگی۔ مجھے معاف کر دینا اماں۔ مہر و نے کہا۔ بیٹا میں نے تجھے کب کا معاف کر دیا۔ تہمینہ نے اس کے آنسو صاف کیے۔ اچھا بیٹھ میں ڈوپٹہ سیٹ کر دوں۔ تہمینہ نے اسے کرسی پہ بیٹھایا۔ اور ڈوپٹہ سیٹ کیا۔ تہمینہ امی آپ کو آغا جان بلارہے ہیں۔ سکینہ مہر و کے کمرے میں آتی کہنے لگی۔ اچھا۔ تہمینہ کہتی چلی گئی۔ مہر و باجی مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔ سکینہ مہر و کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی۔ ہاں بولو سکینہ۔ مہر و نے بولا۔ ادھر بیٹھیں میں بتاتی۔ وہ اسے بیڈ پہ بٹھا کے اس

## Posted On Kitab Nagri

کے ساتھ بیٹھ گئی۔ سکینہ تو یہاں کیا کر رہی ہے تو نیچے جا کے مہمانوں کو دیکھ۔ بی اماں آتے ہوئے کہنے لگی۔ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری پوتی۔ بی اماں مہر و کا چہرہ تھامے کہنے لگی۔ مہر و بی اماں کے گلے لگ سکینہ وہاں سے چلی گئی۔ بی اماں اس نکاح کو روک لیں اگر نہ رکا تو میں بتا رہی ہوں میں انکار کر دوں گی۔ مہر و نے بتایا۔ ایسے باتیں نہیں کرتے جو تیرے حق میں بہتر ہو گا اللہ وہی کرے گا۔ بی اماں اسے پیار کرتی وہاں سے اٹھ کے چلی گئی۔ مہر تو نے کہا تھا تو مہر و کو لے جائے گا مگر تو خود چلا گیا۔ بی اماں دل میں شکوہ کرنے لگی۔



مہر و شیشے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی۔ تم سے حسین دلہن شاید ہی کوئی ہو گی۔ مہر و کو مہر کا عکس شیشے سے دیکھائی دیا۔ وہ مڑی تو کوئی نہیں تھا۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں مہر سر کو کیوں یاد کر رہی ہو اور وہ بار بار میرے خیال میں کیوں آرہے ہیں۔ مہر و الجھن میں خود سے سوال کرنے لگی۔ نکاح کا وقت ہو گیا ہے چل چلیں۔ تہینہ اس کے کمرے میں آتی اسے بتانی لگی۔ مہر و ان کے ساتھ اٹھ کے چل دی۔ نکاح کا انتظام حویلی کے لان میں ہوا تھا۔ مہر و اور اجمل کے درمیان پردہ تھا مولوی صاحب مہر و کے پاس آئے۔ مہر و انساء ولد آغا اکبر آپ کا نکاح اجمل ولد زبیر کے ساتھ حق مہر تین تولہ سونا آپ کو قبول ہے۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ مہر و خاموش رہی۔ کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔ مولوی صاحب نے پھر سے کہا۔ مہر و۔ تہینہ نے اسے ہلایا۔ نہیں قبول۔ مہر و نے فوراً جواب دیا۔ جس سے سب حیران ہو گئے۔ لڑکی تیرا دماغ تو خراب نہیں ہے۔ آغا جان مہر و پہ دھاڑے۔ آغا جان خود تو ساری زندگی گناہ کیا ہے مجھ سے بھی گناہ کروا رہے ہیں نکاح کے اوپر نکاح نہیں ہو سکتا۔ مہر و نے بغیر ڈرے جواب دیے۔ تبھی آغا جان کا ہاتھ مہر و کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا مگر کسی نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔



## Posted On Kitab Nagri



مہر سر آپ - مہر ونے بے یقینی سے پوچھا - نہیں مہر وکا مہر - مہر نے اس کے کان میں سرگوشی کی - تم ہمارے گھر کیسے آئے - آغا جان مہر کی بات سن کے اور غصے میں آگئے - ارے بھول - گئے آپ ہی لائے تھے - مہر نے بہت ڈھٹائی سے بتایا - حویلی کے لان میں کھڑے تمام لوگ حیران رہ گئے - تم نے ہمیں دھوکا دیا - آغا جان نے غصے میں بولا -

آغا جان میں تو یہاں سب ٹھیک کرنے آیا تھا مگر ان - پندرہ دن ادھر رہنے سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ کبھی نہیں بدل سکتے خیر ابھی میں صرف اپنی بیوی مہر کو لینے آیا ہوں اور اس بات کا ثبوت بھی ہے میرے پاس آج سے پندرہ سال پہلے یہی انہیں لوگوں کے درمیان مہر و اور میرا نکاح ہوا تھا یاد ہے - مہر نے یاد دلایا - تم مہر و کو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے - آغا جان نے - اپنی بندوق نکالی - آغا جان اگر بندوق آپ کے - پاس ہے تو ہتھیار میرے پاس بھی ہے بھولے مت میں آپ کا ہی پوتا ہوں - مہر نے انہیں بتایا - چلیں مہر و - مہر نے مہر و کی جانب ہاتھ بڑھایا جو اسٹل کھڑی اسے دیکھ رہی - ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں ہی تمہارا مہر - مہر نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا - مہر و ہوش میں آئے - ایک منٹ رکو - مہر کہتا اجمل کے پاس آیا - کہا تھا ناسر پرائیز ہوں چل کٹ لے کوئی نکاح نہیں ہو رہا - مہر نے اجمل کو بولا تو وہ فوراً وہاں سے چلا گیا - چلیں جائے آپ سب لوگ حویلی کا کھانا کھا کے جائیے گا ویسے تو آغا جان غریبوں میں کھانا بٹتے نہیں ہے مگر آج کھالیں - مہر نے سب لوگوں سے کہا -

مہر و بی اماں کے پاس آئی اور ان کے گلے لگی پھر ابراہیم کے گلے لگی - اماں مجھے معاف کر دینا مگر شادی کے بعد لڑکی کا گھر اس کا سسرال ہوتا ہے - مہر و تہمینہ کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی - تہمینہ خاموش رہی - اکبر کے گلے

## Posted On Kitab Nagri

لگ کے وہ بہت روئی اور اکبر نے۔ ان دونوں کو دعائیں دی۔ تم مجھے بہت یاد آؤ گی سکینہ۔ مہرو سکینہ کے گلے لگ کے کہنی لگی۔ دل والے دلہا نیا لے گئے اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھیں مہرو باجی۔ سکینہ نے خوشی سے کہا تو مہرو مسکرا دی۔ سکینہ مہرو کا سامان تو باندھ دیا تھا۔ مہرو نے پوچھا۔ جی مہر بابا آپ نے کہا تھا اور میں کیسے نہ کرتی۔ سکینہ نے بیگ آگے کیا۔ چلیں۔ مہرو نے مہرو سے کہا۔ تو وہ اثبات میں سر ہلا کے چل دی۔



مہرو گاڑی میں بیٹھتے مسلسل مہرو کو دیکھ رہی تھی۔ کیا ہوا یقین نہیں آ رہا۔ مہرو نے۔ اس کی نظریں اپنے پہ دیکھیں تو پوچھنے لگا۔ نہیں میرا مطلب آپ نے کیوں نہیں بتایا مجھے۔ مہرو نے پوچھا۔ یا اگر بتا دیتا کیا اتنا مزہ آتا نہیں نا تو بس اس لیے۔ مہرو نے اسے بتایا۔ کیا مطلب۔ مہرو کو اس کی بات سمجھ نہ آئی۔ کچھ نہیں۔ مہرو نے بات ٹال دی۔ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ مہرو نے اسے پھر سوال کیا۔ میں تمہیں کیڈ نیپ کر رہا ہوں۔ مہرو نے سنجیدگی سے بتایا۔ ٹھیک بتائیں۔ مہرو نے پھر کہا۔ یا ر لا ہو ر جا رہے ہیں تمہیں اپنی انگریز بیوی سے ملوانا ہے اور خبردار جو تم نے امی کو بتایا۔ مہرو نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔ نہیں بتاؤ گی۔ مہرو نے فوراً بولا۔ گڈ۔ مہرو مسکراتے ہوئے سامنے دیکھنے لگا۔ کیا ہوا آج نہیں کہو گی غریبوں کا احسن خان۔ مہرو کو شرارت سو جھی۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ آپ ہیں۔ مہرو نے۔ معصومیت سے جواب دیا۔ تو مہرو کا قہقہہ لگا تو مہرو شرم کے مارے سر جکھا گئی۔ کچھ راستے چلتے ہی مہرو کو نیند آگئی تھی۔ اف یا ر کتنی حسین لگتی ہے سوتے ہوئے آکسیڈینٹ ہو گا اس کی وجہ سے مہرو focus on driving مہرو خود کی نظریں مہرو سے ہٹاتا سامنے دیکھنے لگا۔



## Posted On Kitab Nagri

آغا جان کے دماغ میں مہر کی باتیں گھوم رہی تھی جہاں بی اماں۔ بہت خوش تھی وہی آغا جان کا غصے سے برا حال تھا۔ بارہ بجے تک وہ لوگ لاہور پہنچ گئے تھے اور مہر و بھی اٹھ چکی تھی مہر نے ایک بڑے سے گھر کے باہر کار روکی۔ اور پھر مہر و اور وہ دونوں کار سے اترے اور مہر نے گھر کی بل بجائی۔ مہر تو۔ شاہدہ مہر کو دیکھ کے خوش ہوئی۔ جی امی۔ مگر میں اکیلا نہیں آیا میرے ساتھ کوئی اور بھی۔ آیا ہے۔ مہر نے بتایا۔ کون۔ شاہدہ پریشان ہوتی پوچھنے لگی۔ مہر آگے سے ہٹا تو شاہدہ مہر کو دیکھ کے پہلے تو حیران پھر بعد میں خوش ہوئی۔ مہر و میری جان۔ شاہدہ اس کے گلے لگی اسے چومنے لگی۔ تو بالکل نہیں بدلی۔ تم دونوں اندر آؤ۔ شاہدہ بیگم کا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ ان کی بہو اور بیٹا آج دونوں ہی ان کے پاس ہے۔ تم دونوں آرام کر لو تھک گئے ہو گے۔ شاہدہ نے کہا تو وہ دونوں کمرے کی جانب چل دیے۔



میں تو بہت خوش ہو اللہ تعالیٰ مہر و باجی اور مہر باں ما کو خوش رکھنا اور اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔ سکینہ ٹیبل صاف کرتے ہوئے خوشی سے کہہ رہی تھی۔ آغا اکبر بھی بہت خوش تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مہر سے زیادہ حفاظت مہر و کی اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لیے وہ مطمئن تھے تہمینہ نہ تو ادا اس تھی اور نہ ہی خوش شاید اس لیے خاموش تھی کیونکہ اس کی بیٹی کی خوشی مہر میں ہی تھی تو وہ کیا کرتی پھر اس لیے خاموش ہی رہنا انہوں نے ٹھیک سمجھا۔



مہر و اور مہر و کمرے میں آئے تم۔ جا کے کپڑے چینج کر لو اور فریش بھی ہو جاؤ۔ مہر نے مہر و سے کہا تو وہ ایک سوٹ اٹھاتی باتھ روم کی طرف چل دی۔ مہر و کپڑے تبدیل کر کے واپس آئی کے مہر کو کسی سے بات کرتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھا۔ I love you darling i miss uhh so much مہر کافی دیر یوں ہی فون پہ لگا رہا اور مہر پیچھے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ کیا پوری بات سننی ہے تم نے جا کے سو جاؤ۔ مہر نے مہر کو کہا تو وہ جا کے بیڈ پہ لیٹ گئی کچھ دیر بعد ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی مہر اس کے سونے کے فوراً بعد بیڈ پہ آیا اور اپنی سائیڈ پہ آ کے لیٹ گیا سفر سے تھکا ہوا تھا اس لیے اس کی بھی آنکھ لگ گئی۔ صبح مہر کی۔ آنکھ مہر سے پہلے کھلی تھی مہر کی نظر مہر پہ پڑی۔ سورج کی روشنی مہر کے حسین اور نور چہرے پہ پڑ رہی تھی جس سے اس کا چہرہ اور بھی حسین لگ رہا تھا۔ مہر کا دل گستاخی پہ اتر رہا تھا وہ مہر کے چہرے کے تھوڑا قریب گیا نہیں مہر یہ تو کیا کر رہا ہے جہاں اتنے دن انتظار کیا دو تین اور سہی۔ مہر خود کو قابو میں لاتا ہوا کہنے لگا اور پھر اٹھ کے ہاتھ روم چلا گیا۔ مہر واپس آیا تو مہر وہ بھی اٹھ چکی تھی۔ جلدی ریڈی ہو جاؤ ناشتہ پہ جانا ہے۔ مہر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہاتھ روم چلی گئی۔



سب لوگ ناشتہ پہ موجود تھے۔ سکینہ۔ آغا جان نے اسے آواز دی۔ سکینہ جانتی تھی کہ اب اس کے ساتھ کیا ہونا ہے۔ سکینہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آغا جان کے پاس آئی۔ جی۔ سکینہ نے پوچھا۔ تمہیں پتہ تھا مہر کو لے جانے آیا ہے۔ آغا جان نے سکینہ سے پوچھا۔ جی۔ سکینہ نے بتایا۔ کیوں کیا تو نے ایسا آغا جان نے پھر سوال کیا۔ آغا جان مہر و باجی مہر بابا کی بیوی تھی تو انہوں نے تو انہیں کے ساتھ جانا تھا۔ سکینہ نے بغیر ڈرے۔ پر سکون لہجے میں کہا۔ اپنی بکو اس بند کر ایک تو میں تجھے گھر سے بھی نہیں نکال سکتا۔ آغا جان نے چلاتے ہوئے بولا۔ بی اماں۔ سکینہ ڈرتے ہوئے بی اماں کو پکارنے لگی۔ اس میں اس بیچاری کا کیا قصور۔ بی اماں نے مداخلت کی آغا جان کرسی چھوڑتے چلے گئے۔ فضل یہ دیکھ کے ہنس رہا تھا۔ ایک بات بتاؤ آغا جان سے نہیں ڈرتی۔ فضل کچن میں

## Posted On Kitab Nagri

آتا پوچھنے لگا۔ نہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ سکینہ نے اس سے پوچھا۔ تجھے دیکھنے آیا تھا۔ فضل نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ یہ چھٹیچھوڑی حرکتیں بند کر اور باہر جا اس سے پہلے کے آغا جان آجائے۔ سکینہ نے اسے سخت لہجے میں کہا تو وہ چلا گیا۔ مہر و سکائے بلیو کلر کا فراک پہنے بالوں کو کمر میں کھولے بالکل لائٹ سے۔ میک اپ وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی مہر اسے دیکھ کے اسٹل ہو گیا۔ چلیں۔ مہر و مہر کی۔ نظریں اپنے پہ دیکھتی فوراً کہنے لگی تو مہر ہوش میں آیا اور اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)



Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

اتناسب بنادیا می آپ نے۔ مہر ناشتہ دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ یہ سب تیرے لیے نہیں ہے میری بہو کے لیے ہے۔ شاہدہ مہرو کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ اچھا بہو کے آتے ہی بیٹے کو بھول گئی۔ مہر نے پوچھا۔ ہاں۔ میری بہو ہے ہی اتنی پیاری۔ شاہدہ نے کہا تو فیصل اور مہرو ہنس دیے۔

مہرو مجھے یہ بتا تھیں کہ کیسی ہے۔ شاہدہ نے پوچھا تو شاہدہ کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ ٹھیک ہے۔ اداس تو مہرو بھی تھی۔ اچھا ناشتہ کرو تم دونوں شاہدہ خود پہ قابو پاتے ان دونوں کو کہنے لگی۔



وہ سب لوگ ٹی وی لاؤنچ میں موجود تھے کہ جب مہرو چائے لے کے آئی۔ دیکھو ذرا آج پہلا دن ہے اور آج ہی کام کرنا شروع کر دیے۔ شاہدہ اس کے ہاتھ سے ڈش لیتے ہوئے کہنے لگی۔ اب میں نے ہی تو کرنا ہے یہ سب۔ مہرو نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ آپ کہیں جارہے ہیں۔ مہرو مہر سے پوچھنے لگی۔ ظاہری سی بات ہے اب سارا وقت تمہیں تو نہیں دے سکتا پھر میری انگریز بیوی کو مجھ سے شکوہ ہو گا بہت پیاری ہے وہ۔ مہر نے پرفیوم لگاتے ہوئے بتایا۔ پھر مجھے کیوں کہا تھا کہ میں بہت حسین ہوں۔ مہرو معصومیت سے پوچھنے لگی۔ وہ تو تم ہو مگر وہ بہت حسین ہے۔ مہر نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ تم سو جانا مجھے دیر ہو جائے گی۔ مہر کہتا چلا گیا۔ اور مہرو اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ پاگل کی پاگل ہے۔ مہر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ مہرو کی آنکھ سے آنسو گرنے لگی۔ نہیں مہرو تو ناشکری نہیں کرے گی اللہ کا شکر کر کے اس نے اینڈ مومنٹ میں تیرا شوہر بیچھ دیا نہیں میں کوئی شکوہ

## Posted On Kitab Nagri

نہیں کر ہی آپ سے اللہ۔ مہرونے آنسو صاف کیے۔ اور لیٹ گئی۔ اور نا جانے کب نیند آگئی۔ شکر ہے سو گئی۔ مہر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا۔ اففف مہر کنٹرول۔ مہر خود پہ قابو کر تا چہرہ دوسری طرف موڑ کر سو گیا۔



صبح مہر وکی۔ آنکھ کھلی تو مہر کو اپنے ساتھ لیٹا پایا۔ پتہ نہیں رات کو کب آئیں ہوں گے۔ مہر دل میں کہتی اٹھ کے چلی گئی۔ مہر و با تھروم سے باہر آئی تو مہر کو ویسے ہی سوتا پایا اور پھر کمرے۔ سے چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں مہر کی۔ آنکھ کھلی مہر نے دیکھا تو اسے مہر و کہیں نہیں دیکھی۔ یہ کہاں چلی گئی شاید امی ابو کے پاس ہو۔ مہر کہتا ہاتھ روم کی جانب چل دیا۔



وہ کچن میں آیا تو مہر و کو وہی پایا کر سی کھینچ کر مہر و کے سامنے بیٹھ گیا۔ بے بی آج تم اتنی جلدی اٹھ گئی تمہیں تھوڑی دیر اور سو جانا چاہیے تھا تمہاری سلیپنگ بیوٹی پوری ہونی چاہیے۔ مہر فون کان کے ساتھ لگائی بولنے لگا مہر و اسے بس گھور کے دیکھتی اور پھر کام میں لگ جاتی۔ مہر و پانی دو۔ مہر نے مہر و سے کہا۔ وہ بے بی اور میں مہر و۔ مہر و منہ بناتی پانی ڈالنے لگی۔ کل کی رات بہت حسین تھی بے بی میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ مہر و نے پانی اس کے۔ ساتھ پڑی ٹیبل پہ زور سے رکھا۔ تمہیں تمیز نہیں ہے شوہر کو پانی دینے کی۔ مہر نے سخت انداز میں کہا مہر و جواب دیا بنا وہاں سے چلی گئی۔ میں۔ آج بھی۔ آؤں گا بے بی۔ مہر نے مسکراتے ہوئے بولا۔ مہر و کو مہر کی۔ ہنسی اس وقت زہر لگ رہی تھی وہ پراٹھا بنا رہی تھی۔ مگر سارا دھیان مہر پہ تھا کہ جب مہر و کے ہاتھ

## Posted On Kitab Nagri



میں۔ تیل کی چھینٹے آیاؤ۔ مہرو چلائی۔ مہر اس کی چیخ سن کے فوراً اس کے پاس آیا۔ کیا ہوا۔ مہر پریشانی میں پوچھنے لگا۔ وہ تھوڑا سا جل گیا۔ مہرو نے بتایا۔ یہ تھوڑا سا جلا ہے کتنا زیادہ جلا دیا ہاتھ جب نہیں بنانا آتا تو کیوں بناتی ہو اب دیکھو خود کو چوٹ پہنچا دی چلو کمرے میں کچھ لگاؤ۔ مہرو نے اس پہ غصہ کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑا سا تو جلا۔ مہرو نے ڈر کے بولا۔ یہ تھوڑا سا ہے۔ مہر کہتا اس کا ہاتھ تھا متا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔



میرے خوابوں میں جو آئے آ کے مجھے چھیڑ جائے اسے کہو میرے سامنے تو آئے لال لال لال۔ سکینہ مزے سے اپنا پسندیدہ گانے گنگناتے پودوں کو پانی دے رہی تھی جب اسے سامنے سے آتا فضل نہیں دیکھا اور سکینہ نے ٹیوب اس کی جانب کر دی اور وہ پورا بھیگ گیا۔ نظر نہیں آتا کیا۔ فضل نے کہا۔ ہائے کتنا بد صورت لگ رہا ہے ایک بات بتا تو نہانے کے بعد کبھی اپنے گھر والوں کے سامنے گیا ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ ہاں گیا ہوں۔ فضل نے بتایا۔ تو وہ ڈرتے نہیں ہے تجھے دیکھ کے۔ سکینہ اپنی مسکراہٹ دبائے کہنے لگی۔ کیا مطلب؟ فضل کو سمجھ نہ آئی۔ چھوڑ اسے تو جا کے کمرے بدل لے ورنہ مجھے کچھ ضرور ہو جائے گا۔ سکینہ دوبارہ پودوں کو پانی دینے لگی اور وہ وہاں سے۔ چلا گیا۔

www.kitabnagri.com



مہر نے مہرو کے ہاتھ پہ انٹرنٹ کریم لگائی تھی کہ تبھی مہر کا فون بجا۔ مہر نے کال ریسیو کی۔ مہر بیٹا میں اکبر بات کر رہا ہوں دوسری طرف سے اکبر کی۔ آواز آئی۔ جی چاچو۔ مہر نے کہا۔ بیٹا مہرو کیسی ہے۔ اکبر نے پوچھا۔ چاچو مہرو بالکل ٹھیک ہے یہ لیں آپ بات کر لیں اس سے۔ مہر نے فون مہرو کی طرف بڑھایا اسلام۔ وعلیکم ابا۔ مہرو فون کان کے ساتھ لگاتی بولی وعلیکم اسلام کیسی ہے۔ اکبر نے پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں ادھر سب کیسے ہیں۔ مہرو

## Posted On Kitab Nagri

نے بھی پوچھا۔ سب ٹھیک ہے بس تو اپنا اور مہر دونوں کا خیال رکھیں میں بعد میں بات کروں گا۔ اکبر نے کہتے ساتھ فون رکھا۔ مہر نے فون مہر کی طرف بڑھایا۔



مہر کی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے۔ کیا ہوا کیوں رو رہی ہو۔ مہر نے اس سے پوچھا۔ ابا بہت یاد آرہے ہیں۔ مہر نے روتے ہوئے بتایا۔ اچھا سنو۔ مہر کو شرارت سو جھی۔ جی۔ مہر نے اس کی طرف دیکھ کے پوچھا۔ کل تیار رہنا تمہیں اپنی انگریز بیوی سے ملوانے جانا ہے۔ مہر نے بتایا۔ مجھے نہیں ملنا۔ مہر اس کا نام سنتے ہی غصے میں آگئی۔ ایسے کیوں نہیں ملنا تو پڑے گا آخر سو تن ہے وہ تمہاری۔ مہر اس کے پاس آتا ہوا کہنے لگا۔ اب دیکھنا یہ پہلے مجھے بچہ کون دیتا ہے انگریز بیوی یا تم۔ مہر اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ چھی آپ کو شرم نہیں آتی۔ مہر و نظریں جھکائے پوچھنے لگی۔ اس میں شرم کی کیا بات ہے اسلام میں چار شادیاں کرنے کی۔ اجازت ہے ابھی دو اور بھی کروں گا۔ مہر نے بولا تو مہر نے اسے گھورا ایسے کیا گھور رہی ہو چلو نیچے ناشتہ کب کالگ چکا ہو گا۔ مہر نے کہا تو وہ دونوں نیچے چل دیے۔

Kitab Nagri



اکبر تمہاری بیٹی بھی میری بیٹی کی طرح نکلی پورے گاؤں کے سامنے میرا سر شرم سے جھکا گئی۔ آغا جان رو عبدالرحمن لہجے میں اکبر کو کہنے لگا۔ آغا جان مہر اس کا شوہر تھا اور اس کو اس کے ساتھ جانا تھا۔ اکبر نے بولا تو آغا جان نے گھور کے دیکھا وہ نظریں جھکائے چلا گیا بی امی ڈر کے مارے آنکھیں بند کر گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

تیار ہو جاؤ امی کہ رہی ہیں میں تمہیں شاپنگ پہ لے جاؤ تاکہ تم اپنی ضرورت کی اشیاء لے لو۔ مہرنے مہروسے کہا تو وہ اٹھ کہ کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔ بلیک۔ کلر کے۔ لانگ فرائک میں اس کا گورا رنگ بہت خوبصورت لگ رہا تھا سر پہ حجاب کیے لائٹ پنک کلر کی لپسٹک لگائے وہ وہ ہمیشہ کی طرح پرکشش دیکھ رہی تھی۔ مہرنے کارمال کے باہر روکی وہ دونوں گاڑی سے اترے اور مال میں داخل ہوئے۔ مہرونے شاپنگ کی اور پھر ان دونوں نے باہر سے کھانا کھایا۔



مہر کی رات کے تین بجے آنکھ کھلی اور نظر مہرو پہ پڑی جو نماز بچھائے دعائیں میں ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی مہر اس کی جانب آیا۔ تم تو کہا کرتی تھی کہ تم مجھے مانگتی دعائیں تو میں تو تمہیں مل گیا ہوں تو پھر اب کیا مانگ رہی ہو۔ آپ کی محبت صرف شوہر مل جانا کافی نہیں ہوتا اس کی محبت بھی چاہیے ہوتی ہے جتنی میں آپ سے کرتی ہوں اتنی ہی آپ کو مجھ سے کرنی چاہیے۔ مہرونے۔ کہتے ساتھ نماز لپیٹی اور اپنی جگہ پہ آ کے لیٹ گئی مہر مہرو کی۔ بات میں کھویا ہوا تھا اسے اس کی بات بہت پسند آئی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ویسے ایک بات بتاؤ تم اتنی گہری باتیں کر کیسے لیتی ہو۔ مہرنے مہروسے پوچھا۔ جس نے تیرہ سال کسی کا انتظار کیا ہو تو وہ ایسی ہی گہری باتیں کرتے ہیں۔ مہرونے بتایا۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ مہرونے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ نہیں۔ مہرنے بتایا۔ تو پڑھیں۔ مہرونے بولا۔ کیا پڑھنا لازمی ہے۔ مہرنے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جی ایک



## Posted On Kitab Nagri

دفعہ پڑھ کے تو دیکھیں بہت سکون۔ ملے گا ویسے ہمارے لیے ہر کام ضروری ہے اگر ایک دس منٹ اللہ کے سامنے سجدہ دے دیں گے تو کچھ ہو گا نہیں۔ مہر و اسے کہتی سو گئی۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

**[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)**

**[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)**

## Posted On Kitab Nagri

مہراٹھا اور باتھ روم۔ چلا گیا اس نے۔ نماز ادا کی اسے واقع آج بہت دنوں بعد اتنا سکون ملا تھا وہ نماز ادا کر تا مہرو کے ہمراہ بیڈ پہ آ کے لیٹ گیا۔



صبح سب لوگ ناشتہ پہ موجود تھے سوائے آغا جان کے آغا جان سیڑھیاں اترتے سیدھا گراج کی جانب گئے بی اماں نے آوازیں دی مگر انہوں نے سنی ان سنی کر دی۔ فضل گاڑی نکالو۔ آغا جان گراج میں آتے ہوئے کہنے لگا۔ کہاں جانا ہے۔ آغا جان۔ فضل نے پوچھا۔ لاہور۔ آغا جان نے بتایا۔ مگر کیوں۔ فضل نے پھر پوچھا۔ تم سے جتنا کہا ہے۔ اتنا کرو۔ آغا جان نے۔ اس دفعہ سخت لہجے میں بولا۔ ٹھیک ہے آغا جان آپ کی اجازت ہو تو میں ناشتہ کر لوں پھر چلتے ہیں سفر کرنا ہے۔ فضل نے کہا۔ ٹھیک ہے تمہارے پاس پانچ منٹ ہیں جلدی آؤ۔ آغا جان کہتے لان کی جانب بڑھ دیے اور فضل گھر کے اندر داخل ہوا۔



سکینہ۔ فضل نے اس کا نام پکارا۔ تجھے میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کچن میں مت آیا کر۔ سکینہ نے اسے بولا۔ بہت ضروری بات ہے۔ فضل نے کہا۔ کیا ہوا ر حیم چچا کے بیٹے کا بھی۔ رشتہ پکا ہو گیا۔ سکینہ نے سوال کیا۔ اففف آغا جان لاہور جا رہے ہیں۔ فضل نے بتایا۔ تو جائیں مجھے کیا۔ سکینہ لا پرواہی سے بولی۔ مہرو باجی اور مہر سر کے پاس۔ فضل نے اسے بات سمجھائی۔ اب کیا کریں کسے بتائے جو ہماری مدد کر سکے۔ ہاں بی اماں۔ سکینہ کہتی وہاں سے چلی گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

بی اماں بی اماں۔ سکینہ کمرے میں آتے انہیں پکارنے لگی۔ کیا ہوا سکینہ۔ بی اماں نے پوچھا۔ بی۔ اماں آغا جان لاہور جا رہے مہرو باجی کے پاس۔ سکینہ نے بتایا بی اماں کو دھچکا لگا۔ تو فضل کو جا کے کہ کے ان کے۔ ساتھ جانے کی ہامی بڑھے۔ بی اماں نے۔ سکینہ سے کہا تو وہ وہاں سے چلی گئی۔ چلیں آغا جان۔ فضل نے پوچھا۔ ہاں چلو آغا جان نے کہا ہی تھا کہ تبھی اندر سے چیخ کی آواز آئی۔ آغا جان اندر آئے۔ بی۔ اماں کو گرا پایا۔ یہ کیا ہوا تمہیں۔ آغا جان نے اکتا کر کہا۔ آغا جان پیر پھسل گیا ان کا۔ سکینہ نے بتایا۔ آغا جان نے ڈاکٹر کو کال کی کچھ دیر بعد ڈاکٹر صاحب حویلی میں موجود تھے اور بی اماں کا چیک ایپ کر رہے تھے۔ ان کے پیر پہ موج آئی ہے ایک دو دن آرام کرائیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ ڈاکٹر نے بتایا اور وہاں سے چلا گیا۔ پاگل عورت دھیان سے نہیں چل سکتی تھی تمہاری وجہ سے لاہور بھی نہ جاسکا اب پنچایت کا وقت ہے چلو فضل تم گاڑی نکالو ہم کل لاہور جائیں گے۔ آغا جان نے فضل سے کہا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔ بس اب اکبر کو بتانا ہے۔ بی اماں نے دل میں کہا۔



شاہدہ کمرے میں تھی تبھی مہرو ان کے پاس آئی۔ تائی امی۔ آپ کو امی بہت یاد آتی ہیں نا۔ مہرو نے ان سے پوچھا جو اپنی اور تہمینہ کی تصویر دیکھ کے آنکھوں میں نمی۔ لائے بیٹھی تھی۔ ہم ہم نے بچپن ساتھ گزارا بڑے ساتھ ہوئے ایک ہی گھر میں بیاہی گئی مگر آج تیرہ سال ہو گئے مجھے اپنی بہن سے ملے ہوئے۔ شاہدہ نے روتے ہوئے بتایا۔ وہ بھی بہت یاد کرتی ہیں دیکھیے گا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا اور ہم۔ سب پہلے کی طرح رہیں گے۔ مہرو نے انہیں تسلی دی۔ ہم ہم۔ شاہدہ مہرو کو گلے لگاتی اثبات میں سر ہلانے لگے۔ مہرو دوپہر کا کھانا کھا کے اکیلی کمرے۔ میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ تم تیار نہیں ہوئی۔ مہرو کمرے میں آتا پوچھنے لگا۔ کس لیے۔ مہرو نے بدلے میں سوال کیا۔ تمہیں بتایا تو تھا الیانا سے ملنے جانا ہے۔ مہرو نے یاد دلایا۔ مجھے نہیں جانا آپ

## Posted On Kitab Nagri

کی۔ کسی الیانہ ولیانہ سے ملنے۔ مہرو اپنا غصہ ضبط کرتی بتانے لگی۔ ایسے کیسے اس نے تمہارے لیے اتنا مزیدار ڈنر بنایا ہے میں نے اسے بتایا میری کزن آرہی ہے ٹھیک ہے اس کو مت بتانا تم میری بیوی ہو پتہ ہے جس سے آج تمہیں ملوانے لے کے جا رہا ہوں وہ میری محبت ہے میں اسے بہت چاہتا ہوں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ مہر نے کھوئے ہوئے انداز میں بتایا۔ کچھ بھی۔ مہرو نے پوچھا۔ کچھ بھی۔ مہر نے بتایا مہرو فوراً غصے میں اٹھتی باتھ روم چلی گئی۔۔



مہرو ہو گئی تیار۔ مہر کمرے میں آیا اور مہرو کو دیکھتا ہی رک گیا۔ ریڈ کلر کا فراک پہنے سر پہ ہم رنگ حجاب کیے ہوئے ریڈ لپسٹک لگائے وہ شہزادی لگ رہی تھی مہر نے اسے دیکھا اور بس دیکھتا ہی رہ گیا کتنی حسین تھی وہ۔ مہر ہوش میں واپس آیا۔ اچھا سنو امی کو مت بتانا انہیں کہنا اوٹنگ پہ جا رہے ہیں میں تمہارا ویٹ کر رہا آ جاؤ۔ مہر کے دل میں بہت سے جذبات پیدا ہوئے مگر وہ خود پہ قابو کر تا کمرے سے چلا گیا۔ مہرو بھی اس کے پیچھے چل دی۔ مہر نے گاڑی ایک بلڈنگ کے باہر روکی اور پھر وہ دونوں گاڑی سے اترے تیسرے فلور پہ جا کہ مہر نے ایک فلیٹ کی طرف اشارہ کیا مہرو نے دروازہ کھولا مہرو یہ دیکھنے آئی تھی۔ کیا وہ واقع ہی بہت حسین ہے۔ جیسے ہی مہرو نے دروازہ کھولا تو مہرو پہ پھول کی پتیوں کی بارش ہوئی مہرو نے ایک نظر اوپر دیکھا اور پھر پریشانی میں ادھر ادھر نظریں گھمائی کمرے میں اندھیرا تھا مہر نے مہرو کی۔ آنکھوں پہ پٹی باندھی۔ مہر۔ مہرو نے اس کا نام پکارا۔ میں یہی ہوں آؤ تمہیں دیکھاؤ اپنی انگریز بیوی۔ مہر نے کہتے ساتھ لائیٹس آن کی اور مہرو کے ساتھ چلتا ٹی وی لاؤنچ میں آیا۔



## Posted On Kitab Nagri

مہر اس کے ساتھ چلتا اسے شیشے کے سامنے کھڑا کیا۔ تم تیار ہو دیکھنے کے لیے۔ مہر نے مہر کے کان میں سرگوشی کی۔ مہر نے اثبات میں سر ہلایا مہر نے پٹی کھولی تو مہر نے آنکھیں کھولیں مہر نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔ یہ کیا ہے۔ مہر پریشانی سے پوچھنے لگی۔ یہی تو ہے میری انگریز بیوی جس سے بہت محبت کرتا ہوں۔ مہر نے شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا مہر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو سچ بتا رہا ہوں بہت محبت کرتا ہوں تم سے جس طرح تم نے تیرہ سال میرا انتظار کیا اور میرے لیے اپنی آپ کو محفوظ رکھا اس طرح میں نے کبھی کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھا میں نے صرف تم سے محبت کی ہے سارے وعدے یاد ہے مجھے مہر جو میں بچپن میں کر کے گیا تھا۔ مہر کے الفاظ سنتے ہی مہر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اب رو کیوں رہی ہو اب تو میں تم سے عشق کرتا ہوں تو یہ رونا کیوں۔ مہر نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔ مہر نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔ میں تو تم سے عشق کرتا ہوں۔ میں بھی وہی کرتی ہوں۔ مہر نے نظریں جھکا کے کہا۔ کیا وہی۔ مہر نے جان کے تنگ کیا۔ عشق۔ مہر نے بتایا تو مہر مسکرا دیا۔ یہ تو میری تصویریں ہیں۔ مہر واپنی تصویریں دیکھ کے کہنے لگی۔ ہمم۔ مہر نے اثبات میں سر ہلایا۔ لیکن یہ آپ کے پاس کیسے آئی۔ مہر نے پوچھا۔ بارہ سال تک کی تو میرے پاس تھی باقی سب تم اچھے سے جانتی ہو کس نے دی۔ مہر نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ سکینہ۔ مہر نے مسکراتے ہوئے گیس کیا۔ مہر نے ہاں میں سر ہلایا۔ چلو کیک کاٹتے ہیں نئی زندگی کا سفر میٹھے سے شروع کرتے ہیں۔ مہر نے کہا تو وہ دونوں ایک ٹیبل تھی جس میں سارے پھول پھیلے ہوئے تھے اور بیچ میں مہر کا فیورٹ چاکلیٹ کیک بیچ رہا تھا۔ مہر نے مہر کا ہاتھ تھامادونوں نے مل کے کیک کاٹا مہر نے اپنے ہاتھوں سے مہر کو کھلایا مہر کے ہونٹ کے قریب چاکلیٹ لگ گئی تھی مہر نے مہر کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے اپنے قریب کیا۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ مہر نے گھبراتے ہوئے پوچھا مہر نے اس



## Posted On Kitab Nagri

کی۔ بات کو نظر انداز کر کے۔ اپنے ہونٹوں سے مہر کے ہونٹوں کے قریب لگی چاکلیٹ صاف کی مہر و کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ چاہو تو تم بھی کر سکتی ہو۔ مہر نے اپنے ہونٹوں کے قریب چاکلیٹ لگا کے کہا۔ نہیں۔ مہر و نظریں جھکاتی بولی۔ اچھا۔ مہر اسی سے کہتا خود ہی چاکلیٹ صاف کرنے لگا۔ چلو روم میں چلتے ہیں۔ مہر نے مہر و کو بولا۔ روم میں کیوں۔ مہر و ڈرتے ہوئی پوچھنے لگی۔ دیکھانے روم۔ مہر نے بتایا۔ نہیں مجھے گھر جانا ہیں۔ مہر و نے۔ اس کی بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔ گھر بھی چلے جائیں گے لیکن ابھی ہم ڈنر کریں گے اس کے بعد تم روم دیکھو کچھ دیر روم میں رہیں گے اور پھر گھر جائیں گے۔ مہر نے کہتے ساتھ اسے کرسی پہ بٹھایا مہر و چپ چاپ کرسی بیٹھ گئی۔



دونوں نے ڈنر کیا مہر اسے بیڈ روم میں لے آیا۔ میں نے تمہیں اس دن منہ دیکھائی نہیں دی تھی نا۔ مہر نے کہتے ساتھ ایک ڈبی کھولی اور اس میں سے ایک پینڈنٹ نکالا جس میں سفید نگوں M♡M لکھا تھا مہر نے مہر و کے گلے میں پہنایا پھر اس کے حجاب کی پیپرز کھولنے لگا پیپرز کھولنے کے بعد مہر نے مہر و کے بال اس کی کمر پہ پھیلائے کھلے بالوں میں بہت حسین لگتی ہو۔ مہر نے کہتے ساتھ اس کے ریشمی بالوں کو آگے کیا اور اس کی گردن پہ اپنے پیار کی مہر لگائی مہر و اس کی قربت محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی۔ مہر مجھے گھر جانا ہے۔ مہر و مہر سے دور ہوتی کہنے لگی۔ یہ گھر ہی تو ہے۔ مہر اس کے قریب آتا بتانے لگا۔ اپنے گھر۔ مہر و اس سے پھر دور ہوئی مہر نے مہر و کو کمر سے کھینچ کے اپنے قریب کیا۔ چلے جائیں گے۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر کو ہونٹ پہ اپنے ہونٹ رکھ دیے مہر نے مہر کے بازو کو زور سے پکڑ لیا۔ مہر پانچ منٹ مسلسل اس کے ہونٹ میں اپنے ہونٹ رکھے رکھا مہر و کو لگا اگر اب مہر نے اس کے ہونٹ آزاد نہیں کیے تو وہ سانس نہیں لے پائی گی مگر اگلے ہی لمحے مہر نے اس کو ہونٹوں کو آزادی

## Posted On Kitab Nagri

بخشی۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ مہر سے گھبراہٹ کے مارے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ کیا کر رہا تھا محبت کر رہا تھا۔ مہر نے شوخ انداز میں بولا۔ تم بھی کر سکتی ہو۔ مہر نے بولا تو مہر و شرم کے مارے سر جھٹک گئی۔ مجھے شرم آتی ہے۔ مہر و شرماتے ہوئے بولی۔ مجھ سے کیسی شرم میں تو شوہر ہوں۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر کی گال کو چوما کے تبھی مہر کا فون بجنے لگا۔ کس کتے کا فون آگیا اس وقت۔ مہر نے کہتے ساتھ اپنی جیب سے فون نکالا۔ اکبر چچا۔ مہر نے سکرین پہ دیکھا۔ کیا آپ نے میرے ابو کو گالی دی۔ مہر غصے میں بولی۔ مجھے تھوڑی نہ پتہ تھا چچا کا فون ہے مہر نے اٹینڈ کر کے مہر کی جانب کر دیا۔ اور مہر مہر و کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ کیسے ہیں آپ۔ مہر نے پوچھا۔ کے تبھی مہر نے اس کی گردن پہ کس کی۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔ مہر نے مہر کو پیچھا کیا۔ بیٹا میں تو کچھ نہیں کر رہا۔ اکبر پریشان ہو تا بتانے لگا۔ نہیں ابامیں آپ کو نہیں کہہ رہی۔ اور وہاں سب کیسے ہیں۔ مہر نے پوچھا کہ تبھی مہر نے مہر و کے فرائ کی۔ زپ کھولی پیچھے ہٹیں۔ مہر نے مہر کو کہنی ماری۔ بیٹا میں تو بیٹھا ہوں۔ اکبر کو اپنی سیٹ کا دماغ ٹھیک نہ لگا۔ ابامیں آپ سے نہیں کہہ رہی۔ مہر نے انہیں بولا۔ یہ لو اپنی امی سے بات کرو۔ اکبر نے فون تہمینہ کی جانب کیا۔ کیسے ہے تو۔ تہمینہ نے پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں۔ مہر نے کہا تو تہمینہ کو تسلی ہوئی مگر مہر مہر و کو بہت تنگ کر رہا تھا۔ مہر نے مہر کی گردن میں کس بائٹ کی۔ آہہہہ۔ مہر و کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ کیا ہوا تہمینہ پریشانی میں پوچھا۔ کچھ نہیں کسی زہر لے کیڑے نے کاٹ لیا۔ مہر نے زہریلے کیڑے پہ زور دیا اور مہر کو گھور کر دیکھا۔ مہر تو ٹھیک تو ہے۔ نا۔ تہمینہ پریشانی میں پوچھنے لگی۔ جی ٹھیک ہوں۔ مہر نے بتایا۔ میں زہر یلا کیڑا۔ مہر نے ہلکی۔ آواز میں پوچھا۔ مہر نے اثبات میں سر ہلایا۔ جی ٹھیک ہے امی میں تائی امی سے بات کرواؤں گی آپ کی اللہ حافظ۔ مہر نے کہتے ساتھ فون کاٹا۔ کیا کہہ رہی تھی تم مجھے۔ مہر نے غصے میں پوچھا۔ کچھ نہیں۔ مہر نے بتایا۔ کچھ نہیں۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر و کو باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پہ لٹایا۔

## Posted On Kitab Nagri



مہرنے مہرو کے - ماتھے پہ اپنے ہونٹ رکھیں پھر ایک گال کو چوما پھر دوسری گال کو مہر - مہرو کے بولنے - سے پہلے ہی مہر ایک دفعہ پھر مہرو کے ہونٹوں کو نشانہ بنا چکا تھا مہرو نے اپنی آنکھیں بند کر لیں - مہر - نے - کمرے - کی لائٹس آف کی - اور پھر گردن میں بے تحاشہ محبت برسائی وہ بے بس سی اس کی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی - آہستہ آہستہ وہ نیچے آتا گیا اور اپنی شدتیں نچھاوڑ کرتا گیا مہرو اس کی شدتوں میں خود کو بے بس محسوس کرتی آنکھیں بند کر کے برداشت کرنے لگی - مہر گھر چلیں - مہرو نے بے بسی میں کہا - ٹھیک ہے تم نے مجھے اتنا حسین پل دیا تمہیں گھر لے جاتا ہوں مگر یہ ابھی ٹریلر تھا کیچڑ باقی ہے - مہرنے کہا تو مہرو نے شرم کے مارے سر جھکا لیا -



تم دونوں کہاں تھے اتنی - دیر لگادی - شاہدہ نے پوچھا - بہت ضروری کام تھا بہت محنت سے کیا ہے میں نے ہے نا مہرو - مہرنے مہرو کو دیکھتے ہوئے کہا - کیا کام پڑ گیا - شاہدہ نے پوچھا - مہرو بتاؤں نا تمہارے شوہر نے کتنی محنت سے کیا ہے - مہرنے بولا - مجھے نہیں پتہ - مہرو نے بتایا - تمہارے ساتھ ہی تو کیا ہے - شاہدہ ان کی باتیں نہ سمجھ سکی - کیا بول رہا ہے - امی گاڑی خراب ہو گئی تھی اسے ہی ٹھیک کرنے میں - دیر ہو گئی - مہرنے بتایا - اچھا تجھے تیرے ابو بلا رہے ہیں تم جاؤ مہرو آرام کر لو کمرے میں شاہدہ پیار سے کہتی چلی گئی -



## Posted On Kitab Nagri

مہرو کمرے میں آ کے لیٹی تھی اور آنکھیں بند کی تھی کہ اسے اپنے اوپر کچھ محسوس ہوا اس نے آنکھیں کھولیں سامنے مہر تھا۔ کہا تھا ٹیلر دیکھایا ہے پکچڑا بھی باقی ہے تو کیوں سو رہی ہو۔ مہر اس سے پوچھنے لگا۔ مہر نیند آرہی ہے پلیز سونے دے مہر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ کوئی ایکسیوز نہیں۔ مہر نے بولا۔ مہر پلیز۔ مہر نے پھر کہا شششش۔ مہر نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی اور ہونٹ اس کی دونوں آنکھوں میں۔ پہ رکھ ان کا لمس محسوس کروایا۔ مہر نے پھر اس کی آنکھوں کو چوما اس کے بعد مہر نے مہر کو ہونٹوں پہ پھر سے کیے اور اس سے دور ہوتا دروازہ بند کر کے دوبارہ اس کی جانب لائیٹس اووف کی اور اس پہ اپنی محبت برسانے لگا۔ وہ اس کی محبت کی شدت محسوس کر رہی تھی اور پچھلے گھنٹے سے اس پہ محبت برسا رہا تھا مہر نے آج اسے اپنے سے الگ نہ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی اب وہ اس کے بازو پہ اپنے اپنا لمس محسوس کروانے لگا پھر گردن پہ آیا اور آہستہ آہستہ نیچے آتا گیا؟ اس کے نازک وجود کو اپنی محبت میں گھلتا گیا۔ مہر۔ مہر نے اس کا نام پکارا۔ ہاں مہر کی جان۔ مہر نے پوچھا۔ مجھے نیند آرہی ہے۔ مہر نے بولا۔ مہر اس کی بات نظر انداز کرتا دوبارہ سے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔ مہر اب بہت تھک چکی تھی اس کی شدتیں سہتے سہتے مگر وہ رکنے کا نام اسے خود سے الگ کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ صبح کے چار بجے جب مہر کے کانوں میں اذان کی آواز آئی۔ مہر بس اب تو چھوڑ دیں نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ مہر نے اسے بتایا۔ مہر۔ مہر نے اس کا نام پکارا۔ پلیز۔ مہر نے منت کی۔ اچھا ٹھیک ہے۔ مہر نے اسے خود سے الگ کیا۔ مہر کی سانس میں سانس آئی اور فوراً اٹھ کے باتھ روم چلی گئی مہر اس حسین رات کو یاد کرتا مسکرا نے لگا۔ مہر باتھ روم سے باہر آئی اور جائے نماز اٹھاتی پڑھنے لگی۔ مہر اسے دیکھ رہا تھا مہر نے سلام پھیرا تو نظر مہر پہ گئی جو اسے دیکھ رہا تھا مہر نے سر شرم سے جھکا لیا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے مہر کو مہر کا شرماتا چہرہ بہت اچھا لگا۔

## Posted On Kitab Nagri



آغا جان دودن سے لاہور جانا چاہ رہے تھے مگر نہیں جاسکے ہر روز کوئی نا کوئی کام پڑھ جاتا بی اماں نے بھی آغا اکبر کو سب کچھ بتا دیا جس نے ان کو بہت پریشان کر دیا مگر مہر کو خبر دے دی تاکہ وہ مہر کو لے کے گھر سے باہر مت نکلیں مگر آغا جان کا جانا ممکن نہیں ہو رہا تھا۔



وہ سب ناشتہ کر رہے تھے۔ مہر بیٹا تم خوش تو ہونا۔ فیصل نے پوچھا۔ جی تائی ابو۔ مہر نے مسکرا کے بتایا۔ مہر تنگ تو نہیں کرتا۔ فیصل نے پوچھا۔ نہیں کرتے۔ مہر نے کھینچ کے کہا اور ایک غصہ بھری نظر پہ ڈالی دل تو کر رہا تھا سب بتا دوں مجھے کتنا تنگ کیا کتنا ر لایا لیکن پھر خاموش ہو گئی۔ مہر بیٹا ناشتہ کرو۔ شاہدہ نے کہا۔ جی کر رہی ہوں تائی امی۔ مہر نے مسکرا کے بتایا۔

اچھا میں نے بتانا میں اور تمہارے امی تو کل جا رہے ہیں گاؤں تو تم لوگ اب اکیلے ہی رہو گے۔ لیکن کیوں تائی ابو۔ مہر نے پریشانی میں پوچھا۔ بیٹا میرا بہت کام رکھا ہوا ہے وہی دیکھنا ہے ورنہ ہم رکتے۔ فیصل نے بتایا۔ جی بالکل ٹھیک سوچا ابو آپ نے۔ مہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com



مہر و کمرے میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کہ تبھی مہر آیا۔ مہر و کیا سوچ رہی۔ مہر نے پوچھا۔ کچھ نہیں۔ مہر و ہوش میں آتی بتانے لگی۔ مہر مہر و کے قریب ہوا۔ مہر مجھے کچن۔ میں جانا ہے بہت کام ہیں۔ مہر و مہر کے ارادے جانتی وہاں سے فرار ہونے کے بہانے ڈھونڈنے لگی۔ مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے قریب کیا۔ امی کر لیں گی تم ریلیکس رہو۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر و کے چہرے پہ آئی لٹ کو پیچھے کیا۔ وہ برتن تو میں ہی دھوتی ہو تو مجھے برتن



## Posted On Kitab Nagri

دھونے ہے۔ مہرو نے ایک اور بہانا بنایا۔ کوئی بات نہیں دس منٹ بعد چلی جانا دس منٹ تو شوہر کو مل سکتے ہیں کیوں۔ مہرو نے کہتے ساتھ مہرو کے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ مہرو نے سر جھٹک دیا اس کے سامنے کہاں وہ اپنی من مانی کر سکتی تھی۔



چائے بنا دے ایک کپ۔ فضل نے کہا۔ اگر نہ بنا کے دوں تو۔ سکینہ نے پوچھا۔ بنا دے۔ فضل نے بولا۔ اچھا بنا دیتی ہوں۔ سکینہ نے کہتے ساتھ چائے بنائی۔ فضل کہتا چلا گیا۔ چائے پیے گا ایسے بنا کے دوں گی زندگی بھر نہیں بولے گا مجھے۔ سکینہ خود میں کہتی چائے بنانے لگی۔ چار چمچ پتی ڈالی اور آدھا چمچ چینی اور ایک چمچ نمک اور پھر دودھ ڈالا سکینہ کے سامنے بنی کپ میں چائے کے علاوہ اسے اور کچھ بھی کہا جاتا تھا۔ یہ لے چائے۔ سکینہ نے چائے پہ زور دیا۔ فضل نے لی اور ایک گھونٹ بھرا اور فوراً پھینک دی۔ پہ کیا ہے۔ فضل نے غصے میں پوچھا۔ پہلی بات تو یہ کہ تو کوئی مالک نہیں ہے میرا جو میں تیرا حکم مانو دوسری بات یہ کہ پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک مجھے کوئی کام نہ بولا کر تیسری بات یہ کہ مجھے کوئی شرارت کرنے کو سوچھی تو سوچا تیرے ساتھ کیوں نہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بتاتی چلی گئی اور فضل غصے سے دیکھنے لگا۔

www.kitabnagri.com



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

مہر کی آنکھ کھلی تو مہر کو اپنے قریب لیٹے پایا مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ کہتے ہیں کچھ راتیں بہت حسین ہوتی ہیں اور میری کل کی رات دنیا کی سب سے حسین رات تھی۔ مہر نے مہر کے کان میں سرگوشی مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی مہر نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ مہر نے دیوار پہ لگی گھڑی دیکھی مہر کو شرارت سو جھی۔ مہر 12 بج گئے ہیں اور تم ابھی تک سو رہی ہو امی اور ابو کیا سوچیں گے کہ ہم اتنی دیر تک کیا کر رہے تھے۔ مہر نے فل ڈرامائی انداز سے بولا۔ مہر فوراً اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی اور مہر اپنی ہنسی چھپانے لگا۔ پانچ منٹ بعد مہر باتھ روم سے نکلی وائٹ کلر کافراک پہنے ہمرنگ کلر کاٹراؤزر بالوں کو کھولا ہوا اور اسی رنگ کا

## Posted On Kitab Nagri

ڈوپٹہ لیے۔ مہر آپ ابھی تک بیٹھیں ہیں دیر ہو رہی ہے چلیں۔ مہرونے مہر کو کہا۔ ابھی تو صرف 10 بجے ہیں۔ مہرنے سنجیدگی سے بتایا۔ اور مہر اس کی بات سن کے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی اور وہ مسکرا نے لگا۔



آغا جان اپنی حویلی کے لان میں ٹھل رہے تھے۔ تبھی انہیں اکبر کی آواز آئی۔ کیا مہر اور مہر و باہر کے ملک چلے گئے۔ اکبر نے اس قدر اونچا کہا تھا کہ آغا جان آرام سے سن سکتے تھے آغا جان نے سنا تو غصے سے وہاں سے چلے گئے۔



تم دونوں آگئے میں ناشتہ بنا دیتی ہوں تم دونوں کے لیے۔ شاہدہ ان دونوں دیکھتے ہوئے بولی۔ نہیں تائی امی میں بناتی ہوں سب کے لیے۔ مہرونے کہا۔ مہر تم تھکی نہیں ہوئی۔ مہرنے شرارتی انداز میں کہا۔ میں کیوں تھکی ہوئی ہوگی میں ابھی بنا دیتی ہوں۔ مہر اس کی بات سمجھ نہ آئی وہ بھی چپ چاپ فیصل کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri



یہ لے کھانا۔ سکینہ نے اس کی طرف پلیٹ کی۔ کبھی تو تمیز سے بات کر لیا کر۔ فضل نے برا مناتے ہوئے کہا۔ کیوں تو میرا شوہر ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ ہو بھی سکتا ہوں۔ فضل نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔ نہیں جی میں تو حمزہ علی عباسی سے کروں گی شادی۔ سکینہ نے بتایا۔ کون حمزہ علی عباسی تیری پھوپھو کا کوئی بیٹا ہے۔ فضل نے پوچھا۔ پاگل پیارے افضل نہیں دیکھا تو نے اس میں تھا مر جاتا بچا رہ۔ پہلے مسکراتے ہوئے پھر اداسی سے کہنے لگی۔ سکینہ۔ تبھی بی اماں کی آواز آئی۔ آگئی بی اماں۔ کہتی چلی گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

وہ سب کھانے کی میز پر موجود تھے مہرنے مہر و کا ہاتھ تھام لیا مہر و کو کرٹ لگا۔ مہر و مجھے سالن کا باؤل پکڑاؤ۔ مہر نے کہا۔ مہر میرا ہاتھ چھوڑیں گے تو پکڑاؤ گی۔ مہر نے مہر کے قریب ہلکی آواز میں بتایا۔ مہر و تم ایسا کیوں کہ رہی ہو کہ یہ سالن اچھا نہیں بنا آپ نہ کھائیں۔ مہر فوراً اثرارت پہ اتر آیا۔ مہر آپ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں تائی امی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ مہر نے روتی شکل بناتے ہوئے بتایا۔ میں جانتی ہوں میری جان یہ بس تمہیں تنگ کر رہا ہے۔ شاہدہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔ مہر و دونہ سالن۔ مہر نے پھر کہا۔ بیٹا جی پہلے آپ ان کا ہاتھ تو چھوڑیں پھر اٹھا دیں گی سالن۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے بولا مہر کے گلے میں کچھ اٹکا۔ آپ کو کیسے پتہ۔ مہر نے پریشانی میں پوچھا۔ بیٹا جی جس کالج کے آپ استاد ہیں ہم اس کے پرنسپل رہیں ہے کیوں شاہدہ بیگم۔ فیصل نے ہنستے ہوئے بتایا۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں بچوں کے سامنے۔ شاہدہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی جہاں سب ہنسے وہی مہر نے شرمندگی سے سر جھٹک دیا۔



مہر کمرے میں آیا تو مہر و منہ بنا کے بیٹھی تھی۔ کیا ہوا۔ مہر اس کے پاس آتا پوچھنے لگا۔ آپ نے میرا ہاتھ کیوں پکڑا مجھے اتنی شرمندگی ہوئی تائیابو اور تائی امی کے سامنے۔ مہر نے منہ بناتے ہوئے بتایا۔ میرا بس چلے تو میں ہاتھ کیا کس بھی کر لو۔ مہر چہرہ اس کے قریب کرتا ہوا بتانے لگا۔ کیا ہو گیا مہر کل سے آپ کو۔ مہر نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ آج پھر کریں۔ مہر نے کہا۔ کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ بہت اور ہو رہے ہیں آپ۔ مہر و کہتی بیڈ کی جانب چل دی۔ یہ پرانی مہر و واپس کہاں سے آگئی۔ مہر نے بولا مہر و اس کو جواب دیے بغیر سو گئی مہر اس کے قریب آیا اور اس کے ماتھے کو چوما۔ مہر اگر اب آپ آگے آئے تو میں آپ کو صوفے پہ سلاؤں گی۔ مہر نے بتایا اچھا اچھا اتنا ظلم نہ کرو نہیں آتا آگے۔ مہر کہتا اس کے ساتھ لیٹ

## Posted On Kitab Nagri

گیا۔ سنو۔ مہرنے پیار سے بولا۔ ہمممم۔ مہرونے کہا۔ میں تمہیں ہگ کر کے سو جاؤ۔ مہرنے پوچھا۔ یار بولو بھی۔ مہرنے جواب نہ کر پوچھا۔ ہمممم۔ مہرونے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے فوراً اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔



وہ دونوں گہری نیند سوئے ہوئے تھے جب دروازہ ناک ہو امہر کی آنکھ کھلی تو وہ دروازہ کھولنے کے لیے اٹھا۔ کون۔ مہرنے پوچھا۔ مہر میں ہوں فیصل ہوں۔ انہوں نے بتایا۔ ابو آپ۔ کہتے ساتھ دروازہ کھولا۔ ہاں بیٹا ہم لوگ واپس گاؤں جارہے ہیں۔ انہوں نے بتایا تبھی مہر کی آنکھ کھلی۔ کیا ہوا۔ مہر وان کے پاس آتی پوچھنے لگی۔ امی اور ابو گاؤں جارہے ہیں۔ مہرنے بتایا۔ لیکن کیوں ادھر جانا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ مہرونے پریشانی سے کہا۔ کچھ بھی نہیں ہو گا اور ویسا بھی کسی کو کیا پتہ ہے کہ امی ابو آئے ہوئے ہیں۔ اس نے بتایا۔ تم جا کر ناشتہ بناؤ۔ مہرنے کہا۔ جی کہتے باتھ روم گئی۔



ناشتہ کے بعد مہر اور مہرنے انہیں سی اوف کیا مہر دوبارہ کچن میں برتن دھونے چلی گئی جب مہر بھی آیا مہرنے سر تا پیر اسے دیکھا اور پھر پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا اور وہ جو برتن دھونے میں مگن تھی یکدم اس کے قریب آنے سے کنفیوز ہوئی۔ مہر کیا کر رہے ہیں پیچھے ہوں۔ مہرونے کہا۔ اور اگر نہ ہو تو۔ مہرنے کہا۔ ویسے سوچو امی ابو تھے تو میں رات میں صرف رو مینس کر سکتا تھا اب تو وہ نہیں ہے سو سوچو صبح شام رات۔ مہرنے شرارتی انداز میں کہا۔ بہت ہی چھٹی چھوڑیں ہو گئے ہیں آپ۔ مہرونے گھور کر کہا۔ اس میں کیا چھٹی چھوڑا پن کیا میں نے بتاؤ۔ وہ اسے ایسے ہی اپنے حصار میں لے کر کھڑا تھا۔ اچھا نہ پلیز مجھے برتن دھونے دو۔ مہرونے التجائی انداز میں کہا۔ تو مہر کو اس پہ ترس اس سے دور ہوا۔



## Posted On Kitab Nagri



سکینہ آغا جان کے کمرے کے باہر کان لگا کر کھڑی تھی جب فضل آیا۔ تو یہاں کیا کر رہی ہے۔ فضل نے پوچھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ بی جان کی جگہ آغا جان گر جاتے۔ سکینہ نے کہا۔ سکینہ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ اس نے کہا۔ ایک کام کر تو گاڑی کی بریکیں فیل کر کے آغا جان کو لے جا اس میں خود چھلانگ مار کے نکل آئی اور آغا جان کا آکسیڈنٹ ہو جائے گا اور پھر مہر بابا اور مہر و باجی کے درمیان نہیں آئیں گے۔ اس نے کہا۔ توبہ کر سکینہ ان باتوں کو چھوڑ مجھے ایک کپ چائے بنا دے۔ فضل نے بتایا۔ کیوں میں تیری نوکرانی ہوں جب دیکھو کام کہتا رہتا ہے۔ سکینہ غصہ ہوئی۔ نوکرانی نہ سہی بیوی تو بن سکتی ہیں۔ اس نے کہا۔ میں منہ توڑ دوں گی تیرا بیوی تو بن سکتی ہے۔ اس کی نکل اتاری۔ تجھے تو شادی کا اتنا شوق تھا تو پھر کر لے مجھ سے شادی۔ اس نے کہا۔ میب تجھ جیسے ڈرائیور سے کبھی شادی نہ کرو۔ اس نے پوچھا۔ کیوں اگر میں ڈرائیور ہوں تو تو بھی تو اس گھر کی نوکرانی ہے۔ فضل نے بتایا۔ میں کوئی نوکرانی نہیں ہوں بی اماں کی بیٹی ہوں۔ کہتی چلی گئی۔



آغا جان اپنے کمرے کی بیلکونی میں ٹہل رہے تھے جب انہیں سامنے حویلی کی لائٹس آن نظر آئی۔ کہیں مہر اور مہر و واپس تو نہیں آگئے۔ آغا جان نے سوچا۔ نہیں وہ تو باہر کے ملک چلے گئے تھے۔ کہتے ساتھ سوچ کو جھٹکا اور کمرے میں آئے۔ اگر اس دن تم نہ گرتی تو میرا کام ہو جاتا۔ آغا جان نے غصہ کیا۔ مہر اور مہر و آپ کے پوتا پوتی ہیں آپ انہیں خوش کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ بی اماں نے بے بس نظر ان پر ڈالی۔ چپ کر مجھے زیادہ مت سیکھاؤ اور سو جاؤ۔ آغا جان غصے میں آئے۔ میں آپکو کبھی مہر اور مہر و کے بیچ نہیں آنے دوں گی۔ آنکھوں میں آنسو جس وہ اندر اتار گئے اور آنکھیں بند کر گئی۔ آغا جان بھی نیند کی دوائیاں کھاتے سو گئے۔ ابھی مہر اور مہر و نے

## Posted On Kitab Nagri

بہت سی مشکلات کا سامنہ کرنا تھا جن سے وہ بے خبر تھے بہت سے امتحانات انہوں نے پاس کرنے تھے بہت سی تکلیفیں سہنی تھی لیکن وہ ان سب انجان تھے۔



مہر گھرا اتنا خالی خالی لگ رہا ہے اور خاموش بھی۔ مہرونے کہا۔ ہمہمم۔ مہرجس کو اس کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس کے بالوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ ہم بھی گاؤں چلیں۔ مہرونے بولا مہرونے کوئی جواب نہ دیا۔ مہر۔ اس نے اسے پھر بلایا۔ جی مہر کی جان۔ اس نے پیار سے پوچھا۔ ہم بھی گاؤں چلے۔ مہرونے بتایا۔ نہیں مہرو ابھی نہیں لیکن بہت جلد جائیں گے۔ مہرونے کہا۔ کھانا لگوادوں۔ مہرونے پوچھا۔ نہیں مہر صرف اپنی مہر کے پاس رہنا چاہتا ہے۔ مہرونے کہتے ساتھ مہر کے ہاتھ پہ لب رکھے مہر و گھبرائے۔ مہر مجھے بھوک لگی ہے۔ مہرونے بولا۔ اچھا پانچ منٹ تک چلتے ہیں مجھے ابھی تمہیں دیکھنا ہے۔ پیار سے کہتا اس گود میں سر رکھ گیا۔



بی اماں شاہدہ بیگم۔ اور فضل صاحب آگئے ہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا۔ بی اماں نے بولا۔ بس دعا کریں آغا جان مہرو باجی اور مہر بابا تک نہ پہنچ سکے سکینہ کھانا دے دے۔ وہ جو بی اماں سے بات کر رہی تھی فضل کی آواز سن کے غصہ آیا۔ کیا ہے۔ سکینہ نے کہا۔ کھانا دے دے بھوک لگ رہی ہے۔ فضل نے بتایا۔ کیا ہے ہر چیز میں ہی کیوں کروں اس کی۔ سکینہ نے بولا۔ سکینہ سارے کام تو دیکھتی ہے تو کھانا دینے کی ذمہ داری بھی تیری ہے۔ بی اماں نے بولا۔ وہ چپ چاپ کھانا دینے کے لیے چلی گئی۔ سن۔ فضل نے کہا۔ بول۔ سکینہ جو کھانا ڈال رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

بولی۔ مجھ سے شادی کر لے۔ فضل نے کہا۔ میں مر جاؤں گی تیرے ساتھ شادی نہیں کرو گی۔ سکینہ غصے سے بولی۔ مر کے شادی ہو بھی نہیں سکتی۔ فضل ہنستے ہوئے بولا۔ بند کر یہ دانت کھانا لے کر جا یہاں سے یہ نہ ہو میرے ہاتھوں مر جائے تو۔ اس نے بے حد غصے میں بولا تو وہ اپنی ہنسی چھپاتا چلا گیا۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
**Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

**whatsapp \_ 0335 7500595**

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

اکبر اتنے دن ہو گئے مہر سے بات نہیں ہوئی پلیز اس کا نمبر ملا دیں۔ تہمینہ نے کہا۔ تہمینہ اب تو وہ سو گئی ہوگی کل صبح اٹھ کر کر لینا۔ اکبر نے بتایا۔ اچھا ٹھیک ہے میری مہر وٹھیک تو ہوگی۔ تہمینہ نے سوال کیا۔ بالکل ٹھیک ہوگی مہر ہے اس کے ساتھ ہمیں کسی قسم کا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔



فیصل مہر و مہر کے بغیر دل ہی نہیں لگ رہا کتنی رونق لگائی ہوئی تھی گھر کو۔ شاہدہ نے کہا۔ جی بالکل بس کیا کریں انہیں ادھر لا نہیں سکتے تھے اور خود ادھر رک نہیں سکتے تھے۔ فیصل نے بتایا۔ جی مگر دل بالکل بھی نہیں لگ رہا جلدی بلا لیں ان دونوں کو ادھر۔ شاہدہ نے بولا۔ اچھا اچھا بلا لیں گے شاہدہ بیگم آپ اتنی اداس نہ ہو۔ فیصل نے کہا۔



مہر و شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب مہر نے ہمیشہ کی طرح پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔ مہر کیا کر رہے ہیں۔ مہر نے دل تیزی سے دھڑکنیں لگا۔ پورا دن کاموں بھی بڑی تھی یہ وقت میرا ہے میری جان۔ مہر نے کہتے ساتھ اس کی گردن پہ لب رکھیں مہر و بھوکلائی۔ م۔ مہ۔ اس نے کہا۔ ہممم۔ مہر جو اسے بے بس کر رہا تھا۔ م مجھے نیند آرہی ہے۔ مہر نے بتایا۔ تھوڑی دیر بعد سو جانا آج کیوں بہانہ کام نہیں آنا۔ مہر نے کہتے ساتھ اس کی گال پہ لب رکھے دوسری گال پہ رکھے مہر و شرم سے لال ہو گئی تھی نظریں نیچے جھکا گئی۔ مہر نے اسے باہوں میں لیا اور بیڈ پہ لٹایا اب سو جاؤ جان۔ پیار سے کہتا اسے اپنے سینے پہ بھیج کے خود پہ آنکھیں بند کر لی۔ فجر کا وقت ہوا مہر و اٹھی وضو کیا اور نماز پچھائی پڑھ کے سلام پھیرا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ اللہ جی میرے گھر کو اپنی حفظ و امان میں رکھیے گا آغا جان کو ہم دونوں سے دور رکھیے گا امی سے اتنے دنوں سے بات



## Posted On Kitab Nagri

نہیں ہوئی بہت یاد آرہی بی اماں کی پلینز کسی طرح ان سے ملو ادے میرے دعائیں قبول فرما ان سب کو ہر پریشانی سے دور فرما آمین۔ دو موتی آنکھوں سے نکلے آنسو صاف کرتی نماز لپیٹتی اپنی جگہ پہ آکر لیٹ گئی کچھ پل مہر کو دیکھتی رہی جو سوتے ہوئے بالکل معصوم سا بچہ لگ رہا تھا۔ کتنے معصوم لگ رہے ہیں۔ مہر و بڑائی۔ آپ کا شوہر معصوم ہی ہے۔ مہر نے کہا مہر اس کے انداز پہ مسکرائی۔ ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے ہونہہ۔ کہتی ادھر منہ کر کے سو گئی۔



وہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی یکدم اسے الٹی آئی وہ فوراً ہاتھ روم بھاگی مہر حیران اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ مہر و۔ مہر اس کے پاس آیا۔ کیا ہوا۔ مہر نے پوچھا۔ پتہ نہیں عجیب سی طبیعت ہو رہی ہے مہر صبح سے الٹیاں آرہی ہیں۔ مہر نے بتایا۔ اچھا تم آرام کرو ناشتہ بازار سے لے آتا ہوں۔ مہر کہتا چلا گیا۔ اور مہر ولیٹ گئی۔



پاگلوں کی طرح بولی جا رہی ہے بہن جلدی بتا شادی کا وضعیفہ بتا بھی دے ابھی آغا جان آجائے گی۔ ٹی وی پہ شو دیکھ کر بول رہی تھی۔ سکینہ چائے لا۔ آغا جان نے کہا۔ بس تو بولتی رہی آج پھر نہیں دیکھ سکی۔ جی آغا جان لائی۔ کہتے کچن میں گئی۔ مجھے تو لگتا ہے میری شادی کبھی نہیں ہوگی ویسے کوئی رشتہ نہیں آتا اور یہ آغا جان مجھے وضعیفہ نہیں دیکھنے دیتے تھے غصے سے چائے بناتی بولتی جا رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

مہر ناشتہ لایا۔ مہر و کھانا کھالو۔ مہر نے کہا۔ مہر نہیں میں نے کچھ نہیں کھانا میں جو بھی کھاتی ہوں الٹی آجاتی ہے۔ مہر نے بتایا۔ مہر پریشان ہوا۔ میں نے چیک کیا ہے۔ مہر پریشانی میں بولا۔ کیا مسئلہ ہو گا۔ مہر ادھر ادھر چکر لگانا لگا۔



تبھی شاہدہ کا فون آیا۔ جی امی سب ٹھیک ہے مہر کی طبیعت تھوڑی خراب صبح سے الٹیاں کر رہی ہے۔ مہر نے بتایا۔ کیا واقعہ۔ شاہدہ سمجھ کر خوشی سے بولی۔ کیا مطلب امی وہ حیران ہوا۔ تم باپ بننے والے ہو مہر۔ انہیں نے خوشی سے بتایا۔ لیکن پھر بھی ڈاکٹر کو چیک کروادینا۔ شاہدہ نے بتایا۔ جی میں کرواتا ہوں کہتے ساتھ فون رکھا کیا ہوا۔ مہر و گھبرائی۔ مہر و امی کہ رہی ہیں بہت خطرناک بیماری ہو گئی ہے۔ مہر کو شرارت سو جھی۔ مطلب۔ مہر و ابھی بھی نہیں سمجھی۔ تم بہت خطرناک بیماری ہو گئی ہے جس کا کوئی نام نہیں الٹیاں کر کے انسان مر جاتا ہے مہر و پریشان ہوئی ک۔ مہر۔ مہر و رونے والی تھی اور مہر کا زوردار قہقہہ چھوٹا۔ مذاق کر رہا تھا یار۔ مہر نے بتایا۔ بہت برے ہیں آپ۔ مہر و خفگی سے بولی۔ تائی امی نے کیا کہا۔ مہر و نے پوچھا۔ وہ تو کہہ رہی ہیں یہ سارے علامات پر یگنینسی کے ہیں۔ مہر نے بتایا۔ مہر و کا چہرہ سرخ ہو گیا مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ میں عذہ کو کال کر کے بلاتا ہوں مہر کہتے ساتھ چلا گیا کچھ دیر بعد عذہ آئی جی سرشی از پر یگنینٹ۔ عذہ نے بتایا۔ مہر و کا تو شرم آنکھیں نیچے ہو گئی اور مہر کو وہ اس وقت بہت کیوٹ لگی عذہ چلی گئی۔ لگتا کوئی بہت شرم مار رہا ہے مہر نے تنگ کرنا چاہا۔ مہر۔ مہر و نے اسے گھورا۔ یار کتنا خوش ہوں میں ابھی امی اور ابو کو فون کر کے بتاتا ہوں۔ کہتے ساتھ فون کیا شاہدہ بہت خوش ہوئی مہر و صرف کمر میں منہ چھپائے لیٹی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

فیصل فیصل۔ وہ تیز سیڑھیاں اتر رہی تھی اور فیصل کو پکار رہی تھی۔ آہستہ۔۔ تبھی ان کا پیر مڑا اور وہ گر گئی فیصل نے ان کی طرف دیکھا۔ بیگم کیا ہوا آپ کو۔ آغا فیصل ان کے پاس آتے پوچھنے لگے۔ جلدی میں سیڑھیوں سے گر گئی۔ شاہدہ نے بتایا۔ اوہ وہ دھیان کہاں ہوتا ہے وہ انہیں اپنی باہوں میں اٹھاتے کمرے لائے۔



مہر بیٹا۔ فیصل نے مہر کو فون ملایا۔ جی ابو۔ مہر نے پوچھا تمہاری امی سیڑھیوں سے گر گئی ہے بیٹا جلدی پہنچو۔ فیصل نے بتایا۔ کیسے ہم بس کچھ دیر میں ہی گاؤں کے لیے نکل رہے ہیں۔ مہر نے کہتے ساتھ فون رکھا مہر وپیکنک کروں ہمیں جلدی گاؤں جانا ہو گا امی سیڑھیوں سے گر گئی ہیں۔ مہر نے بتایا تو وہ فوراً پیکنک کرنے لگی۔ آدھے گھنٹے میں سب تیاریاں کر کے وہ دونوں گاؤں کے لیے نکل پڑے۔ آپ فکر نہ کریں ابھی مہر آجائے گا میں باہر سے کسی ڈاکٹر کو نہیں بلا سکتا شاہدہ ورنہ آغا جان کو شک ہو جائے گا۔ فیصل نے بتایا۔ جی اچھا۔ شاہدہ بس یہی بول سکی۔ کچھ گھنٹوں بعد مہر و گاؤں آگئے اور فوراً فیصل کی حویلی میں داخل ہوئے۔ کہاں ہے ابو۔ فیصل کو دیکھ کر مہر پوچھنے لگا۔ بیٹا اوپر ہیں۔ فیصل نے بتایا۔ مہر اور مہر اوپر چل دیے۔ امی کیسی ہیں آپ۔ مہر ان کے پاس آتا پوچھنے لگا۔ میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی سی چوٹ لگ گئی شاہدہ نے بتایا۔ مے ں دیکھتا ہوں۔ کہتے ساتھ اس کے پاؤں کی چوٹ کو دیکھا۔ ہلکی سی چوٹ آئی اور موچ ہے پڑی ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔ مہر نے بتایا۔ سب کو تسلی ہوئی۔ اسلام و علیکم تائی امی۔ مہر کہتے ساتھ ان کے گلے لگی۔ وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بیٹی۔ شاہدہ نے پوچھا۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مہر نے بتایا۔ تم دونوں جا کر ریسٹ کرو سفر سے تھکے ہوئے ہو گے۔ فیصل نے بولا۔ نہیں تائی ابو میں تائی امی کے پاس رہوں گی۔ مہر نے بتایا۔ مہر و میری جان تمہاری اپنی

## Posted On Kitab Nagri

کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے اور اس حالت میں سب سے زیادہ ریسٹ کرنا چاہیے۔ شاہدہ نے بولا اس نے اثبات میں سر ہلایا اور چل دی۔



سکینہ جو مہر و کا کمر اصاف کر رہی تھی مہر کے کمرے کی لائٹ آن دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اور پھر کھڑکی سے مہر پہ نظر پڑی۔ صفائی چھوڑتی فوراً بی اماں کے کمرے کی طرف۔ بی اماں۔ سکینہ نے کہا۔ ہمہمم بول۔ بی اماں نے پوچھا۔ مہر بابا اور مہر و باجی واپس آگئے ہیں ان حسین آنکھوں سے دیکھ کر آئی ہوں۔ سکینہ نے بتایا آغا جان جو کمرے میں آرہے تھے سکینہ کی باتیں سن کر پہلے پھر خوش ہوئے۔ کیوں آئے ہیں وہ دونوں۔ بی اماں پریشانی سے پوچھنے لگی۔ پتہ نہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا کل جا کر پوچھ آئی مہر و سے۔ بی اماں نے بتایا۔ ٹھیک ہے۔ کہتے چلی گئی تبھی راستے میں فضل ملا۔

کیا سوچا پھر۔ فضل نے پوچھا۔ کس چیز کا۔ سکینہ نے بدلے میں سوال کیا۔ مجھ سے شادی کے بارے کیا سوچا۔ فضل نے بتایا۔ فضل میں تیرا ایسا منہ توڑنا ہے ساری زندگی یاد رکھے گا نکل جا یہاں سے۔ سکینہ نے بولا۔ یار بہت پیار کروں گا۔ فضل نے بولا۔ تو نہیں جائے گا میں خود ہی چلی جاتی ہوں۔ سکینہ کہتی چلی گئی۔ یہ کیا کر رہی تھی اس وقت کمرے میں۔ آغا جان کمرے میں آکر پوچھنے لگے۔ پوچھنے آئی تھی کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ بی اماں نے بتایا۔ اچھا سہی۔ کہتے ساتھ ساتھ روم گئے اور بی اماں اپنی طرف کی لائٹ بند کر کے سو گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

مہر اور مہر و کمرے میں مہر تو واقع بہت تھک گئی تھی اس لیے فوراً ہی سو گئی مہر بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا۔ اب درد کیسا ہے پاؤں کا۔ فیصل نے پوچھا۔ تھوڑا کم ہوا ہے۔ شاہدہ نے بتایا۔ جلد ہی ٹھیک ہو جائے اب آپ سو جائے میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔ فیصل کہتا چلا گیا۔ اور وہ سو گئی۔



صبح سب لوگ ناشتہ پہ موجود تھے شاہدہ بھی بہت مشکل سے نیچے آئی تھی۔ تائی امی اب طبیعت کیسی ہے۔ مہر نے پوچھا۔ اب تو ٹھیک ہوں میں ارے تم کیوں کام کر رہی ہو ملازمہ کر لے گی۔ شاہدہ نے اسے منع کیا وہ خاموش بیٹھ گئی۔ اسلام و علیکم۔ سکینہ آئی اور آتے ساتھ سلام کیا۔ و علیکم اسلام سکینہ کیسی ہو۔ شاہدہ نے پوچھا۔ شاہدہ بیگم میں تو ٹھیک ہوں لیکن آپ کے پاؤں پر کیا ہوا ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ چوٹ لگ گئی۔ شاہدہ نے بتایا۔ اوہو۔ سکینہ کو سچ میں افسوس ہوا۔ اسلام و علیکم مہر و باجی۔ سکینہ اب مہر سے ملی۔ و علیکم اسلام کیسی ہو۔ مہر نے خوشی سے پوچھا۔ میری چھوڑیں آپ بتائیں آپ کیسی ہیں۔ سکینہ نے پوچھا۔ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ مہر نے بتایا۔ اکیلے میں بات کرنی ہے۔ سکینہ نے ہلکی آواز میں کہا جو مہر و بھی با مشکل سن سکی۔



ایک منٹ آئی۔ مہر کہتے سکینہ کے ساتھ چلی گئی۔ آپ یہاں کیوں آئے ہیں آپ کو پتہ آغا جان ابھی تک آپ کو ہی ڈھونڈ رہے۔ سکینہ نے بتایا۔ تائی امی گر گئی تھی جس کی وجہ سے آئے ہیں پڑسوں واپسی بھی ہے۔ مہر نے بتایا۔ لیکن اگر آغا جان کو پتہ لگ گیا پھر۔ سکینہ نے کہا۔ نہیں لگے گا میں یا مہر حویلی سے نکلے گے تو تب پتہ لگے گا۔ مہر نے بتایا۔ لیکن پھر بھی احتیاط کیجیے گا۔ سکینہ نے کہا۔ ہمممم۔ مہر و اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔





## Posted On Kitab Nagri

سکینہ - بی اماں نے بلایا آغا جان جو کمرے میں تھے اٹھ کر چلے گئے۔ جی بی اماں - سکینہ نے پوچھا۔ ادھر آکر بیٹھ۔ بی اماں نے کہا آغا جان باہر کھڑے تھے کان لگا کر ان کی باتیں سن رہے تھے۔ پڑسوں نکلے گے وہ دونوں دوپہر کے وقت۔ سکینہ نے بتایا۔ آئے کیوں ہیں۔ بی اماں نے پوچھا۔ شاہدہ بیگم سیڑھیوں سے گر گئی تھی جس وجہ سے آنا پڑا۔ سکینہ نے بی اماں کو ساری بات بتائی اور آغا جان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ میں چلتی ہوں بی اماں کہتے ساتھ چل دی۔



مجھے تو فکر ہو رہی ہے اگر جہانگیر کو پتہ چلا تو پتہ نہیں وہ مہر اور مہرو کے ساتھ کیا کریں گے اللہ جی میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا آمین۔ بی اماں کہتے ساتھ لیٹ گئی۔



تائی امی آپ یہ دوائی کھالیں اس کے بعد آپ سو جائے گا۔ مہروا نہیں پین کلر دے رہی تھی۔ شاہدہ بیگم نے پین کلر کھایا اس کے کچھ دیر بعد ہی وہ سو گئی مہرو کمرے میں آئی تو مہر لیٹا تھا۔ آگئی آپ مہر نے پیار سے پوچھا۔ جی۔ مہرو نے بتایا۔ مہر ہم کب جائے گے۔ مہرو اس کے ساتھ آکر لیٹ کر پوچھنے لگی۔ پڑسو۔ مہر نے بتایا۔ مہر مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر آغا جان کو پتہ لگ گیا تو وہ کیا کریں گے۔ مہرو نے بولا۔ ڈرو مت ڈار لنگ کچھ نہیں ہو گا اللہ پہ بھروسہ رکھو۔ مہر نے اسے پیار سے سمجھایا اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ مہرو کہتے ساتھ ادھر منہ کر کے لیٹ گئی اور مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔



## Posted On Kitab Nagri

شاہدہ اب بالکل ٹھیک ہو گئی تھی تو مہر اور مہرو آج واپس جا رہے تھے۔ اللہ حافظ تائیامی اپنا بہت خیال رکھیے گا۔ مہرو ان کو گلے لگاتی پیار سے کہنے لگی۔ اللہ حافظ تم بھی بہت خیال رکھنا اپنا۔ شاہدہ نے پیار سے کہا وہ دونوں چل دیے۔



مہرو اور مہر گاڑی میں بیٹھے اور مہر نے گاڑی روڈ پہ بھاگائی۔ جلدی پیچھا کروان کا۔ آغا جان نے بتایا۔ وہ دو لوگ پیچھا کرنے لگے مہرو تو راستے میں ہی سو گئی تھی تبھی مہر کی گاڑی پہ فائرنگ شروع اور ٹائر پنچر ہو گیا مہر نے مڑ کر دیکھا تو آغا جان اور ان کے ساتھ دو اور لوگ کھڑے تھے مہرو بھی نیند سے جاگی۔ اٹھاؤ ان دونوں کو۔ آغا جان نے حکم دیا۔ وہ لوگ اس کی طرف بھاگے مہر نے ایک کو مارا تو دوسرا مہرو کی طرف بڑھا۔ چھوڑو مجھے دور رہو مجھ سے۔ مہرو چلانے لگی مہر پریشان ہوتا اسے دیکھنے لگا تبھی اس شخص نے اس کے سر پر ڈنڈا مارا مہر نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا اسی وقت وہ زمین پہ گر گیا۔ مہر اٹھیں پلیر چھوڑو مجھے۔ مہرو رونے لگی۔ ڈالو اسے گاڑی میں۔ آغا جان نے۔ کہا ایک نے مہر کو ڈالا ایک نے مہر کو ڈالا۔ وہ روتی رہی مگر آغا جان کو کوئی اثر نہ ہوا۔

www.kitabnagri.com



فیصل مہر کو فون کریں پہنچ گئے ہیں۔ شاہدہ نے کہا۔ اچھا میں کرتا ہوں۔ انہوں نے بولا۔ فون بند جا رہا ہے شاید بیٹری لو ہو گئی ہوگی۔ فیصل صاحب فیصل صاحب تبھی فضل بھاگتا ہوا آیا کیا ہوا فضل۔ فیصل نے پوچھا۔ مہر سر اور مہرو باجی کی گاڑی پہ آغا جان نے فائرنگ کروائی ہے۔ فضل نے بتایا کیا۔ فیصل حیران ہوا۔ فیصل یہ کیا ہوا پلیر جلدی جائیں ان کے پاس پرہ نہیں کس حال میں ہوں گے میرے بچے۔ شاہدہ پریشان ہوتی بولی۔ آپ فکر نہ

## Posted On Kitab Nagri

کریں وہ بالکل ٹھیک ہوں گے میں انہیں ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔ کہتے ساتھ باہر گئے فضل بھی باہر گیا گاڑی میں چلاتا ہوں۔ فضل نے کہا اور گاڑی چلانے لگا۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا مجھے پہلے ہی شک تھا کہ جہانگیر کچھ کریں گے وہ ایسے خاموش نہیں۔ بیٹھے گے پتہ نہیں۔ کس حال میں ہوں گے۔ بی اماں پریشان ہوئی۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
**Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

**whatsapp \_ 0335 7500595**

## Posted On Kitab Nagri

اکبر آپ کو پتہ ہو گا آغا جان کہاں لے کر گئے ہیں میری بچی کو۔ تہمینہ نے پوچھا۔ نہیں پتہ لیکن میں ڈھونڈ رہا ہوں بہت جلد مل جائیں گے وہ بھی صحیح سلامت آئیں۔ اکبر کہتا چلا گیا اور تہمینہ بی اماں سکینہ پریشان تھی۔ فیصل بھائی صاحب۔ اکبر نے دیکھا۔ ہاں جلدی بیٹھو مل کر ڈھونڈتے ہیں بچوں کو۔ فیصل نے بتایا وہ اثبات میں سر ہلاتا گاڑی میں بیٹھا اور پھر فضل نے گاڑی چلا دی۔ شاہدہ بھی آج اتنے سال بعد حویلی آئی تھی اور اسے بی اماں نے بلایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی شاہدہ بہت پریشان ہو گی اور گھر میں اکیلی ہو گی۔

✦✦✦✦✦✦✦✦

آغا جان انہیں اسی جگہ لائے تھے جہاں وہ اور لوگوں کو قید کرتے تھے۔ آغا جان پلیز مہر کو کچھ مت کیجیے گا جو کرنا ہے میرے ساتھ کر لیں مہر کو کچھ نہ کریں۔ مہر روتے ہوئے کہ رہی۔ اس کے منہ پہ کچھ لگاؤ جس سے اس کی بڑبڑ بند ہو۔ آغا جان نے غصہ کیا تو ایک لڑکے نے مہر کے منہ پر ٹیپ لگا دی مہر و پھر بھی بولی جا رہی تھی مگر سمجھ نہیں آرہی تھی۔

✦✦✦✦✦✦✦✦

کہاں لے کر جاسکتے ہیں آغا جان مہر اور مہر کو۔ فیصل پریشان ہوا۔ میرے خیال سے قید خانہ لے گئے ہیں انہیں کیونکہ وہ جن کو قید کرتے ہیں ادھر ہی لے کر جاتے ہیں۔ اکبر نے بتایا۔ ہو سکتا ہے تمہیں پتہ ہے کہاں ہے یہ قید خانہ۔ فیصل نے پوچھا۔ ہاں حویلی کی پچھلی طرف۔۔ اکبر نے بتایا۔ فضل جلدی چلاؤ۔ فیصل نے کہا تو اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

✦✦✦✦✦✦✦✦

## Posted On Kitab Nagri

شاہدہ آپا آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تہمینہ نے تسلی دی۔ نہیں تہمینہ فکر ہو رہی ہے مہرو ماں بننے والی ہے اسے کوئی نقصان نہ ہو دعا کرو دونوں صحیح سلامت گھر پہنچے۔ شاہدہ نے بتایا۔ کیا مہرو ماں بننے والی ہے۔ تہمینہ حیران ہوئی۔ ہمممم دو ہفتہ۔ پہلے ہی پتہ چلا ہے۔ شاہدہ نے کہا۔ آپ فکر نہ کریں وہ دونوں بالکل ٹھیک ہوں گے فیصل بھائی صاحب اور اکبر گئے ہیں وہ لے آئیں گے۔ تہمینہ نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔



مہر کی آنکھیں کھلی آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگا مہر نے فوراً آنکھیں اور مہرو کو ڈھونڈنے لگا جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔ مہرو۔ مہر جانے لگا۔ تبھی آغا جان نے مہرو کی طرف گولی کی۔ اگر ایک قدم بھی بڑھایا جان سے جائے گی مہرو۔ آغا جان نے بتایا۔ آغا جان پلیز مہرو کو کچھ مت کریں جو کرنا ہے وہ میرے ساتھ کریں۔ مہر نے بولا۔



چپ کر میں نے تجھ سے نہیں پوچھا تو میرا کچھ نہیں لگتا مہرو میری پوتی ہے میں جو کروں گا اس کے ساتھ کروں گا۔ آغا جان نے کہا۔ اگر مہرو آپ کی پوتی ہے تو میری بیوی ہے۔ مہر نے بتایا۔ زندہ رہے گی تو تیری بیوی رہے گی۔ آغا جان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور فوراً گولی چلائی مہرو کی طرف مہر فوراً مہرو کے آگے آیا اور گولی مہر کے بازو پہ لگی تبھی اکبر اور فیصل اندر آئے اور حیران رہ گئے۔ آپ انسان کہلانے کے قابل نہیں ہو اپنے پوتے کو گولی مار دی۔ فیصل کو غصہ آیا آج وہ بول گیا۔ پلیز مہر کو ہسپتال لے کر چلیں۔ مہرو کے منہ سے جب اکبر نے ٹیپ اتاری تو وہ فوراً بولی۔ بھائی صاحب انہیں بولنا کوئی فائدہ نہیں یہ کون سا سمجھے گے ابھی مہر کو ہسپتال لے جانا بہت ضروری ہے۔ اکبر نے کہا تو فیصل اثبات میں سر ہلاتا لے گیا اب وہ سب ہسپتال میں تھے۔



## Posted On Kitab Nagri



شاہدہ بیگم کچھ کھالیں۔ سکینہ نے آکر کہا نہیں میں نے نہیں کھانا بھوک نہیں ہے مجھے تم یہ واپس لے جاؤ اس نے بولا۔ ہاں تم یہ واپس یہ لے جاؤ سکینہ ابھی وہ نہیں کھائے گی تھوڑی دیر تک میں کھلاتی ہوں۔ بی اماں نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ڈاکٹر سے پوچھیں ابو مہر کیسا ہے۔ مہر روتے ہوئے کہ رہی تھی۔ مہر ابھی آپریشن ہو رہا ہے میری جان سب ٹھیک ہو جائے فکر نہ کرو۔ اکبر نے پیار سے بتایا۔ مہر روتے رہی کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئے۔ ڈاکٹر مہر ٹھیک تو ہیں انہیں کچھ ہوا تو نہیں۔ مہر ورنے پوچھا۔ آپریشن کامیاب رہا ہے مہر بالکل ٹھیک ہے کچھ دیر بعد ہوش آئے گا آپ مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کہتا چلا گیا۔



مہر بابا کو ہوش آگیا۔ سکینہ نے خوشخبری سب کو سنائی۔ تمہیں کیسے پتہ۔ تمہینہ نے پوچھا۔ ابھی فضل کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا تھا سب کو بتادو۔ سکینہ نے بتایا۔ مجھے میرے بیٹے کے پاس جانا ہے پلیز۔ شاہدہ نے کہا۔ لیکن کیسے جائیں گی ڈرائیور تو نہیں ہے۔ سکینہ نے کہا۔ ہمارا ڈرائیور ہے۔ کہتے ساتھ اپنی حویلی کی طرف گئی اور ڈرائیور کو بلا کر تمہینہ اور شاہدہ جارہے تھے بی اماں اور سکینہ گھر تھی۔

www.kitabnagri.com



مہر میری جان۔ میرا بیٹا کیسا ہے۔ شاہدہ اس کے پاس آتی کہنے لگی۔ امی میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا۔ مہر نے بتایا۔ حالت دیکھ اپنی کہیں سے نہیں لگ رہا تو ٹھیک۔ شاہدہ نے بولا وہ مسکرایا۔ امی۔ مہر واپسی ماں کے گلے لگی۔ کیسی ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو۔ مہر ورنے پوچھا۔ میں بھی ٹھیک ہوں۔ تمہینہ کہتی مہر کے پاس آئی۔ مہر بیٹا آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میری مہر کی حفاظت کی اور اسے خوش بھی

## Posted On Kitab Nagri

رکھا بہت شکریہ دیکھو کتنی خوشی سے فیصل اور شاہدہ سے کھڑی باتیں کر رہی ہے۔ تمہینہ نے ایک نظر مہر کو دیکھ کد مہر سے بولا۔ ارے نہیں تمہینہ امی مہر و میرے نکاح میں ہے میری بیوی ہے اس کی حفاظت اور محبت کرنا تو میرا فرض ہے۔ مہر نے بتایا۔ جیتے رہو بیٹا۔ کہتے ساتھ اس کے ماتھے کو چوما آج اتنے عرصے بعد سب ایک ساتھ تھے سوائے آغا جان کے۔



آغا جان گھر آئے تبھی بی اماں غصے سے اٹھ کر ان کی طرف گئی اور ایک زوردار تھپڑ ان کے منہ پہ دے مارا آغا جان حیرانگی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ شرم نہ آئی اپنے پوتا پوتی کو اغوا کرتے ہوئے ارے میں شرم کی بات بھی کس سے کر رہی ہوں جس کو اپنی اولاد پہ ذرا رحم نہیں آیا تھا تو اپنی اولاد کے بچوں پر کیسا آتا نفرت ہو رہی ہے مجھ آپ سے آج سے میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں جارہی ہوں میں آپکو چھوڑ کے۔ فیصل کی حویلی اب رہیں آرام سے اس حویلی میں اکیلے آپ نے ٹھیک نہیں کیا جہاں گھر آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔ سکینہ حیران کھڑی سب دیکھ رہی تھی کہ آغا جان نے ایک لفظ نہیں نکالا منہ سے۔

چلو سکینہ۔ بی اماں نے اونچی آواز میں کہا۔ جی بی اماں کہتے ساتھ ان کے پیچھے گئی آغا جان خاموشی سے کمرے میں بڑھ گئے۔



میں نے کیا کر دیا اپنی بیٹی کو پہلے مارا اور اپنی اولاد کے بچوں کو مار رہا تھا میں نے کیا کر دیا سچ میں میں انسان کہلانے کے لائق نہیں ہوں اور دیکھو کیا ہوا آج جہاں گھر اکیلا ہو گیا کوئی نہیں ہے میرے ساتھ کوئی نہیں۔ یہ دنیا

# Posted On Kitab Nagri

[illegible]

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

# Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

بی اماں فیصل کی حویلی آچکی تھی مہر کو کل ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آ جانا تھا اس لیے شاہدہ تہمینہ فیصل اکبر سب گھر آ گئے تھے صرف مہر و مہر کے پاس تھی۔ مہر نیند کی۔ گولی لے کر گہری نیند سو رہا تھا مہر نے مہر کو دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

مہر و مہر کے۔ قریب گئی اور اس کے ماتھے پہ اپنے گلابی لب رکھ دیے مہر کی آنکھ کھل گئی۔ کیا ہوا مہر و۔ مہر نے پوچھا۔ مہر آپ میری زندگی کا سب سے حسین تحفہ ہے میں نے ساری زندگی آپ کا انتظار کیا اور صرف آپ سے محبت کی ہے۔ مہر نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑا۔ میں جانتا ہوں مہر و تم۔ مجھ سے بہت محبت کرتی ہو۔ مہر نے بولا تو مہر و مسکرائی۔

✧✧✧✧✧✧✧✧

آغا جان حویلی میں اکیلے تھے اور آج وہ اپنے کیے پر شرمندہ بھی تھی اور پچھتا بھی رہے تھے دیر سے ہی سہی مگر انہیں یہ بات سمجھ آ گئی تھی کہ جو وہ آج تک کرتے آئے وہ غلط ہے اور آج اپنے کیے پر انہیں بے حد افسوس تھا۔ مہر ڈسچارج ہو کر گھر آ گیا تھا بی اماں نے اس کا استقبال کیا۔ مہر بیٹا مجھے معاف کر دے۔ بی اماں نے معافی مانگی۔ بی اماں آپ معافی کیوں مانگ رہی ہیں آپ نے کچھ نہیں کیا آپ تو میری سب سے اچھی دوست ہیں۔ مہر نے بولا تو بی اماں نے اس کا ماتھا چوما اور مہر و کو بھی گلے سے لگایا۔ سب لوگ اکٹھے بیٹھے باتیں کر رہے تھے تبھی مہر و

چائے لائے

✧✧✧✧✧✧✧✧

مہر تو کمرے میں آرام کر رہا تھا کیونکہ ابھی وہ ٹھیک طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا مہر و مہر کہاں ہیں۔ بی اماں نے پوچھا بی اماں ابھی دوائی دے کر آئی ہوں آرام کر رہے ہیں مہر۔ مہر نے بتایا۔ اچھا۔ بی اماں کہتی شاہدہ سے کوئی

## Posted On Kitab Nagri

بات کرنے لگی۔ مہرو آج آپ کے ہاتھ کی بریانی ہو جائے بیٹا۔ فیصل نے بتایا۔ جی کیوں نہیں تائی ابو میں بنادوں گی۔ مہرو نے۔ مسکراتے ہوئے کہا سب خوش تھے۔

مہر کھانا کھالیں۔ مہرو کمرے میں آئی اور اس کے سامنے کی پلیٹ کی۔ مہر چپ چاپ کھانا کھانے لگا۔ اس کے بعد دوائی بھی کھا لیجیے گا میں نیچے سے برتن سمیٹ کے آئی۔ مہرو کہتی چلی گئی اور مہر بس اسے دیکھ رہا تھا۔ واہ مہرو بیٹی بہت مزے کی بنائے لگتا ہے بہت دل سے بنائی ہے۔ فیصل نے کہا۔ جی آپ نے کہا تھا اور میں دل سے نہ بناتی ایسا ہو سکتا۔ مہرو نے کہا تو سب ہنس دیے مہرو برتن اٹھاتی کچن میں آئی ارے دیکھائی میں دھودے دیتی ہوں مہر بابا آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ سکینہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔ سکینہ تم کب سدھرو گی۔ مہرو مسکراتی ہوئی کہتی چلی گئی۔

آج مہر کو گھر آئے ایک مہینہ ہو گیا تھا اب وہ بالکل ٹھیک ہو گیا تھا۔ آغا جان کو حویلی میں رہتے مہینہ ہو گیا تھا وہ معافی مانگنا چاہتے تھے مگر جاتے تو کس منہ سے جاتے اتنا سب کچھ کیا تھا انہوں نے اپنی اولاد کے ساتھ کیا کبھی معاف کریں گے یہ سوچ کر فیصلہ بدل دیتے اور اکیلے رہتے رہتے انہیں عجیب بھی لگنے لگ گیا تھا۔

✦✦✦✦✦✦✦

ابراہیم تمہارے پیپر ز ہونے والے ہیں اور تم فون میں لگے ہو۔ مہرو نے کہا۔ مہرو باجی پلیز تھوڑی دیر دیکھنے دیں یہ میچ پھر چلا جاؤ گا پڑھنے۔ ابراہیم نے کہا۔ اور بتاؤ ابراہیم۔ دبائی کیسا لگا۔ مہر آتا پوچھنے لگا۔ بہت زبردست بہت مزہ آیا مگر میں یہ سوچ رہا ہوں مہر بھائی سب لوگ یہاں کیوں آگئے اور آغا جان کہاں ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا۔



## Posted On Kitab Nagri

یہ تو اچھی بات ہے سب اکٹھے رہنے لگے اور جہاں تک - آغا جان کی بات ہے وہ خودہ نہیں آئے ہم کیا کر سکتے -  
مہر نے بتایا تو وہ خاموش ہو گیا -



مہر کمرے میں آیا تو مہر و کوبالوں میں کنگا کرتا پایا فوراً پیچھے سے اپنے حصار میں لیا - مہر یہ آپ کیا کر رہے - مہر و  
فوراً گھبرائی - وہی جو ڈیڑھ مہینے سے نہیں کیا - مہر نے بتایا - مہر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں - مہر نے کہا - یار اب  
بلکل ٹھیک ہوں اور اب اگر تمہارے قریب آیا تو پہلے جیسا ہو جاوگا مہر نے کہا تو مہر نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے منہ  
پر رکھ دیا - اللہ نہ کریں آپ کو کچھ ہو - مہر نے خفگی سے بولا - مہر مہر و کی آنکھوں میں کھوچکا تھا کچھ پل یو نہی گزر  
گئے مہر نے اپنا ہاتھ مہر کے منہ سے ہٹایا اور اپنے ہونٹ مہر کے ہونٹ پر رکھ دیا کچھ دیر تو مہر حیران رہا مگر اگلے  
ہی لمحے مہر نے مہر و کوبالوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا مہر اسے اپنی باہوں میں بڑھتا سو گیا -



آج فضل اور سکینہ کی مہندی سب اس تیاریوں میں لگے تھے کچھ دن پہلے ہی فضل نے بی اماں سے بات کی تو بی  
اماں کو کوئی اعتراض نہیں تھا اس لیے بی اماں نے ہامی بڑھ دی اور آج بلکل آخر سکینہ کی دلی خواہش پوری ہونے  
جار ہی تھی سب خوش تھے بی اماں تھوڑی اداس تھی آغا جان کے لیے مگر انہوں نے جیسا کیا انہیں خود بھی تو  
اس تکلیف سے گزرنا تھا -



## Posted On Kitab Nagri

مہرو سکینہ کو تیار کر رہی تھی۔ مہرو نے گرین کلر کا فراک بال کھولے ہوئے تھے لائٹ سے میک ایپ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ سکینہ نے پیلے کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی بالوں کی چٹیا کی ہوئی تھی لائٹ سا میک ایپ کیا ہوا بہت پیاری لگ رہی تھی۔



چلو اسے نیچے لے آؤ۔ تمہینہ نے کہا۔ جی لارہی ہوں۔ مہرو نے بتایا اور سکینہ کو لیتی نیچے کی جانب بڑھی سکینہ کو فضل کے برابر میں بیٹھی تھی وہ اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہا تھا۔ کیا دیکھ رہا ہے میں سکینہ ہی ہوں۔ سکینہ اس کی نظریں اپنے پردیکھ کر فوراً بولی۔ قسم۔ سے اس سے پہلے کبھی اتنی خوبصورت نہیں لگی۔ فضل نے بتایا۔ اگر نہیں لگی تو پھر شادی کیوں کر رہا ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ ابھی منع کر دیتا ہوں۔ فضل نے بتایا۔ اب منع کیا تو تیرا منہ توڑ دوں گی چپ کر کے بیٹھ جا۔ سکینہ نے آنکھیں دیکھائی۔ یار تمہیز سے بات کر تیرا ہونے والا شوہر ہے۔ فضل نے کہا سکینہ چپ ہو گئی کیونکہ بی اماں اسے گھور رہی تھی۔ تبھی آغا جان آئے اور آتے ساتھ گھٹنے کے بل بیٹھ گئے۔ سب حیران ہو گئے مجھے معاف کر دو سب میں نے بہت غلط کیا میں واقعہ شرمندہ ہوں۔ آغا جان نے معافی مانگی۔ فیصل اور اکبر گلے لگ گئے۔ آغا جان بڑے کبھی معافی نہیں مانگتے پلیز آپ یوں نہ کریں۔ ان دونوں نے کہا تو آغا جان مسکرا دیے۔ آغا جان مہرو اور مہرو کے پاس گئے مہرو نے منہ پھیر لیا مہرو مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔ آغا جان نے کہا۔ نہیں آغا جان آپ معافی نہ مانگے مہرو کے سامنے اس دن کا سارا واقعہ یاد آیا اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔ مہرو مجھے معاف کر دو میں نے ہمیشہ تمہارے ساتھ زیادتی کی۔ آغا جان مہرو کی جانب آئے۔ مہرو نفی میں سر ہلاتی آغا جان کے گلے لگ گئی آج سب ایک ہو گئے تھے سب خوش بھی ہو گئے سب نے مہندی کی رسم ادا کی اور ان دونوں کو دعائیں دی۔

# Posted On Kitab Nagri

آج ان دونوں کی بارات کا دن تھا سکینہ نے ریڈ کلر کا لہنگہ پہنا ڈارک میک ایپ کیا بہت پیاری لگ رہی تھی مہرو نے گلابی کلر کا شرار پہنا تھا اور مہر نے وائٹ شلوار قمیض میں ڈیشنگ دیکھ رہے تھے۔ آج تو کچھ لوگ کمال لگ رہے ہیں۔ مہر مہرو کے پاس آتا کہنے لگا مہر پلیز ابھی نہیں بعد میں ابھی بہت کام ہیں۔ مہرو کہتی چلی گئی اور مہر مسکرایا۔ دونوں ایک دوسرے کے نکاح میں ہو چکے تھے سب لوگ ساتھ تھے اور آج خوش سب بہت خوش تھے۔

A decorative horizontal line of stars. It consists of a sequence of alternating large, solid black four-pointed stars and smaller, hollow four-pointed stars. There are seven large solid stars and six smaller hollow stars in total, arranged in a slightly wavy pattern.

سات مہینے بعد

مہر اور مہر کو اللہ نے دو ٹو سز چکے دیے تھے ایک بیٹی اور ایک بیٹا بیٹی کا نام حیات اور بیٹے کا نام بلال تھا دونوں بہت کیوٹ تھے سکینہ کو بھی اللہ نے اس خوشی سے نواز دیا تھا کچھ مہینے بعد اس کے گھر میں بھی اولاد ہو جانی تھی اور بی اماں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کا گھر ٹوٹنے سے بچا لیا۔

www.kitabnagri.com

اختتام

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595